فتوح السلاطین

یعنی

شاہنامہ ہند

تصنیف مولٰنا عصامیؒ

بتصحیح

ڈاکٹر آغا مہدی حسین ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی (لندن)

ڈی لِٹ (پیرس) ایم۔آر۔اے۔ایس (لندن)

آگرہ کالج۔آگرہ

دیباچہ

۱۹۳۳ء کے دوران میں جبکہ میں لندن یونیورسٹی میں سلطان محمد بن تغلق پر ریسرچ کر رہا تھا مجھے انڈیا آفس کے قلمی نسخوں کی فہرست میں فتوح السلاطین کے ایک نسخہ کا ذکر ملا جسے میں نے فوراً حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن معلوم ہوا کہ دو سال پہلے سے وہ نسخہ مدراس یونیورسٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے انڈیا آفس کے لائبریرین ڈاکٹر ایچ۔ این۔ رینڈل صاحب (Dr. H.N.. Randle) سے درخواست کی کہ اُسے واپس منگالیں۔ میری درخواست پر انہوں نے واپس منگایا بھی لیکن یہ نسخہ مدراس سے اس وقت آیا جب کہ میں اپنا مقالہ ختم کر چکا تھا۔ اور لندن یونیورسٹی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکا تھا۔ مگر اسی وقت سے میں نے فتوح السلاطین کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اس کا بہت سا مضمون مفید اور ضروری سمجھ کر اپنے مقالہ میں شامل کر دیا جو اس وقت زیر طبع ہے۔ اس وقت مجھے اس نسخہ کے شائع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ پہلے میں نے انڈیا آفس سے اجازت حاصل کی اور پھر اسی غرض سے اس نسخہ کی عکسی تصویر لی۔ وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تو میں نے درخواست کی کہ یہ نسخہ کچھ عرصہ کے لئے آگرہ کالج بھیج دیا جائے جہاں میں اطمینان سے اس کا ترجمہ کر سکوں۔ اور اس کتاب کو شائع بھی کر دوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے میری درخواست کو منظور کر لیا۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے میں نے آگرہ کالج میں بدستور اپنا کام شروع کیا، اور اپنی فرصت کے اوقات کو فتوح السلاطین کے مطالعہ میں صرف کرتا رہا۔ ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت کے بعد اس قلمی نسخہ کو میں نے اشاعت کے قابل بنایا ہے اور اب یہ ناظرین کی نذر ہے۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمائیں۔

میرے نزدیک اس نسخہ کی ایسی اہمیت ہے کہ اگر اسے ہندوستان کا شاہنامہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس میں محمود غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن تغلق تک کے تاریخی حالات درج ہیں۔ دکن کے حالات بھی ہیں۔ خصوصاً علاؤالدین حسن کانگو بھمنی کے۔ واقعہ نگاری

ہیں جابجا مبالغہ سے کام لیا گیا ہے لیکن عمداً دروغ گوئی نہیں کی گئی ہے۔ البتہ سلطان محمدؐ کے کے عہد کی تاریخ میں طنز اور ہجو بہت ہے۔

تاریخ نویسی اور شاعری کے لحاظ سے عصامی کو اگر ہندوستان کا فردوسی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کے کلام میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ ایسا دلچسپ ہے کہ پڑھنے والا اور سننے والا دونوں محو ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ لیکچر کے دوران میں عصامی کے اشعار سحر بیانی کا کام دیتے ہیں۔ طالب علم بڑے شوق سے سنتے ہیں اور اس طریقہ سے تاریخی واقعات بہت جلد ان کے ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ ایک اور خوبی یہ ہے کہ واقعات کا تسلسل عصامی نے بڑی ہوشیاری سے کیا ہے، اور برابر قائم رکھا ہے۔ ایک مضمون کو ایک جگہ بیان کرنے کے بعد شاعر بھول بھی نہیں جاتا۔ اور ضرورت کے وقت پھر اسی کی طرف اعادہ کرتا ہے۔ اور جہاں سے سلسلہ بیان چھوڑا تھا وہیں سے پھر اسے شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ اختتام کو پہونچا دیتا ہے۔ عصامی کی زبان میں طلاقت ہے۔ اس کی قلم میں روانی اور کلام میں اثر ہے۔ اس کے خیالات سلجھے ہوئے ہیں۔ اور تاریخ نویسی کا اس کو ملکہ ہے۔ واقعات کی صحیح تاریخیں مسلسل دیتا چلا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ عصامی کا شاہنامہ سینکڑوں برس کے گذرے ہوئے واقعات میں جان ڈال دیتا ہے اور مرے ہوئے بادشاہوں شہسواروں اور امیروں کو حیات تازہ بخشتا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اور ایک خوبی یہ ہے کہ ہر بیان کے آخر میں عصامی کچھ پند و نصیحت کرتا ہے۔ یہ نصیحت کمال درجہ موثر ہے بس پڑھنے ہی سے اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔

تاریخ نویسی میں عصامی کا مقابلہ حسن نظامی صاحب تاج المآثر سے اور منہاج ابن سراج صاحب طبقات ناصری سے کیا جائے تو بیجا نہ ہوگا بعض اعتبار سے اس کا پلہ بڑھ بھی جائے گا (شاید عصامی کی سنہری مثال کو دیکھ کر ہی جلال الدین حمزہ آذری کو خاندانِ بہمنی کی منظوم تاریخ لکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ یہ تاریخ جو بہمن نامہ کے نام سے مشہور ہے فتوح السلاطین کو ایک صدی سے زیادہ گذر جانے کے بعد نویں صدی ہجری میں لکھی گئی)۔ اگرچہ زمانے اور سلسلے کے لحاظ سے اس کا مرتبہ ان کے بعد ہے (عصامی کے بعد

ضیاءالدین برنی کا دور ہے۔ برنی کی تاریخ فیروز شاہی عصامی کی فتوح السلاطین کے سات یا آٹھ سال بعد لکھی گئی۔

میرا خیال ہے کہ بہت سے مورخوں نے (مثلاً تاریخ برہان ماثر کے مصنف علی بن عزیز اللہ طبا طبائی نے) عصامی کی نایاب تصنیف فتوح السلاطین سے فائدہ تو اٹھایا لیکن اعتراف نہیں کیا۔ اس وجہ سے نہ عصامی کا نام مشہور ہوا اور نہ فتوح السلاطین کا۔ خدا بھلا کرے نظام الدین احمد بخشی اور محمد قاسم فرشتہ کا کہ انہوں نے عصامی کی فتوح السلاطین کا ذکر کر دیا۔ اور اس کا ماخذ ہونا تسلیم کر لیا۔ لیکن تاریخ ہند میں جہاں امیر خسرو کا نام تا قیامت زندہ رہیگا وہاں عصامی کا نام بھی تا ابد باقی رہنے کے قابل ہے۔ اگر فردوسی کا شاہنامہ اور نظامی گنجوی کا خمسہ یادگار کے قابل ہیں تو عصامی کی فتوح السلاطین بھی قابل ذکر ہے۔ اور سخنوری میں عصامی کا مرتبہ فردوسی، نظامی اور سعدی کے برابر ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اِدھر تو دنیا عصامی کو بھول گئی اور اُدھر کیڑوں نے فتوح السلاطین کے نسخہ پر اپنا تسلط کر لیا۔ بھلا ہو انڈیا آفس کے قابل لائبریرین (Dr. H. N. Randle) کا کہ انہوں نے فتوح السلاطین کے اس نسخہ کی حفاظت کی۔ تاہم وہ جا بجا سے کرم خوردہ ہے، اور بہت الفاظ مٹے ہوئے ہیں۔ بعض ورق بھی نہیں ملتے۔ اور بعض جگہ تسلسل ندارد تقریباً ۶، ۴ شعر بالکل ہی جاتے رہے۔ عصامی نے ۱۲۰۰۰ شعر لکھے تھے۔ لیکن انڈیا آفس کے نسخہ میں تو مجھے ۱۱۵۷۴ ہی ملے۔ کاتب نے[۱] بھی غلطیاں کی ہیں، جنھیں میں نے حتی الامکان درست کر دیا ہے۔

فتوح السلاطین کے مصنف کا نام معلوم نہیں بس اتنا ظاہر ہے کہ عصامی اکا تخلص تھا اور خاندانی نام تھا۔ خزینہ گنج الٰہی کی بنا پر جس میں آٹھویں نویں اور دسویں صدی کے شعرا کا تذکرہ ہے اس کا نام خواجہ عبد ملک عصامی لکھا گیا ہے۔ عصامی کا بیان ہے کہ "میرا ایک بزرگ فخر ملک عصامی بغداد کا وزیر تھا اور بڑے پایہ کا

۱؎ انڈیا آفس کے فارسی قلمی نسخوں کی فہرست ملاحظہ ہو۔

مدبر" تھا۔ چند وجوہ سے اس نے بغداد سے کنارہ کرکے ہندوستان کا رُخ کیا۔ یہ شخص ملتان میں آکر مقیم ہوا۔ اس کے ساتھیوں میں سے بعض تو ملتان میں رہے اور بعض اس کے ہمراہ دہلی چلے گئے۔ دہلی میں اُس وقت سلطان شمس الدین التتمش کا دور تھا۔ جس نے فخر ملک عصامی کا استقبال کیا اور اپنا وزیر بنالیا" فتوح السلاطین کا مصنف جو بعد میں عصامی کے نام سے مشہور ہوا اسی عصامی کی نسل سے تھا۔ اس فخر ملک عصامی کا بیٹا صدر الدین (صدر الکرام) سلطان ناصر الدین بن التتمش (۱۲۶۶-۱۲۴۱ء) کے زمانے میں وکیلدر مقرر ہوا۔ صدر الکرام کا بیٹا عزالدین یا اعز الدین سلطان بلبن کے زمانہ میں سرلشکر مقرر ہوا۔ یہ ہمارے عصامی کا دادا تھا۔ اس کی عمر ۱۳۲۷ء میں ۹۰ برس کی تھی۔ اسی کو سلطان محمدؒ نے جبراً دہلی سے دولت آباد روانہ کیا تھا۔ اس وقت عصامی کی عمر سولہ سال کی تھی اور اسے مجبوراً اپنے دادا کے ساتھ دہلی سے دولت آباد جانا پڑا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عصامی کی پیدائش ۱۳۱۱ء میں ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر چالیس برس کی عمر تک عصامی دکن میں رہا۔ اور یہاں وہ سلطان محمدؒ کے عہد کی بغاوتوں کا مشاہدہ کرتا رہا۔ سلطان کی باتیں اُسے بہت ہی تلخ گذرتی تھیں" اور اسے وہ ظالم سمجھتا تھا۔ اس کے ظلم سہتے سہتے اور اس کی زیادتیاں دیکھتے دیکھتے اس کا دل پک گیا تھا اور ایسی فکروں میں مبتلا ہوا کہ اس کے سر کے بال قبل از وقت سفید ہو گئے" اور اس نے ہندوستان کو چھوڑ دینے کا اور مکہ معظمہ جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اس وقت تک عصامی کی شادی نہ ہوئی تھی، اور نہ اب وہ شادی کرنا ہی چاہتا تھا۔ ایسی صورت میں اولاد کی کوئی امید نہ تھی۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ کتاب کی صورت میں اپنی ایک یادگار چھوڑ جائے۔ اسی غرض سے اس نے فتوح السلاطین لکھی۔ جسے پانچ مہینے اور نو دن کی مسلسل محنت کے بعد پورا کیا۔ ۱۰ دسمبر ۱۳۴۹ء[1] میں لکھنا شروع کیا تھا اور

[1] ۲۷ رمضان ۷۵۰ھ

۱۴ مئی ۱۳۵۰ء میں ختم کیا۔
فتوح السلاطین سے پہلے عصامی نے چند کتابیں لکھی تھیں لیکن ان کی کسی نے قدر نہیں کی اور وہ بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹ گئیں۔ اپنی تصنیفات کے ضائع ہو جانے کے سبب عصامی بہت رنجیدہ رہتا تھا۔ اسی وجہ سے اس کا حوصلہ پست ہو گیا تھا۔ وہ کسی اہل کمال کا متلاشی تھا۔ جو اس کا مربی بن جائے، اور جس کے سایہ میں وہ تصنیف کا بڑا کام انجام دے سکے۔ بیچارہ بڑی کشمکش اور پریشانیوں میں مبتلا تھا۔ اسی کلفت میں اُسے ایک مدت گذر گئی۔ آخر ایک روز ایک قاصد نمودار ہوا۔ جس نے عصامی کو یہ خوش خبری سُنائی "عصامی! تیری کلفتوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ دولت آباد کے قاضی نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے" عصامی نے بہت بے چینی کے ساتھ قاضی کا نام دریافت کیا۔ قاصد نے کہا کہ "اس قاضی کا نام بہاؤالدین ہے۔ اور سلطان علاؤالدین بہمنی نے اس کو حاجب قصہ کا خطاب دے رکھا ہے۔ قاضی فقیر دوست ہے اور اہل علم کا قدر دان ہے۔ خود بھی نظم و نثر میں دخل رکھتا ہے۔" یہ سُنکر عصامی بہت خوش ہوا۔ اور امیدواروں کی طرح قاضی کے دولت خانہ پر حاضر ہوا۔ عصامی کو آتے دیکھ کر قاضی تعظیماً چند قدم آگے بڑھا۔ اور عصامی کو لے جا کر صدر میں بٹھایا۔ اور بہت خاطر مدارات کی۔ گفتگو شروع ہوئی۔ موقع کو غنیمت جان کر عصامی نے اپنے اشعار سُنانے شروع کئے۔ قاضی عصامی کے اشعار سے محظوظ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ "تم جیسے شخص کو بادشاہ کے دربار کی زینت بننا چاہیئے" یہ کہہ کر وہ عصامی کو سلطان علاؤالدین بہمنی کے دربار میں لے گیا۔ بادشاہ نے عصامی کی قدر کی۔ اور اسے ہندوستان کے بادشاہوں کی منظوم تاریخ لکھنے پر مامور کیا تاریخ کی اس کتاب کا نام فتوح السلاطین رکھا گیا۔ یہی عصامی کی آخری تصنیف ہے جو غارت گری سے بچ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے سلطان علاؤالدین بہمنی کی سرپرستی

۶ ربیع الاول ۷۵۱ھ

میں تیار کیا گیا تھا جو سلطان محمدؒ سے باغی ہو کر دکن میں خود مختار بن بیٹھا تھا۔ اس کا مفصّل حال میری کتاب "سلطان الہند محمد شاہ بن تغلق"[۱] میں درج ہے۔ فتوح السلاطین ختم ہو گئی تو عصامی نے مکّہ معظمہ کی راہ لی۔ اور پھر کبھی ہندوستان کا رُخ نہیں کیا۔

فتوح السلاطین میں کیا کیا ہے؟ اور سلطان محمدؒ کے حالات پر اس کے ذریعہ کتنی روشنی پڑتی ہے؟ یہ سب باتیں میں نے اس مقالہ میں جو لندن میں چھپ رہا ہے مفصّل بیان کی ہیں۔ اگر خدا کو منظور ہے تو فتوح السلاطین کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ جو شاہنامہ ہند کے نام سے مشہور ہو گا پھر مفصّل بیان کی جائیں گی۔

مہدی حسین

آگرہ کالج۔ مئی سنہ ۱۹۳۸ء

---

[۱] اس کتاب کو جولائی سنہ ۳۶ء میں ہندوستانی اکیڈمی الہ آباد نے شائع کیا ہے

فهرست کتاب فتوح السلاطین

۵۱ اصل میں "جہتائی" نام لکھا ہے۔ دوسری جگہ اسی کتاب میں جھیتاپلی لکھا ہوا ہے۔

۵۲ اصل میں ایک جگہ "جوناں" لکھا ہے لیکن دوسری جگہ "جونا"

توحیدِ باری عزّ اسمه

IM2.F.14 بنامِ خداوندِ هر دو جهان — کند ابتدا نامه کارآگهان
۲ هر آن نامه کآغاز ازین نام شد — در انجامِ کارش سر انجام شد
۳ ز هر خامه کان نامه سرنامه نیست — بسوزش کزان خام‌تر خامه نیست
۴ مهندس همان به چو گیرد قلم — کند بر سرِ نامه نامش رقم
۵ ازان نامه گر اعتقادش متین ست — بگیرد جهان اعتقادِ من این ست
۶ همی گیر اے مردِ ایزدشناس — یکے در دلِ خود نهانی قیاس
۷ کسے کو ترا بر قلم دست داد — چو گیری قلم چون نیاید بیاد
۸ خدائے که از حکمِ او شد روان — بروئے ورق خامهٔ ناتوان
۹ دگر نے چه قدرت که دستِ دبیر — برآرد ز نی بر صحیفه صریر
۱۰ هم از جنبشِ نوکِ کلکِ قضاش — سواد و بیاضِ جهان گشت فاش
۱۱ همو خالقِ هر وجود آمدست — همه چیز ازو در وجود آمدست
۱۲ ز حکمت به شش روز کرد آشکار — نگویم دو عالم که هژده هزار
۱۳ دگر خواستے صد هزار اینچنین — رواقِ سپهر و بساطِ زمین
۱۴ بیک دم زدن آشکار آمدے — ابا انجم و مرغزار آمدے
۱۵ ولے حکمتش چون چنین بود شد — جهان را بر آن سان که فرمود شد
۱۶ F.15 چو کُن گفت تقدیر شد کارکن — دو باغِ گرانمایه افگند بن
۱۷ یکے توشه برده ز اهلِ سبل — درو هم خس و خار و هم بار و گل
۱۸ یکے گفته پیمائی اعمالِ ما — جزا خانهٔ جهد و اهمالِ ما
۱۹ درو هفت آتش گه و هشت باغ — یکے را و رو عیش و دیگر بداغ
۲۰ چو مرغانِ بستان به بستان روند — در آتش گه آتش پرستان روند

۲۱ کند هر چه خواهد کس آگاه نیست — خرد را درین ره گذرگاه نیست

۲۲ حکیماں درین راه نعل افگنند — چه قدرت که در قدرتش دم زنند

۲۳ بسے شمع زآتش برافروختند — چو پروانه بودند پر سوختند

۲۴ چه خوبها کزیں جست وجو آب شد — کسے را کم ایں دجله پایاب شد

۲۵ شنیدم که روزی بروزی قدیم — بتاثیرِ تقدیرِ ربِ العظیم

۲۶ یکے بر پئے مار پے می سپرد — بسے مور ازاں بند رفتن بمرد

۲۷ چو شد خواجه تندرو نزد مار — بزد بر سرِ مار چوبے سه چار

۲۸ چو بشکست چوبے که سر کوب بود — دو شد زنده کرمے که در چوب بود

۲۹ گزید آنکه آں خواجه را خسته مار — زمانے بر آمد ز هر دو دمار

۳۰ خرد گفت چوں مار پُر زهر بود — سزد گر برو خواجه در قهر بود

۳۱ وزاں زخم گر خواجه آں مار خورد — رواست ار بجاں بردنش پی فشرد

۳۲ یکے گفت از آں مور مسکیں چه زاد — که در راهِ مارا فگنی سر نهاد

۳۳ وزاں کرمِ آسوده در مغزِ چوب — چه آمد که جاں داد هنگامِ کوب

۳۴ چو در بینی اے تیز بیں هر نفس — به بینی هماں کت نمایند بس

۳۵ چه دانی که بر هر کس و نا کسے — چه سود و زیاں آید از هر خسے

۳۶ یکے از خسے کرد روشن چراغ — هماں خس بچشمِ دگر کرده داغ

۳۷ خدائے که سود و زیاں آفرید — گہے نوش وگه نیش ازو شد پدید

۳۸ همو مور را کام از نیش داد — همو نیش در کامِ ماراں نهاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۹ کسے را چه زهره درین ماجرا ‌ ‌ ‌ که گوید حدیثے بچون وچرا

۴۰ همه چیز را ضداز آن آفرید ‌ ‌ ‌ که مقدارِ هر جوهر آید پدید
۴۱ بهر سینه بنهاد خوف ورجا ‌ ‌ ‌ که این دل خراش آمد آن جانفزا
۴۲ بهشت و جهنم مهیا از وست ‌ ‌ ‌ همه مومن و گبر پیدا از وست
۴۳ فراز آفرید و نشیب آفرید ‌ ‌ ‌ برین خاک نه دخمه عالی کشید
۴۴ گناه و عبادت عذاب و کرم ‌ ‌ ‌ حیات و ممات و وجود و عدم
۴۵ شب و روز و مهر و مه و صبح و شام ‌ ‌ ‌ گل و خار و کوه و که و صید و دام
۴۶ همان آتش و آب و هم خاک و باد ‌ ‌ ‌ همان درد و درمان و هم ظلم و داد
۴۷ چه زیبا چه زشت و چه پری چه دیو ‌ ‌ ‌ چه درویشِ مسکین چه گیهان خدیو
۴۸ ز تاثیرِ حکمش بدان هر چه هست ‌ ‌ ‌ سرے کو که از زیرِ چوگانش رست
۴۹ همه یک بیک زیرِ فرمانِ اوست ‌ ‌ ‌ چه ادبارِ دشمن چه اقبالِ دوست
۵۰ دگر دوستے را کند پائے بند ‌ ‌ ‌ دگر دشمنے را کند سربلند
۵۱ F.16 همه محض داد است بیداد نیست ‌ ‌ ‌ دگر می کند جائے فریاد نیست
۵۲ یکے را ز دوزخ برد در بهشت ‌ ‌ ‌ یکے را ز کعبه کشد در کنشت
۵۳ جز او کس نداند که یک مشتِ خاک ‌ ‌ ‌ چرا گه باوج ست گه در مغاک
۵۴ هر آن قطره آبے که ریزد هوا ‌ ‌ ‌ هر آن ذره خاکے که گیرد نما
۵۵ بود خازنِ رزق جان آورے ‌ ‌ ‌ موکل بر و نیز فرمان برے
۵۶ گہے خاک را زنده دارد ز آب ‌ ‌ ‌ کند گه هم آن ز آب گیتی خراب
۵۷ همه عاجزیم او چو راند قضا ‌ ‌ ‌ چه بر اولیا و چه بر انبیا
۵۸ کسے را درین پایگه دست نیست ‌ ‌ ‌ دگر هست جز عاجزی هست نیست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۹ ز تقدیر او هر دو عالم نگر — چو یک رشته سر سری باد و سر

۶۰ بسے جست وہم تفکر بسیچ — سر رشته زین رشته پیچ پیچ

۶۱ ہم آخر بر رشته سر افگنده ماند — سر رشته گم دید پا بند ماند

۶۲ نگر از مو الید تقدیر اوست — عقول از مجانین زنجیر اوست

۶۳ ہماں بہ کہ ہر چیز کاید بہ پیش — بدانی ز دانا و بینائے خویش

۶۴ وگرنے تبرسم کہ چوں عاقلاں — جدا مانی از صحبت عاقلاں

۶۵ زبا پوزشش و عجز و عذر و نیاز — نوازش ازاں شاہ عاجز نواز

۶۶ نماند ز ما بر یکے حال کس — ہمو بود و باشد ہمو ہست و بس

۶۷ جہاں سر بسر از نو و تا کہن — یکے قطرہ آمد ز دریائے کن

۶۸ ازاں قطرہ شد از سمک تا سماک — چو یک قطرۂ آب یک ذرہ خاک

۶۹ از در ربع مسکون بقدر و قیاس — چہ چیز است ای مرد ایزد شناس

۷۰ درد آدمی را چہ عرض و چہ طول — کہ گوید شنایش زہی بو الفضول

۷۱ عصامیؒ چو اول قلم بر گرفت — ز فکرش بدل آتشے در گرفت

۷۲ ز حیرت فرو ماند یکبارگی — کہ چوں راند آنجا سبکبارگیؒ

۷۳ نہ دستے کہ اندر نخستین ورق — بجا آورد حق بتوحید حق

۷۴ نہ قدرت کہ سر نامہ بے نام او — نویسد کہ واماند از گفت و گو

۷۵ کند گر ز نامش تہی نامہ را — شکست آورد گرد ہنگامہ را

۷۶ ضرورت یکے تیغ عذر آختہ — سپر قول پیشیناں ساختہ

۷۷ فرو گفت ازیں چند بیتے سلیم — چو توحید پاک است نگویم سقیم

[illegible]

۷۸ چه دانم من این نامه کردم سیاه — که نزدش عبادت بود یا گناه
۷۹ خدایا چو توفیق دادی نخست — زبانم به تحقیق گرداں درست
۸۰ که این نامه خوش خوش بپایاں برم — بنامِ تو زیں کو چگه بگذرم
۸۱ دراں دم که یک جرعه باقی بود — هماں به که ذکرِ تو ساقی بود
۸۲ چو خستم بیامرز ایں خاک را — شفیعم کن آں سیّدِ پاک را

نعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

۸۳ محمدؐ که مقصودِ عالم هموست — گرامی تر از نوحؑ و آدمؑ هموست
۸۴ نخستیں گلِ گلشنِ کائنات — که بشگفت از بادِ صبحِ نجات
۸۵ شبِ خلقت از نورِ او انورست — باصحابِ تحقیق روشن ترست
۸۶ هم از نورِ او صبحِ خلقت دمید — هم از خلقِ او بادِ رحمت وزید
۸۷ شد از نقلِ اعجاز کامل نصاب — شهنشاهِ اقلیم فقرش خطاب F.17
۸۸ عنایت کن فوجِ افلاکیاں — شفاعت کنِ زمرۂ خاکیاں
۸۹ شہِ انبیا زبدۂ کائنات — که باشد جهاں را طفیلش نجات
۹۰ بهو ﷺ که نفسی زنند انبیا — همو امّتی گوید از بهرِ ما
۹۱ همو هست مقصود از آن و این — دگر نے هباست آسمان و زمیں
۹۲ کس ایں راز خود چوں تواند نهفت — که خود گفت ایزد چو لولاک گفت
۹۳ ملایک همه داخلِ فوجِ او — "گذشت از همه علویاں اوجِ او

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۳۱ رسید از در فضیلِ عیاض — که شد تازه از بوئے خلقش ریاض
۱۳۲ وزو خرقه بر پورِ ادہم رسید — ملک وار آں حلّه در بر کشید
۱۳۳ ازو یافت آں خواجهٔ مرعشی — حدیقه بصد فرحت و دلخوشی
۱۳۴ پس آنگه بصدق ارادت ربود — مبیره که تعریفش از بصره بود
۱۳۵ وزاں پس بخواجه علو کس عرب — به دینور نسبت کند در نسب
۱۳۶ وزو خواجه اسحاق چشتی نژاد — ببر در کشید آں لباسِ مراد
۱۳۷ پس آں خرقه بو احمدِ چشت یافت — که حورش سرشت و ملایک ببافت
۱۳۸ محمد که او نیز از چشت بود — ز سودائے خوش کرد ازاں مایه سود
۱۳۹ وزو یوسف آں پیرِ چشتی گرفت — چو روحش ہوائے بہشتی گرفت
۱۴۰ وزو یافت آں قطبِ چشتی سرشت — که بو ذات مودود مقبولِ چشت
۱۴۱ وزو یافت آں اشرف الدین شریف — که شد رندنی نسبتِ آں حریف
۱۴۲ وزو یافت ہارونی عثمان بہر — درآورد آں خلعتِ خوش ببر
۱۴۳ وزو در بر آں خرقه عہدے بعید — معین الدین آں پیرِ سنجری کشید
۱۴۴ وزو یافت آں قطبِ دیں بختیار — که اوشی وکاکیش خوانند دیار
۱۴۵ وزو کرد در بر ملاذِ ملوک — فرید الحق آں شاہِ ملکِ سلوک
۱۴۶ وزو یافته خواجهٔ ما نظام — بصد عزّت آں خلعتِ احترام
۱۴۷ پس آں خواجه برہان دینِ غریب — چو بگرفت آں خرقه کامل نصیب
۱۴۸ بزین الحق آں پیر بر جاده داد — که داند ہمو دادِ سجّاده داد
۱۴۹ زہے خرقه کلاں در برِ ایں کرام — رسید از محمد علیه السّلام
۱۵۰ ہر آں دل کزاں خرقه بوئے گرفت — دو عالم بیک تارِ موئے گرفت

نوٹ: تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ

۱۵۱ ازاں خرقہ دارد نصیبے تمام شہ شیر دل خسرو نیک نام
۱۵۲ سرافرازِ دوران یک کامگار کزو تازہ شد عہدِ اسفندیار
۱۵۳ بعہدش ز بیداد دوراں خجل ز عدلش ہوائے جہاں معتدل
۱۵۴ چو از نُہ فلک صیتِ عدلش گذشت روانِ ملایک ازو تازہ گشت
۱۵۵ جواں بخت شاہے کہ از رائے پیر کند سرکشانِ جہاں را اسیر
۱۵۶ بہر سو کہ خیمہ زدہ لشکرش ظفر پیش رو فتح شد رہبرش
۱۵۷ سرے را کہ او خواست از تن جدا فلک کرد در دم ز گردن جدا
۱۵۸ E:19 تنے را کہ او کرد قیدِ خیال کشید آسماں گردنش در دوال
۱۵۹ بہ ہر دو رنگی یگانہ شدہ بہ فیروز جنگی نشانہ شدہ
۱۶۰ علاؤالدیں آں شاہِ گیتی پناہ کہ آسودہ در عہدِ او داد خواہ
۱۶۱ ظفر خاں ز صلبش مقطر شدست ازاں کنیتش بوالمظفر شدست
۱۶۲ دو صد لشکر از قوتِ یکتن است کہ ہم بہمنی است و ہم بہمن است
۱۶۳ جہاں را بہ داد و دہش تازہ کرد فلک را ز احساں پر آوازہ کرد
۱۶۴ محیطِ جہاں شد سپاہش چو آب جہانگیر تر تیغش از آفتاب
۱۶۵ از ایرانیاں ہرچہ زاد از نبرد بتوراں ورا فراسیاب آنچہ کرد
۱۶۶ فریدوں ز داد و دہش ہرچہ راند بہ گیتی ز نوشیرواں ہرچہ ماند
۱۶۷ فتوحے کہ در تیغِ کاؤس بود شکوہے کہ در نامِ کاموس بود
۱۶۸ بہ مازندران آنچہ رستم کشاد ز بیژن بہ ارمن زمیں ہرچہ زاد
۱۶۹ سخن کاں سکندر ز ہاتف شنید بجامِ آنچہ کیخسرو ِ نیو دید
۱۷۰ ہنر کاں ز رستم سیاوش گرفت ز گودرز و گیو آنچہ زاد از شگفت
۱۷۱ ہنر آں پے کہ در کارہا جم فشرد بہمت ز دہر آنچہ حاتم ببرد
۱۷۲ ہماں فتحِ اسکندرِ فیلقوس بہ ہندو بہ چین و بہ زنگ و بہ روس
۱۷۳ بہنگامِ کیں جشن و کارزار دلِ بہمن و زورِ اسفندیار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۷۴ همه هست در شاهِ آخر زمان — ولے دینِ احمد زیادت بر آن
۱۷۵ اگر گرد بیدادِ روزگار — که بر دستِ ضحاک داد این دیار
۱۷۶ ز پامالِ افواجِ ضحاکیان — برآورد گرد از تنِ خاکیان
۱۷۷ به شش ماه در کشورِ دیوگیر — برآمد ز مومن بهر سو نفیر
۱۷۸ ز خونِ مسلمانِ توحید خوان — دگر باره طوفان شد اندر جهان
۱۷۹ دران حالت اے خسروِ نامور — تو بستی به پیکارِ دشمن کمر
۱۸۰ کشیدی یکے تیغ چون اژدها — سر از گردنِ خصم کردی جدا
۱۸۱ به نیزه نهادی سرِ بد سگال — بکردی همه لشکرش پائمال
۱۸۲ رهاندی ازو جورِ اقلیم را — رهانیدی از ظلم اقلیم را
۱۸۳ اسیرانِ دشت و اسیرانِ کوه — تو آزاد کردی گروهان گروه
۱۸۴ بدین دست گیری خلقِ خدا — کدامیں زبان شکر گویم ترا
۱۸۵ مگر آنکه تا جان بود هر نفس — سرایم همین مدحتِ شاه و بس
۱۸۶ ازین پس جهان را جهان خسروا — سخن جز بمدحت بود ناروا
۱۸۷ ثنائے تو شد فرض بر خاص و عام — خصوصاً که بر مردِ صاحب کلام
۱۸۸ خردمند چون دست بالا گرفت — رعایت رود بر زبان ناگرفت
۱۸۹ زبان را چو طفل از سخن کرد راست — اگر جز ثنایت بگوید خطاست
۱۹۰ چو در خط شود دستِ کودک درست — همان به ثنایت نویسد نخست
۱۹۱ مرا هست رازی درین کاروبار — بگویم اگر شه دهد زینهار
۱۹۲ شنیدم چو فردوسیِ هوشمند — در اوراقِ شهنامه شد نقش بند
۱۹۳ پس از یاریِ حضرتِ کبریا — مدد یافت از روضهٔ مصطفا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۴ چو با خود در آمد بہ گفت و شنید | بسے یاری از شاہِ غزنیں رسید

۱۹۵ شب و روز محمود از حالِ او | بکردے بصد آرزو جست و جو

۱۹۶ E۲۰ بہ ہر لحظہ پاسِ دلش داشتے | دژم یک زماں نیز نگذاشتے

۱۹۷ چو فردوسی ایں روز بازار یافت | دلِ شاہ ممدد درین کار یافت

۱۹۸ بہ صد خورمی خامہ را بر گرفت | رہِ کندنِ کانِ گوہر گرفت

۱۹۹ تواریخ ایران و توراں نخست | ز پیرانِ تاریخ داں باز جست

۲۰۰ نہانی یکے مجلسے ساز کرد | دلِ خویش با طبع ہمراز کرد

۲۰۱ پس آنگہ یکے نامۂ خوش بنشت | بیاراست آتشکدہ چوں بہشت

۲۰۲ گروہے کزاں بوستاں گل چنند | بفردوسیِ اعلیش نسبت کنند

۲۰۳ عجب مہر در ملکِ مقصود زد | برو سکّہ از نامِ محمود زد

۲۰۴ اگر شہ بفردوسیِ تیز ہوش | ہم از رائے آں صاحب صرفہ گوش

۲۰۵ بداد از خزانہ زرِ پیل بار | ہم آخر شد اندر جہاں شرمسار

۲۰۶ شنیدم کزاں نامہ مقصودِ وے | ز درگاہِ شہ بود اقلیمِ رے

۲۰۷ چو مقصود شاعر بدامن ندید | فقاعی ترش از عطائیش خرید

۲۰۸ نہ امروز محمود بینم بجائے | نہ فردوسی آں گنجِ گوہر کشای

۲۰۹ ہماں نامہ بینم کہ در روزگار | بماندہ است از نامِ شاہاں یادگار

۲۱۰ جہاں تا کہ باقی است اندر جہاں | بہ شہنامہ باقی است نامِ شہاں

۲۱۱ رہے ہم ز یزداں چو توفیق یافت | ز نعتِ نبی راہِ تحقیق یافت

۲۱۲ کنوں خواہد از ایزدِ کاروال | دلِ شاہ بر حالِ خود مہرباں

۲۱۳ اگر لطفِ شہ دست گیرد مرا | بمدّاحیِ خود پذیرد مرا

۲۱۴ ز تاریخ شاہانِ ہندوستاں | نگارم یکے نامہ چوں بوستاں

۲۱۵ موشّح بطغرائے شاہش کنم | بہر کشور آنگاہ راہش کنم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۱۶ چو این نامہ گردد بنامت تمام — شود منتشر در ہمہ خاص و عام

۲۱۷ کشاید نقاعی بنامت جہاں — بہ غزنیں برندش ز ہندوستاں

۲۱۸ ازیں نامہ اے خسروِ کامراں — بداد ار دانائیٔ راز نہاں

۲۱۹ کہ مقصودِ من نیست جز اتباع — نہ زر خواہم از شہ نہ وجہِ فقاع

۲۲۰ کہ خسرو نخواہند چنداں دہد — کہ ناخواستہ ابرِ نیساں دہد

۲۲۱ دگر مدحِ شاہِ مظفر حشم — کہ اسلام را داد خرید از ستم

۲۲۲ خدایا بحقِ خدائی خویش — بصدقِ دلِ احمدِ راست کیش

۲۲۳ ازیں گفتگو ہست مقصودِ من — بمقصد رسانا د معبودِ من

۲۲۴ بداں دم کہ محمود زد با ایاز — باوقات فردوسی سحر ساز

۲۲۵ ز شہنامہ تا ہست بیتے بکار — در آفاق تا فیض دارد قرار

۲۲۶ ابا دینِ احمد بتختِ کیاں — جہاندار را داری اندر جہاں

در شکایتِ روزگار و اہلِ او بر آستانِ شاہ گوید

۲۲۷ شہا پیش ازیں عالمِ دوں پرست — اگر بودے ایدوں کہ امروز ہست

۲۲۸ نہ گشتے تیکے مرد صاحب ہنر — دریں عالمِ بے وفا نامور

۲۲۹ نہ شہنامہ نے خمسہ گشتے عیاں — نہ دیوانے از گفتۂ باستاں

۲۳۰ وگر یک ہنرمند پیدا شدے — ز غوغائ جُہّال شیدا شدے

۲۳۱ دریغا جہاں جملہ قلّاب شد — بہ بازارِ او صدق نایاب شد

۲۳۲ ہمیں یک سخن در جہاں راست است — کز اہلِ سخن راستی خاستہ است

۲۳۳ کسے را کہ امروز جنبد زباں — ہموں ہست بس ذو فنونِ زماں

۲۳۴ گروہے برآئینِ پاداشتی — نہ بر جنگ تابت نہ بر آشتی

۲۳۵ بصد لابہ یک حرفہ حاصل کنند — بہر جمع زاں حرف لافے زنند

۲۳۶ برانند از عربدہ بادر را — بشاگردی آرند استاد را

۲۳۷ چو زہری شوند از رکاے زنند — چو سنگے شوند از بجاے زنند

۲۳۸ نماندہ دریں عالم عیب جوی — مگر کم تمیزان بسیار گوی

۲۳۹ ز کرۂ طبعی خود بہر فصل و باب — برند از سر داس حرف صواب

۲۴۰ بابیات بے شک رواں شک کنند — رقمہائے شائستہ را حک کنند

۲۴۱ ندارند از لفظ و معنی خبر — نہ از ہیچ وزنے در ایشاں اثر

۲۴۲ تحکم در نظامی و خسرو شوند — و گر کس نصیحت کند نشنوند

۲۴۳ کہ آنرا بگویند ازیں بہتر است — کہ ایں را بگویند نادر خود است

۲۴۴ بنزدیک خود ہر یکے بوعلی است — ہمیں خود پرستیدن از غافلی است

۲۴۵ اگر بعد دورے یکے ہوشمند — پدید آید از دہر ناداں پسند

۲۴۶ بصد عربدہ وقتش ابتر کنند — بزخم زباں گوہرش بشکنند

۲۴۷ ضرورت ز غوغائی ایں ابلہاں — ہنرہائی دانا بماند نہاں

۲۴۸ ہماں گنج پیمائے گنجہ نژاد — چہ خوش گفت چوں وقت دیدہ گشاد

۲۴۹ متاع گرانمایہ دارم بسے — نیارم بروں تا بجوید کسے

۲۵۰ خریدار دُر چوں صدف دیدہ دوخت — بدیں کاسدی در نشاید فروخت

۲۵۱ چو بازار باشد پُر از شیشہ گر — کند جوہری مُہر دُرج گہر

۲۵۲ ازیں خیرہ چشمان تیرہ ضمیر — بجز ترک صحبت نہ بینم گزیر

۲۵۳ بسازم یکے خلوتے چند گاہ — کہ مہمان ایں کشورم چند ماہ

۲۵۴ گزدکان ایں نامہ شہ پسند — بہ ہندوستاں ماندہ ام شہر بند

۲۵۵ سفر دارم اندر سرائے دگر — مرا ہست در سر ہوائے دگر

۲۵۶ نہم سر دراں کارکاں در سر است — دہم جاں دراں رہ کہ جاں پرور است

۲۵۷ پپایاں رسانم چوں ایں نامہ را — سبک بشکنم گرم ہنگامہ را
۲۵۸ درا تمامِ ایں نامۂ دلپذیر — کہ شد عزمِ کوچ مرا راہ گیر
۲۵۹ بہ پس از فرِ توفیقِ پروردگار — مدد خواہم از حضرتِ شہریار

در تنبیہ درویشِ سلوک گوید

۲۶۰ دریں رہ کہ در گفتگو ماندہ ام — ز سستِ اعتقادی فروماندہ ام
۲۶۱ چو مرغاں دریں مرغزار آمدیم — دریں مزرعہ دانہ خور آمدیم
۲۶۲ چہ داند کہ آدم چو آں دانہ دید — بہ نقدِ بہشتش روانے خرید
۲۶۳ اگر طاعتش را کنیم التزام — چنیں دانہ بر ما نگردد حرام
۲۶۴ بہ ما شکر واجب شکایت کنیم — بکفرانِ نعمت رعایت کنیم
۲۶۵ نباشیم خرسند از ہیچ چیز — بخواں گرچہ سلویٰ و من است نیز
۲۶۶ بگوئیم کو تُرّہ و ترب کو — ہمہ سال زیں ساں گرفتیم خو
۲۶۷ عصائے شب و روز بیگاہ گاہ — ہمی باش شاکر چو درویش شاہ
۲۶۸ ز خوانِ شہاں می طلب ریزہ ناں — ز زنبیلِ درویش ہر دو جہاں
۲۶۹ چو ناموسیاں چند ازیں ننگ و نام — ربایندہ می باش از خاص و عام
۲۷۰ F.22 ز ہر ادب گہ ادیبے طلب — ادب گہ بیاموز از بے ادب
۲۷۱ ترا ہر چہ گفت آں نشاید مکن — وزیں ہر چہ نیکو نیاید مکن
۲۷۲ ز من نیستی گرد عالم بگرد — بپائے تجارت جہاں می نورد
۲۷۳ کہ در ہر قدم مزد رحمت دہند — بہر دم ز اسرار گنجت دہند
۲۷۴ سر و پا چو بیرونِ خلوت نہی — یکے بند بر پائے شہوت نہی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۵ به بندی دو گوش و دو چشم و دو لب   شوی شاد در غم غمیں در طرب
۲۷۶ نه گوئی بجز ذکر در هیچ کوئے   نجوئی بجز صنع در هیچ روی
۲۷۷ دگر نے خطرهاست در هر نظر   زباں تیز نآید خطر در خطر
۲۷۸ تو با هوش بگذر ازیں هفتخواں   که آساں در آئی بمازندراں
۲۷۹ کنی گر دریں راه کنج اختیار   بمقصد رسی و شوی کامگار
۲۸۰ ز راهے که دور افتی از راه راست   ترا گردِ آں راه گشتن خطاست
۲۸۱ چو مرداں یکے گردِ گیتی برآی   چو بیوه زناں چند در کلبه جای
۲۸۲ ز هر گلشنے گیر تازه گلے   ز هر سه خمے چاشنی کن ملے
۲۸۳ اگر با حریفے شوی هم نشیں   که ریزد بجامِ تو دنیا و دیں
۲۸۴ دگر آئی از اهلِ صحبت ستوه   کند خاطرت میل خلوت بکوه
۲۸۵ یکے خلوتے کن بخاطر دروں   که تا جاں بود ز دنیائی بروں
۲۸۶ عجب نے گر آید دریں ره روی   که دایم مقیم و مسافر شوی
۲۸۷ ترا خلوتے هر گذر گه بود   تو در خلوت و پائے در ره بود
۲۸۸ چپ و راست زیر و زبر پیش و پس   به بینی همیں صنعِ دادار بس

در فضیلتِ سخن و فضائلِ سخنور گوید

۲۸۹ سخن بیں که ترکیب شد از سه حرف   که گاهِ بیانست هر یک شگرف
۲۹۰ سرش راز بیں تا که تاج آمدست   خرد بر درش باخراج آمدست
۲۹۱ کمر تا زخا بست شاهِ سخوں   شد از قاف تا قاف گاهِ سخوں
۲۹۲ ز نون تا رکابِ فلک سائے اوست   ز نون تا بنوں در ته پائے اوست
۲۹۳ شنیدم سخا بود اوّل سخن   وزاں پس بتاثیر تعلیلِ کن
۲۹۴ ز نقش سخا حرفِ علت فتاد   قضا آخرِ کن بجایش نهاد
۲۹۵ شنیدم ز اهل سخن ایں سخن   که آمد سخن در دریائے کن

۲۹۶ سخن آمد از آسمان بر زمین　　وزو در شرف شد هم آن و هم این
۲۹۷ سخن کز زبانِ خرد ناطق است　　ز انسان و حیوان هم او فارق است
۲۹۸ وگرنه بسے مردم یاوہ گو　　شد از یاوہ گفتن ز گاوان فرد
۲۹۹ چو گاو ار بود مردِ نادان خموش　　چه داند کس آهرمن ست یا سروش
۳۰۰ زدانا مرا به یکے ناسزا　　نه از مردِ نادان هزاران دعا
۳۰۱ دلے را که ذوق سخن حاصل است　　همان است دل و آن دگر ها گِل است
۳۰۲ جهانے اگر بر سخنور بود　　سخن سنج سنجیده دیگر بود
۳۰۳ سخن گوئی چالاکِ گوئے سخن　　بچوگانِ معنی برد ز انجمن
۳۰۴ اگر جائی اندر جهان کیمیا است　　همیں طبعِ موزوں ست دیگر هباست
۳۰۵ در آبِ حیاتیست در خاکداں　　نهفته بهر طبعِ چالاک داں
۳۰۶ وگر در جهان است سحرِ حلال　　همیں نظمِ خوش هست و دیگر وبال
۳۰۷ فسونے مجرب گر اندر جهاں ست　　همیں در زبانِ سخن آوراں ست
۳۰۸ خرد را اگر نثرِ خوش در خوست　　چه موزوں تراست نظم از و خوشتر ست
۳۰۹ سخن گوئی تاجی و قائم بود　　سخن گفتنش نا ملائم بود
۳۱۰ سخن چوں سخن گوسے گرد د رسیم　　شود قیمتی همچو دُرِّ یتیم
۳۱۱ غزل گرچه از عشق و شیر از نشاست　　یکے دل نواز ست یکے جانفزاست
۳۱۲ دل و جان من مستِ هر مثنوی ست　　که جمله مصارِ یع او باروی ست
۳۱۳ بجز مثنوی بر طریق شگرف　　دو عالم که بند د میانِ دو حرف
۳۱۴ گروهے که در شاعری دم زنند　　به شعرے یکے یا سه مطلع خوشگوار
۳۱۵ غزل را نسازند الا یکے　　نیارد درین باب دانا شکے
۳۱۶ ولے گر بود مثنوی صد هزار　　بود هر یکے مطلع خوشگوار
۳۱۷ خوش آمد در و مدحت خسرواں　　بناں را در وهم ستودن تواں
۳۱۸ ز شعر و غزل زاں شد این فن عزیز　　که آید در و معنی هر دو چیز

۳۱۹ دریں فن کہ جانِ جہانے فزود — کسے پیشتر از نظامی نبود
۳۲۰ بدانند مردانِ صاحب ہنر — کہ کس بعد از وہم نیاید دگر

صفتِ سعادتِ خواب دیدن خواجہ نظامی گنجہ نور اللہ مرقدہ

۳۲۱ شبے چوں شبِ قدر بل روزِ عید — ستارہ چو خورشید یک یک بدید
۳۲۲ فلک کردہ درہائے امید باز — قضا برکشادہ دو کانِ نیاز
۳۲۳ ہمہ بے دلاں جانِ نو یافتہ — ز چشمانِ شاں خواب بشتافتہ
۳۲۴ ہمہ بستر عاشقاں غرقِ آب — بعد ناز خوبانِ نازک بخواب
۳۲۵ اگر عاشقی دل دہ و جاں بباز — چہ اندر حقیقت چہ اندر مجاز
۳۲۶ چو رفتی قدم داری از نزد باں — بدیگر قدم نیز رفتن تواں
۳۲۷ وگر ہر دو خواہی کہ یکدم روی — سلامت ازیں نردباں کم روی
۳۲۸ تو می سنج جاں در ترازوئے عشق — کہ خود راست آئی چو سنگِ دمشق
۳۲۹ سخن ترک گفتن تا کجا تاختم — کجا بود مہرہ کجا باختم
۳۳۰ ز اوصاف آں شب فتادم کجا — کہ واماندم از گفتنِ ماجرا
۳۳۱ زہے شب کہ از زیب و حسن و جمال — بسے بود خوشتر ز روزِ وصال
۳۳۲ فلک را ہر شام در انتظار — ز یک دیدہ گردد ہزاراں ہزار
۳۳۳ کہ آں شب مگر باز آید ایں شام را — رہا اندر ز روز بد ایام را
۳۳۴ من آں شب یکے مجلسے کردہ ساز — حریفم دلِ مست و ساقی بناز
۳۳۵ دل از ہر دو عالم بپرداختہ — نیایش گری در دِ جاں ساختہ
۳۳۶ کہ یارب گناہ من از حد گذشت — ہماں دودِ آہم ز فرقد گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۳۷ ندانم چه مرغم درین دامگاه | که خوشش می پرم در هوای گناه

۳۳۸ بسی توبه کردم شکستم نخست | نیامد ز من هیچ کاری درست

۳۳۹ کنون عاجز از دست نفس بدم | شکسته تر از توبهای خودم

۳۴۰ بر اهل عذاب ارچه اندر مغاک | شود آتشین جمله اجزای خاک

۳۴۱ زمینی که باشد سزای عذاب | بود خوابگاهم بهنگام خواب

۳۴۲ ور از آتش آید گناهی پدید | ز خاکم کنندش عذابی شدید

۳۴۳=۳۴۴ چنان در هراسم ز کردار خویش | که امید بست از دلم بار خویش

۳۴۴ چو پرسندم از کار تدبیر چیست | جوابی جز اقرار تقصیر چیست

۳۴۵ ولیکن چو ایمان بخوف و رجاست | هنوزم امید از در کبریاست

۳۴۶ خدایا تو هستی بهر صبح و شام | پذیرندهٔ عذر هر خاص و عام

۳۴۷ گناهم فزون شد گر از هر شمار | کرمهای خود را فزون تر شمار

۳۴۸ تو آه مرا معصیت سوز کن | روانم تو بر نفس فیروز کن

۳۴۹ در آن شب مناجات کردم بسی | وزان حال جز حق نکرد آگه کسی

۳۵۰ بزاری دو چشمم بسی خون فشاند | زبان ناطق الله الله بماند

۳۵۱ چو نیمی گذشت آن شب دلفروز | دلم بود با دیده همدم هنوز

۳۵۲ وزان پس دو چشمم غنودن گرفت | سوی جامه خوابم ربودن گرفت

۳۵۳ ببالین نهادم سری با امید | چو بستم نظر از سیاه و سپید

۳۵۴ یکی میهمان خانه دیدم بخواب | منور تر از خانهٔ آفتاب

۳۵۵ مسافر درو آمده بی شمار | گرفته بهر کنج کنجی قرار

۳۵۶ بگشتم دران خانه هر چار سو | نشسته درو مردمان روبرو

۳۵۷ نشد خاطرم مایل هیچ کس | که با او برآرم زمانی نفس

۳۵۸ چو بسیار گشتم دران جای نغز | بر آیین مردان بیدار مغز

۳۵۹ یکی پیر دیدم نشسته خموش | ز رویش عیان جمله سیمای هوش

۳۶۰ برفتم به پیشش بگفتم سلام | علیکی شنیدم برفقی تمام

۳۶۱ ستادم بتعظیم او یک زمان | چو فرمود بنشین نشستم روان

۳۶۲ زمانی چو زیں ماجرا در گذشت　　نه از وی نه از من سخن زاده گشت
۳۶۳ من آنگه کشادم زباں با ادب　　ز صبحی بپرسیدم اسرارِ شب
۳۶۴ که پیرا چه نامی گدامی کسی　　دریں مرحله از کجا می رسی
۳۶۵ چو بشنید خندید گفت ای جواں　　چو پیدا نیم چند پرسی نشاں
۳۶۶ شب و روز با تو منم همنشیں　　بیندیش در خاطرِ خود به بیں
۳۶۷ که روز و شبت مونس و یار کیست　　بهر غم ترا یار و غمخوار کیست
۳۶۸ بارشاد آں پیر آموزگار　　چو اندیشه کردم دراں روزگار
۳۶۹ پس[1] از خمسه اوقات ورد و درود　　جز از خمسه اوقاتِ من خوش نبود
۳۷۰ ندانم که آں پیرِ گنجه سرشت　　دراں وقت کابیات خمسه نبشت
۳۷۱ سرِ خامه را تا چه نیرنگ داد　　که در هر رقم گنج سحرے نهاد
۳۷۲ زبانگش کلیدِ درِ هر فنے　　دلش آمد اسرار را مخزنے
۳۷۳ ز شیریں زبانی بملکِ سخن　　چو او خسروے نامدار ملک گن
۳۷۴ چو لیلیٰ سخنهاش موزوں شده　　براں لیلیٰ آفاق مجنوں شده
۳۷۵ قلم چوں پئے هفت پیکر گرفت　　چو بهرام هر هفت کشور گرفت
۳۷۶ یکے نامهٔ خوش نبشت از دری　　توشیح بطغرائے اسکندری
۳۷۷ گر آں نامه دیدی سکندر بخواب　　سوئے آبِ حیواں نکردی شتاب
۳۷۸ چو دریافتم آں کنایت که رفت　　بعذر آمدم زاں جنابت که رفت
۳۷۹ بپا خاستم سر فگندم بپائی　　بگفتم که اے پیرِ مشکل کشائی
۳۸۰ گرت زود نشناخت ایں نابصیر　　بدیں ناسپاسی تو عذرم پذیر
۳۸۱ F.۲۵ پس آنگه سرم را ز پا بر گرفت　　طریقِ کرمانه از سر گرفت
۳۸۲ سرم را در آورد اندر کنار　　بگفتا که بادی چو من کامگار
۳۸۳ ازیں خرمی خوابم از سر برفت　　به بیداریم از سر افسر برفت
۳۸۴ نظر چوں کشادم شدم بی حریف　　نه مجلس بجا یافتم نے حریف
۳۸۵ بسے ریزم از دیدها جوئے آب　　شبے آں چناں شب نه بینم بخواب
۳۸۶ پس آنگه بشاگردیش ساختم　　هماں خمسه را پیش انداختم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۷ چو[۱۵] مشغولِ نظمِ نظامی شدم — بصد عصمت اینک عصامی شدم

در سببِ نظمِ ایں کتاب گوید

۳۸۸ من و دل شبے ہر دو یکدل شدیم — ز دریا طلبگارِ ساحل شدیم
۳۸۹ ازیں بحرِ غم کس کم آمد کراں — چہ تدبیرِ ساحل گرفتن تواں
۳۹۰ دلم گفت کاخر چرا غم خوری — ہماں بہ کہ غم ایں جہاں کم خوری
۳۹۱ رہِ عافیت گیر اگر عاقلی — زمن بشنو ایں پند اگر قابلی
۳۹۲ نخستیں ز ہندوستاں رخت بند — میانرا بعزمِ حرم سخت بند
۳۹۳ خراماں بنہ سر براہ حجاز — گزاں رہ حقیقت رہی از مجاز
۳۹۴ ز گفتارِ دل تازہ شد جانِ من — جوارح در آمد بفرمانِ من
۳۹۵ شدم ساختہ تا ز اقصائے[۱۶] ہند — سوئے کعبہ گردم مراحل پسند
۳۹۶ طبیعت بداماں من چنگ زد — بہ قارورۂ عزمِ من سنگ زد
۳۹۷ بگفتا کہ ہندوستاں جائے تست — ولادت گہِ جد و آبائے تست
۳۹۸ مسافر شواری شوی زیں دیار — ولیکن درو یادگارے گذار
۳۹۹ چو اجدادِ تو بر درخت از جہاں — از ایشاں تو ماندی دریں[۱۷] کارواں
۴۰۰ چو کردی تو ہم در سفر رائے خویش — برو بر پئے جد و آبائے خویش
۴۰۱ بگفتم مرا ہیچ فرزند نیست — کسم جز تو اے طبع پابند نیست
۴۰۲ دریں سال بس ز زن خواستن منکرم — ہم از خانہ آراستن منکرم
۴۰۳ دگر با کنیزے بہ خلوت روم — پئے دفعِ غوغائے شہوت ددم
۴۰۴ چناں تند شد بیز را نم شبے — کہ ماہے گزیرم ز شیریں لبے
۴۰۵ روم سوئے بازار و رہ ہر مہے — بہ بندم دل خود بدیگر مہے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٤٠٦ بیک ماہ دارم یکے سیم بر — مہے دیگر آرم بہ ماہے دگر
٤٠٧ بداں تا نگردم اسیرِ عیال — بیا در نیایم دریں خشک سال
٤٠٨ خصوصاً دریں دور آخر زماں — کہ جز فتنہ کم زاید اندر جہاں
٤٠٩ بنہ مہ یکے زاید آں بستنے — چودہ سالہ شد گرد آہرمنے
٤١٠ طبیعت چو بر گفتِ من گوش داشت — بدورِ سخن جام خود ہوش داشت
٤١١ بگفتا کہ فرزندی از من برائی — ازیں کشور آنگہ عزیمت نمائی
٤١٢ بہ بحرِ رحم دارم افزوں صدف — کہ از ہر صدف زائد افزوں خلف
٤١٣ بہ یک دم بزایم ہزاراں پسر — زہر یک یکے نغز و شائستہ تر
٤١٤ بقائے ہمہ تا بہ محشر بود — فروزندہ ہر یک چو گوہر بود
٤١٥ زگفتم تو مگذر کہ آزار مست — دگر بگذری نیز نگذار مست
٤١٦ من و دل شنیدیم ایں ماجرا — ز تقریرِ طبعِ خزامین کشا
٤١٧ بگفتم دلا چیست سودائے تو — چہ گویم دریں مشورت رائے تو
٤١٨ مرا دل چو با طبع دمساز دید — چو من مذہب طبعِ من برگزید F. 26
٤١٩ من و طبع و دل ہر سہ برخاستیم — بخلوت یکے مجلس آراستیم
٤٢٠ دریں مصلحت بستہ ہر یک کمر — موافق شدہ در ہمہ خیر و شر
٤٢١ کہ یک گنج گوہر بدست آوریم — بہ ہندش گزاریم و پس بگذریم
٤٢٢ دلم گفت گاہے مردِ صاحب ہنر — جہانے ز گفتارِ تو بہرہ ور
٤٢٣ نخست[1] انچہ گفتی تو از یاد رفت — سواد و دیوانت بر باد رفت
٤٢٤ چو بشنید طبعِ من ایں ماجرا — بگفت ار ز رے شد منم کیمیا
٤٢٥ اگر رفت نظمے منم برقرار — غمے[1] در مخور چونکہ داری بکار
٤٢٦ بخلوت یکے مجلسے خوش بساز — طلب کن حریفے طبیعت نواز
٤٢٧ کہ گردت بر آید بہر صبح و شام — شود جملہ مطلوبت از وی تمام

[1] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸ من و دل بماندیم از گفت و گوی — شب و روز گشتیم در جست و جوی
۴۲۹ که یابیم از آن گونه موزون حریف — کزو گردد آسوده طبعِ ظریف

در ذکرِ جمیل قاضی

بهاء الدین حاجبِ قصه گوید

۴۳۰ دریغا درین خشک سالِ سخا — ندیدم یکے مرد صاحب صفا
۴۳۱ که گردِ ظریفان بر آید دمے — کند طبعِ مجروح را مرهمے
۴۳۲ بگوید که چونی درین گفت و گوئے — چه مطلوب داری ازین جست و جوئے
۴۳۳ اگر صاحبِ فکر سالے فزون — شود کنج پیما بکنجے درون
۴۳۴ نپرسد کسے کای فلان کیستی — نشسته بکنج از پئے چیستی
۴۳۵ مرا طبعِ من در چنین روزگار — پئے گرمی داشت در انتظار
۴۳۶ گشادم بهر سوے چشم امید — نظر داشتم در سیاه و سپید
۴۳۷ که بخت از کدامین طرف آیدم — درِ خرمی از که بگشایدم
۴۳۸ وزد بادِ عیش از کدامین طرف — رسد دُرِّ لطف از کدامین طرف
۴۳۹ که بر گرمی ره نماید مرا — درین شب سحر از که زاید مرا
۴۴۰ درین بوده ام کز پسِ یک دو ماه — یکے قاصدے بامدادان پگاه
۴۴۱ در آمد بصد خرمی از درم — دعا گفت پس گشت گردِ سرم
۴۴۲ بپرسیدمش کز کجا می رسی — که جان پرور و نکته ها می رسی
۴۴۳ بگفتا منم بختِ بیدارِ تو — طرب کن کزین پس شدم یارِ تو
۴۴۴ بفرمانِ آن قاضیِ هوشمند — رسم بر تو اے گوهرِ ارجمند
۴۴۵ بگفتم بگو نامِ آن قاضیم — رهائی ده از اندهِ ماضیم
۴۴۶ بگفتا بهاء الحق آن تیز هوش — همه تن زبان و دل و چشم و گوش
۴۴۷ بهر قصه چون دیده رائش صواب — شهنشش حاجبِ قصه کرده خطاب
۴۴۸ جبینش بدر آفتابش ضمیر — هم از نظم و نثرش طبیعت پذیر

۴۴۹ برآید بگیرد فقیران مدام ‎ ‎ بکوشد خلاصِ اسیران مدام

۴۵۰ چو اوصافِ قاضی شنیدم بخت ‎ ‎ قرار از دلِ من برون برد رخت

۴۵۱ بماندم درین آرزو یک نفس ‎ ‎ که یابم بپابوسِ او دسترس

۴۵۲ مرا بخت دستے گرفت آگہے ‎ ‎ نموده برایوانش یک سرہے

۴۵۳ برفتم برایوانش امیدوار ‎ ‎ نه دربان برایوانش نے پرده دار

۴۵۴ درون تر شدم دیدمش بی‌خطر ‎ ‎ درِ مکرمان اینچنیں حق بتر

۴۵۵ مرا دید چون قاضیِ نیک نام ‎ ‎ قدم زد بتعظیمِ من چند گام

۴۵۶ بقیدِ بشاشت مرا بنده کرد ‎ ‎ چه گویم مرا تا چه شرمنده کرد

۴۵۷،F.۲۷ مرا دست بگرفت شد عذرخواه ‎ ‎ مقامے تعین کرد در صدرگاه

۴۵۸ نشستیم چون رو برو یکدگر ‎ ‎ بدادیم از حالِ ماضی خبر

۴۵۹ بتقریرِ او تازه شد جانِ من ‎ ‎ هوائے خوشے یافت نیسانِ من

۴۶۰ چنان خوش حریفے که ملتجم بجست ‎ ‎ چو دریافت گفتم کنون وقتِ تست

۴۶۱ بیا آنچه داری ز گنجِ هنر ‎ ‎ بیا گنج داری ز ابرِ گهر

۴۶۲ بصد عیش در پیشِ آن ذوفنون ‎ ‎ ز گفتارِ خود شعر خواندم فزون

۴۶۳ ز درویش چو خوش یافتم فالِ خویش ‎ ‎ بگفتم بر او قصهٔ حالِ خویش

۴۶۴ بگفتا چنیں بلبلے خوش نوا ‎ ‎ بگلزارِ فردوس باشد سزا

۴۶۵ چنیں مرغ حیف است درین بوستاں ‎ ‎ چنیں طوطیٔ جنس هندوستاں

۴۶۶ سزائے چنیں بلبلے لاله زار ‎ ‎ نباشد مگر مجلسے شهریار

۴۶۷ مرا برد آنگه بدرگاهِ شاه ‎ ‎ رسانید تیره شبے را بماه

۴۶۸ ازیں کارش ایزد جزائی دهاد ‎ ‎ دلِ شاهِ او مهر خیره باد

توحیدِ ثانی مشتمل بذکرِ سلاطینِ ماضیه
که در کتبِ سایره مذکورند بر سبیلِ ایجاز

۴۶۹ خداوندِ کشور ده تاج بخش ‎ ‎ کز دستِ اخترِ خسروان در درفش

۴۷۰ یکے را بر آرد بگردوں ز خاک　　یکے را ز اوج افگند در مغاک
۴۷۱ بصد نعمتش ماہی پرورد　　چو شاکر نباشیم قحط آورد
۴۷۲ ور از طاعتش سر بتابیم ما　　یکے ظالمے را کند پادشاہ
۴۷۳ دگر سر در آریم در بندگی　　جہانرا دہد دورِ فرخندگی
۴۷۴ بفرمان دو عہد فرمان دہد　　کہ مجروح را نوشش و درمان دہد
۴۷۵ چو در خواست آں پاک پروردگار　　کہ گردد خداوندیش آشکار
۴۷۶ نخست آدم آورد اندر وجود　　کہ مقصود از و شاہِ کونین بود
۴۷۷ وزو کیومرث آمد اندر جہاں　　کز و گشت آئینِ شاہی عیاں
۴۷۸ پس آورد طہمورث و پس ہشنگ　　کہ کردند با اژدہا ہرد و جنگ
۴۷۹ بہ جمشید داد آنکہ جہانرا زمام　　کہ اسبابِ عالم از و شد تمام
۴۸۰ چہ خواہد کہ خوں ریزد از خاکیاں　　دہد ملکِ جمشید را بضحاکیاں
۴۸۱ دگر دست گیرد کفِ خاک را　　فریدوں کشد زار ضحاک را
۴۸۲ بہ ایرج دہد ملکِ ایراں زمیں　　ز تور و سلم ریزدش خوں بکیں
۴۸۳ کند پس منوچہر را کامگار　　کہ تور و سلم را کشد زار زار
۴۸۴ ازاں پس دہد ملک بر کیقباد　　ہم آخر دہد تاج و تختش بباد
۴۸۵ وزاں پس بہ بخشد جہانرا بزو　　بہ ایراں زمینش کند شاہِ نو
۴۸۶ ہم آخر شود در پس از چند گاہ　　قرارے دہد اندراں تختگاہ
۴۸۷ پس آنگہ بکاؤسِ زرّینہ کفش　　سپارد رواں کاویانی درفش
۴۸۸ پس اختر ز کیخسرو آرد بتاب　　کشاند ز شمشیرش افراسیاب
۴۸۹ پس آنگاہ او را بلغارے برد　　بلہراسپ تخت کیاں بسپرد
۴۹۰ F.28 بگشتاسب آنگہ دہد تاج و تخت　　کند چندگاہیش فیروز بخت
۴۹۱ ز گشتاسب آنگہ باسفندیار　　دہد ملکِ ایراں زمیں را قرار
۴۹۲ وزاں پس بہ بہمن بعہدِ بعید　　پئے فتح عالم سپارد کلید
۴۹۳ دہد بعد ازاں ملک را مر ہمای　　کہ بد دخترِ بہمنِ در کشای
۴۹۴ بداراب بد ہد ازاں پس جہاں　　سپارد بدو تاج و تخت شہاں

۴۹۵ زداراب یک مرد پیدا کند / جهانش دهد نام دارا کند
۴۹۶ کشاند مرا و را هم از لشکرش / دو سرهنگ بر خاک آرد سرش
۴۹۷ پس آراید آفاق را چون عروس / از اقبال[1] اسکندرِ فیلقوس
۴۹۸ بگرداندش در سیاه و سپید / کند خنجرش را چو تابنده شید
۴۹۹ جهان را کشد زیرِ فرمانِ او / کند تازه عالم بدورانِ او
۵۰۰ مرا و را دهد شاهیِ بحر و بر / به پیشش به بندند شاهان کمر
۵۰۱ هم آخر سرش را بخاک آورد / گرامی تنش در مغاک آورد[1]

ذکر آغازِ تغلّب در ملکِ عجم و فطرت شدن

۵۰۲ سکندر چو زین کوچگه برگذشت / بساطِ اطاعت جهان در نوشت
۵۰۳ تغلّب گزیده بهر جا که مرد / کسے مر کسے را اطاعت نکرد
۵۰۴ بشمشیر هر یک مقامے گرفت / به داد و به بیداد نامے گرفت
۵۰۵ یکے شه بهر تختگاهے نشست / بهر تخت صاحب کلاهے نشست
۵۰۶ چو قیصر بروم و چو خاقان به چین / شده ضبطِ هر مرزبان[1] هر زمین
۵۰۷ چو آن یزدجرد و چو بهرام گور / گرفتند هر یک زمینے بزور
۵۰۸ چو هرمز چو پرویز شیرویه هم / بهر سو بر آورده شاهے علم
۵۰۹ چو بهرام چوبین چو نوشیروان / گرفتند هر یک بزورے جهان
۵۱۰ بشهنامه کم دیده ام یک رقم / مگر قصۀ خسروانِ عجم
۵۱۱ گروهے ز ترکان گروهے مغان / با یران و توران شده کامران
۵۱۲ جهانِ فریبنده در هر دو قوم / خصومت فگنده همیشه ز شوم
۵۱۳ اگر آبِ جیحوں نبودے میان / شدی دمبدم جیحون از خونِ شان
۵۱۴ بسے بهرِ دنیا بخوردند خون / هم آخر شدند از جفایش زبون

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۵ بنو دست چون قوّتِ دینِ شان | فزون بود هر روز و شب کینِ شان
۵۱۶ ز پشتِ فریدون دو فرزند زاد | جهان طرفه گیتی در ایشان نهاد
۵۱۷ که عمریست گردون بگِل دادِ شان | هنوز است آن کین در اولادِ شاں

ذکرِ ظهورِ نبوّت خاتم النبیین محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۵۱۸ چو نوبت باقبالِ احمد رسید | سرِ رایت دین بفرقد رسید
۵۱۹ یکے مرد پیدا شد از کشورے | جهان جملہ بگرفتہ بے لشکرے
۵۲۰ سپاهِ ملک داخلش شد تمام | رسیده زبان موحد بکام
۵۲۱ بزد سکۂ دیں بمهرِ درست | رخِ دهر از ظلمتِ کفر شست
۵۲۲ علمهاش از صدق عالم گرفت | رهِ راست بگرفت محکم گرفت
۵۲۳ اگر شد جهانے بد اندیشِ او | یکے حبّہ کم نامد از کیشِ او
۵۲۴ اگرچہ نماند جهان برقرار | بود در جهان شرعِ او پایدار
۵۲۵ ف۲۹ پس از وی ابوبکر وانگہ عمر | پس آنگاه عثمان و آن شیر نر
۵۲۶ رهِ دادِ انصاف نگذاشتند | همان شرعِ احمدؐ بپا داشتند
۵۲۷ وزان پس بگیتی بسے فتنہ زاد | بسے سر بخاک از تغلّب فتاد
۵۲۸ جهانِ فریبنده کرد آنچہ کرد | ز هر دودمانے بر آورد گرد
۵۲۹ چہ شاهاں کہ آماج تیرش شدند | بسے تنگ چشماں اسیرش شدید
۵۳۰ بر آنکس نیاید عتابِ جهاں | کہ فارغ بود از حسابِ جهان
۵۳۱ چو در راهِ ایں دامگاهِ سراں | بشد خاک سرهائے تاج آوران
۵۳۲ بقولِ نبی داشت آنگہ جهان | خلافت مقرر بہ عباسیان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۳ چو دورِ خلافت به هارون رسید　　جهان باز بر رسمِ قانون رسید
۵۳۴ از اولادِ هارون چو هارون گذشت　　بسے مردِ معنی پدید از گشت

ذکرِ تغلّبِ ترکاں در ملکِ عجم و التجا بدار الخلافه و ذکرِ سلطان محمود ابنِ سبکتگین انار اللہ برهانهم بر سبیلِ اختصار

۵۳۵ بدورانِ عباسیاں گرچه باز　　بکردند ترکاں یکے ترکتاز
۵۳۶ هم آخر شنیدم پس از چند گاه　　باسلام جستند هر یک پناه
۵۳۷ سر از آلِ عباس کم تافتند　　ز دار الخلافه شبهے یافتند
۵۳۸ سعادت چو شد یار و دولت رفیق　　شد از کینِ ترکاں مخالف حریف
۵۳۹ ز ترکاں شهانے که برخاستند　　بداد و دهش عالم آراستند
۵۴۰ یکے خسرو از آلِ ترکاں بزاد　　که حق ملکتِ دین و دنیاش داد
۵۴۱ یکے چهار ترکیش در زیرِ تاج　　بلاسے نهاں کرده زیرِ دواج
۵۴۲ بظاهر همه میلِ او با ایاز　　بباطن مبرّا ز عشقِ مجاز
۵۴۳ اگر پیش از و هیچ کس از خسرواں　　سپاهے سوئے هند کردی رواں
۵۴۴ ازیں کشورِ خوش کس از ترکتاز　　نگشتے سوئے کشورِ خویش باز
۵۴۵ یکے صلح کردی به پیل و بمال　　یکے خواستے دخترے با جمال
۵۴۶ کسے دل نه بستے دریں مرغزا　　نه کس برکشادی درے یا حصار
۵۴۷ نکندے کسے معبدِ سومنات　　نراندے کس از خونِ هند و فرات
۵۴۸ نگشتے دریں کشور آرام گیر　　نماندی دریں گلشنِ دلپذیر
۵۴۹ نکندے سے بیخِ هند و زبن　　نه بنیادِ تبخانهاے کهن
۵۵۰ ولے بندگانش چناں تاختند　　که بنیادِ هند و براند اختند
۵۵۱ جهاں تا بود اندریں بوم و بر　　ز اقبالِ محمود باشد اثر
۵۵۲ من و تو که اے مردِ فرخنده رائی　　دریں کشور امروز گیریم جای

۵۵۳ گهی جای بتخانه مسجد کنیم | که از زور زنار ها بشکنیم
۵۵۴ کنم از تغلب کنیز و غلام | زن و بچهٔ هندوان را مدام
۵۵۵ یقین آنکه آثار اقبال اوست | سخن این ست بس وان دگر گفت گوست
۵۵۶ که امروز شکرش بجا آوریم | بفردا ز کفران قفایش خوریم
۵۵۷ هر آن کارکان وی درین خانه شد | به امروز آن جمله افسانه شد
۵۵۸ تو امروز کارے که رانی بکام | بفردا هم افسانه گردی تمام
۵۵۹ مرا هست در سر فسانه بسے | درین ساز دارم ترانه بسے
۵۶۰ چو کس نشنود با که گویم بگو | مگر با دل مست و افسانه جو
۵۶۱ ع۳۰ ز جام بقا تا نمے باقی ست | هم او شد حریفم هم او ساقی ست
۵۶۲ مراست از غم دلبرے جان نواز | شبے همچو زلفش سیاه و دراز
۵۶۳ بیا ساقی امشب حریفم توی | که افسانهٔ من تو خوش بشنوی
۵۶۴ من افسانه گویم تو خوش گوش دار | چو دور طرب در رسد هوش دار

ذکر بادشاهان هندوستان بر سبیل ابهام و ایجاز

۵۶۵ بیا اے عرب زاده هندی سرشت | ازان فارسیهائے هندی نبشت
۵۶۶ چه داری ز شاهان هندی خبر | نخستین درین نامه کن مختصر
۵۶۷ بگویش ز شاهان والا تبار | ز تائید توفیق پروردگار
۵۶۸ ز غزنین اباکامهٔ دوستان | نخستین که آمد به هندوستان
۵۶۹ درین کشور بت پرستی شعار | نخستین که اسلام کرد آشکار
۵۷۰ که زد تیغ هندی به هندوستان | که این بوم را کرد چون بوستان
۵۷۱ بنامش که خواندند خطبه نخست | که زد سکه بر مهر شاهی درست
۵۷۲ که بگشاد این حصنهای حصین | ز تیغش که شد سرخ روی زمین

۵۷۳ که بگذشت چوں باد از آبِ سند — که زد آتشِ کینه در خاکِ هند
۵۷۴ که در مولتان و لها ور بتاخت — که اعلامِ اسلام را بر فراخت
۵۷۵ که برکند بتخانهٔ سومنات — که زد تیغ در کشورِ گوجرات
۵۷۶ پتهورا که آورد اندر کمند — که در دودهٔ هند و آتش فگند
۵۷۷ بداؤں که بگرفت آغازِ کار — دراں شهرِ اوّل که شد شهریار
۵۷۸ که جیپال را در خراساں فروخت — که گوبند را در ترایں بسوخت
۵۷۹ که جیچند را کشت در چندر وال — که آورد دیگر سیراں در دوال
۵۸۰ همان شهر دهلی بدور قدیم — بعهدِ که شد تختگاهِ عظیم
۵۸۱ پس آنگه ز دهلی سپه را که راند — که خوں تا بدریای قلزم فشاند
۵۸۲ که بگرفت منڈل کدهه در پتهور — وزاں پس بدستِ که داد ند دور
۵۸۳ چو گنگ آب شمشیر که موج راند — که لشکر خردشاں بقنوج راند
۵۸۴ که بگرفت لکهنو تی و آں بهار — کرا داد ایں دست رس روزگار
۵۸۵ که بگرفت مانکپور و آں کڑه — بهندو که زد قلبهای سره
۵۸۶ اددهه را که مالید ترهت بهم — که افراخت از فتح و نصرت علم
۵۸۷ که جالور و سیوانه را فتح کرد — که از آلِ هندو بر آورد گرد
۵۸۸ بچتوڑ و منددور و کالیور — که داد از علمهای اسلام نور
۵۸۹ نخستیں که زد خیمه در دیوگیر — بدستِ که شد رای معبر اسیر
۵۹۰ که بگرفت از زورِ بازو تلنگ — که بگرفت جاجانگر تا به بنگ
۵۹۱ که بگرفت کوتی و گنتی نخست — که شمشیر در آب دریا بشست
۵۹۲ به هرگه که زد تیغ چوں آفتاب — به تیغِ که بد گوهر فتح باب

٥٩٣ به هندوستاں ملکِ ثابت که راند — به نیکی دریں ملک نامم که ماند

٥٩٤ که شش دانگ کامل برآمد ز عدل — بگیتی که نگذاشت دانگے زبذل

٥٩٥ که در مجلسِ عمر سرمست بود — که در دورِ خود هوشیاری نمود

٥٩٦ بغفلت گر آتیغ زد روزگار — گر آخفته بگرفت بے کارزار

٥٩٧ دهد گر مرا فرصتِ ایامِ دوں — دهم یک یک از کنجِ خاطر بروں

٥٩٨ ف ۳۱ الا اے خردمندِ افسانه جوئی — دمے گوش کن حالِ افسانه گوئی

٥٩٩ مرا هست در سر خیالے عجب — چه صبح و چه شام و چه روز و چه شب

٦٠٠ که یکبار در گوشِ کار آگهاں — فرو خوانم افسانهائے شهاں

٦٠١ ولے سرگراں از خمارِ غمم — نیاید بروں زاں گرانی دمم

٦٠٢ بیا ساقیا دورے از سرِ جسم آر — کزاں دور دور افتد از سر خمار

٦٠٣ بده تا خمار از طرف بشکنم — یکے سنگ بر شیشهٔ غم زنم

آغازِ فتوح السلاطین از ولادتِ سلطان محمود غزنوی ابن سبکتگین غازی انار الله برهانهم

٦٠٤ در افسانه آیم بفرخندگی — دهم مردگاں را سر از زندگی

٦٠٥ بگویم که اوّل دریں مرز و بوم — که آمد بفیروزیِ شاهِ روم

٦٠٦ شنیدم ز پیرانِ بیدار مغز — بترکیبِ موزون و تقریرِ نغز

٦٠٧ که تاریخ هجرت بوقتِ سعید — چو بر سه صد و شصت یک در رسید

٦٠٨ هماں شاهِ غزنیں که محمود را — پدر آمدے بیشک و بے خطا

٦٠٩ شهے بد ز ترکانِ مالک رقاب — که نامش دریں وزن ناید صواب

٦١٠ که بد خاتمِ ملک را او نگیں — که نامش بگویند اسبکتگیں

٦١١ شبے شاه بر تختِ گوهر نگار — بخواب اندروں بود آں شهریار

۶۱۲ مگر دید در خواب آں ہوشمند — کہ از صحنِ قصرش درختے بلند
۶۱۳ یکایک بر آورد سر ناگہاں — بیا سود در سایۂ او جہاں
۶۱۴ سراسر بباغ جہاں سایہ کرد — زبازار گیتی فروشاند گرد
۶۱۵ ہماں شب ز آبستیان حرم — کہ بودند در حکمِ شاہِ عجم
۶۱۶ یکے زاد اندر دلِ شب پسر — کزو گشت روشن جہاں سربسر
۶۱۷ دراں شب شدہ اجتماعِ سعود — شنیدم کہ شب روزِ عاشور بود
۶۱۸ چو شد روز آں شاہِ فرماں روا — طلب کرد اصحابِ تعبیر را
۶۱۹ ہماں خوابِ دوشیں بدیشاں بگفت — وزایشاں یکی حرف ازاں کم نہفت
۶۲۰ یکے بخردی زاں گروہِ سعود — کہ دانا تر از اہلِ تعبیر بود
۶۲۱ زباں در دعائے شہنشہ کشاد — بگفتا کہ شہ تا ابد شاہ باد
۶۲۲ توئی خواب خوش دید شاہِ جہاں — دلیلے چنیں است تعبیر آں
۶۲۳ کہ شہزادۂ کوشب دوشش زاد — درِ عیش بر اہلِ گیتی کشاد
۶۲۴ جہاں را بگیرد بخوب اختری — نشانہ شود در جہاں پروری
۶۲۵ بدست آورد ہفت اقلیم را — کند تازہ گلزارِ اسلام را
۶۲۶ نخستیں کند قصدِ اقلیم ہند — سپاہش رواں بگذرد زاب سند
۶۲۷ زخمہائے کفار راند فرات — کند پست بتخانۂ سومنات
۶۲۸ ازاں پس کشد تیغ قہر از نیام — اقالیم دیگر بگیرد تمام
۶۲۹ بدیں خواب زانگونہ دوشش زاد — شہنشاہِ آفاق را مژدہ باد
۶۳۰ چو تعبیر بشنید شہ شاد گشت — فروغ فراغش ز فرقد گذشت
۶۳۱ وزاں پس بداں پورِ دوشینہ زاد — ہماں شاہِ غزنیں و ترکی نژاد
۶۳۲ بخوب اختری کرد محمود نام — لقب خواند اورا کیس آنکہ نظام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۳۳،۳۲ ابوالقاسمش کرد کنیت خدیو — بخدّام فرمود پس شاهِ نیو
۶۳۴ کہ با جہد شہزادہ را پرورند — بہ تیمار داریش زحمت برند
۶۳۵ چو بگذشت از سال او بیست چار — زہر فن بیار استش کردگار
۶۳۶ بہر جا کہ مشکل ازو گشت حل — خطابش پدر[۵۳] کرد سیف الدول
۶۳۷ فرستادش اندر خراسان دیار — بفرماں روائی دراں روزگار

وفات یافتن سبکتگین وجلوسِ محمود شاہ غزنوی انار اللہ مرقدہما و تاختن در ملکِ ہندوستان

۶۳۸ چو بر سہ صد افزود ہشتاد و ہفت — مہے چند دیگر زیادت برفت
۶۳۹ ہماں شاہِ غزنیں ز عالم گذشت — بغزنیں شہنشاہ محمود گشت
۶۴۰ رقیبانِ درگاہ برخاستند — یکے بارگاہے بیار استند
۶۴۱ دراں بارگہ تختِ زرّیں زدند — سراپردہ زاں سوی پروین زدند
۶۴۲ بپوشید محمود تاج ود واج — وزاں پس برآمد براں تختِ عاج
۶۴۳ کمر بست پیشش بہر جا سرے — ہوا خواہِ او گشت ہر داورے
۶۴۴ نقیباں گرفتند بانگے بلند — حسود اندراں بار جا شد[۵۴] سپند
۶۴۵ خدایش چو بہرِ جہاں پرورے — فرستاد در عالم ششش درے
۶۴۶ ہمہ رسم دیں پروری ساز کرد — درِ مکرمت بر جہاں باز کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۴۷ شنیدم ہماں سال آں شیر مرد — سوئے ہند آہنگِ کفّار کرد
۶۴۸ یکایک در آمد بہندوستاں — شدش کار بر کامۂ دوستاں
۶۴۹ بیک حملہ افواج ہندو شکست — فتادش ہماں رائے جیپال دست
۶۵۰ مراد را در اقصائے غزنیں ببرد — بدلّالِ بازار بردہ سپرد
۶۵۱ شنیدم بفرمانِ فرمانروا — بہشتاد دینار جیپال را
۶۵۲ مقیمان بازار بعز و خنتند — بہایش بخازن در اند و ختند
۶۵۳ ز سہ صد فزدل شد چو ہشتاد و ہفت — شہنشاہ در کشورِ بلخ رفت
۶۵۴ چو افتادش آں شہر و کشور بدست — دراں تختگہ یک دو سالے نشست
۶۵۵ سراسر بمالید ملکِ ہرات — وزاں پس سپہ راند در گوجرات

قصۂ استخراجِ حکمائے ہندوستان و رفتنِ رسولانِ ہند در غزنین با جزیہ بر محمود سبکتگین پیش از نوبتِ بادشاہی و عہد بستن

۶۵۶ حکایت شنیدم بنقلے صحیح — ازاں راویان امین و فصیح
۶۵۷ کہ در دورِ ماضی بہ ہندوستاں — کشادند دفتر ہمہ موبداں
۶۵۸ بسے خوض کردند چوں در شمار — چنیں آمد از خوضِ شاں آشکار
۶۵۹ کہ محمود نامے بغزنیں بزاد — جہاں را بداد و دہش مژدہ داد
۶۶۰ دریں وقت آں طفل دہ سالہ گشت — کہ نورش ز اقصائے عالم گذشت
۶۶۱ چنیں است در طالعِ سعد او — کہ شاہی چو او کم بود بعدِ او
۶۶۲ سپاہے کشد سوئے ہندوستاں — در آید بہ گلگشتِ ایں بوستاں
۶۶۳ بگیرد ہمہ کشورِ گوجرات — کند پست بتخانۂ سومنات

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۶۶۴ گرفتند چوں موبداں زاں شمار　　ولیکے چنیں اندراں روزگار
۶۶۵ برفتند بر کشور آرائی خویش　　بگفتند ایں قصہ بر رائے خویش
۶۶۶ چو جیپال کو رائے آں عہد بود　　ازاں موبداں ایں حکایت شنود
۶۶۷ وزیرانِ خود را بخلوت نشاند　　بر ایشاں ہمیں قصہ را باز خواند
۶۶۸ F.۳۳ وزیراں چو زیں حال آگہ شدند　　دریں کار بارائی رائے زدند
۶۶۹ بگفتند کاے رائے ہندوستاں　　برومند باد از تو ایں بوستاں
۶۷۰ وہن کردہ باید بآوند خام　　کہ در پختگی کم شود کرہ رام
۶۷۱ شنیدیم کاں طفل ترکی نژاد　　دریں سہ بدہ سالگی سر نہاد
۶۷۲ اگر رائے بابا لبسے گنج و مال　　رسولاں فرستد براں خرد سال
۶۷۳ یکے عہد نامہ بخواہد ازو　　کہ در ہند چوں تازد آں نام جو
۶۷۴ شود ضبطِ او کشورِ گوجرات　　بگیرد صنم خانۂ سومنات
۶۷۵ کند شرط کو بعد آں ترکتاز　　دہد ہنددان را بت ہند باز
۶۷۶ بدیں شرط بپذیرد ایں جزیہ را　　دگر نے فرستد بما مال ما
۶۷۷ چو جیپال رائے وزیراں شنید　　ہمیں رائے را از دل و جاں گزید
۶۷۸ رسولاں فرستاد و بسیار مال　　براں شاہِ فرخندہ و خرد سال
۶۷۹ رسولاں بغزنیں چو بشتافتند　　ہماں روز شہزادہ را یافتند
۶۸۰ بدیدند کاں کودکِ کامراں　　ہمی کرد بازی ابا کودکاں
۶۸۱ برفتند پیشش بصد خرمی　　نہادند پیشش سری بر زمین
۶۸۲ کشیدند پیشش ہدایا تمام　　بگفتند کاے خسروِ نیک نام
۶۸۳ بغزنیں ز ہندوستاں می رسیم　　بفردوسے از بوستاں می رسیم
۶۸۴ فرستاد ما شاہِ ہندوستاں　　برایوانت اے خسروِ کامراں
۶۸۵ چنیں گفت کاے شاہِ روشن ضمیر　　ہدایائے من از کرم در پذیر
۶۸۶ بشرطے کہ چوں شاہِ غزنیں شوی　　زنی مہر بر سکہ خسروی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۶۸۷ بتازی ہمہ کشورِ گجرات ، بدستِ تو افتد بتِ سومنات

۶۸۸ زر و پیل و گوہر تمامی ترا ، ہماں سنگ پارہ سپاری بما

۶۸۹ چو محمود ایں قصہ را کرد گوش ، پذیرفت مال آں شہِ تیز ہوش

۶۹۰ بگفتا پذیرفتم از راے ہند ، ہماں شرط کو کرد است خاطر پسند

۶۹۱ وزاں پس رسولانِ ہندوستاں ، بگشتند در کشورِ خود رواں

۶۹۲ چو زیں ماجرا چند گاہے گذشت ، بجائے پدر شاہ محمود گشت

۶۹۳ سوئے کشورِ ہند لشکر کشید ، باقطاعِ گجرات سر بر کشید

۶۹۴ شنیدم ور افسانہائے کہن ، کہ بر کندہ بتخانہائے کہن

۶۹۵ ز بتخانہا بس غنیمت گرفت ، جہاں ماند از آں گنجہا در شگفت

۶۹۶ بدستش فتاد آں بتِ ہندواں ، کہ معبود بدش ملکِ ہندوستاں

۶۹۷ ہماں کہنہ زنار بندانِ پیر ، برفتند بر شاہ جزیہ پذیر

۶۹۸ ببردند بر خسروِ کامگار ، زرِ بیکراں گوہرِ بے شمار

۶۹۹ ہماں شرط شہ را بدادند یاد ، کہ خسرو بغزنیں دراں سر نہاد

۷۰۰ شہ از شرط گشتن چو فرخ ندید ، بغیرِ رضا ہیچ پاسخ ندید

۷۰۱ بگفتا چو کردیم شرطے نخست ، کنوں گشتن از شرط نبود درست

۷۰۲ چو خورشید فردا بر آید بلند ، بباید از من آں سنگ رابی گزند

۷۰۳ پس از پیشِ شہ با ہزاراں نیاز ، باوطانِ خود جملہ گشتند باز

۷۰۴ وزاں پس در اندیشہ افتاد شاہ ، کہ کارش عجب شد دریں کارگاہ

۷۰۵ بدل گفت آں خسروِ تیز ہوش ، کہ گر بت دہم شاں شوم بت فروش

۷۰۶ E۳۴ بفردا کہ مستانِ جامِ ہلاک ، بر آرند سر باز بالینِ خاک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۷۰۷ من از بت فروشی شوم عام وفاش ‏— زبت ساختن آزرِ بت تراش
۷۰۸ وگرنه ہم آں بت مرا خاص وعام ‏— بخوانند محمودِ بد عہد نام
۷۰۹ قدم چوں تواں زد دریں طرفہ راہ ‏— کہ غول از عقب دارم و پیش چاہ
۷۱۰ پس از فکرِ بسیار شاہِ جہاں ‏— یکے رائے خوش زد چو کار آگہاں
۷۱۱ دگر روز کز دامنِ آسماں ‏— برآورد سر معبدِ ہندواں
۷۱۲ بفرمود شہ سومناتِ ہنود ‏— بسوزند و سازند ازاں چونہ زود
۷۱۳ چو آں بت پرستاں زنار دار ‏— درآیند اید رہ بہنگامِ بار
۷۱۴ برآں قوم تنبول یکسر دہند ‏— ہماں چونہ با برگ شاں در دہند
۷۱۵ براں تا شود وعدۂ ما وفا ‏— شود راست آں عہدِ دیرینہ ما
۷۱۶ بگاعنت ایں و برتختِ زرباره داد ‏— چپ و راستِ او بخت و دولت ستاد
۷۱۷ رسیدند بر وعدہ آں ہندواں ‏— بگردند پا بوسِ شاہِ جہاں
۷۱۸ پس از پوزش و مدحتِ شہریار ‏— بگفتند کاے شاہِ والا تبار
۷۱۹ بفرمائی کاں بت بیارند زود ‏— سپارند سنگے بمشتے ہنود
۷۲۰ بکن تازہ آں عہدِ دیرین خویش ‏— کہ شاہِ نکونامی و راست کیش
۷۲۱ چو بشنید ایں قصہ خندید شاہ ‏— بگفتا کہ اے قومِ گم کردہ راہ
۷۲۲ بتے را کہ از من طلب می کنید ‏— لبے بہرِ آں بت شغب می کنید
۷۲۳ بخوردید با برگ آں بت تمام ‏— کنوں بگذرید از تمنائے خام
۷۲۴ ازیں پس شما راست معبد شکم ‏— شکم را پرستید جائے صنم
۷۲۵ چو نومید گشتند آں گمرہاں ‏— برفتند از پیشِ شاہِ جہاں
۷۲۶ نشستند در ماتمِ آں صنم ‏— دریدند بعضے زغصہ شکم
۷۲۷ چو زیں قصہ بگذشت عہدِ دراز ‏— یکے موبدے حیلہ گر وساز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

حیلہ انگیختن موبد ہندوی برائے منات

۷۲۸ شنیدم کہ از شہر آماج وار — فرو برد یک سنگے آں نابکار
۷۲۹ نکردہ ازیں حال کس را خبر — نہفت ایں حکایت ز جنس بشر
۷۳۰ بیاورد گوسالۂ خورد سال — ہمی پرورش داد آں بدسگال
۷۳۱ ہمانجا کہ سنگے فرو بردہ بود — طلسمے درو تعبیہ کردہ بود
۷۳۲ درانجا فگندے جوے چند سیر — وزاں جو ہمی گرد گوسالہ سیر
۷۳۳ چناں عادتے گشت گوسالہ را — کہ ہر صبح از خانہ گردے رہا
۷۳۴ بجائے کہ آں سنگ بودست نہاں — خود از خانہ گوسالہ رفتے دواں
۷۳۵ رسیدے بدنبالش آں بت پرست — جوے در گرہ چوب دستی بدست
۷۳۶ چراندی آں جو دراں حال گاہ — وزاں پس بگردی سوئے خانہ راہ
۷۳۷ چو زیں ماجرا چند گاہے گذشت — برہمن یکے صبح در خندہ گشت
۷۳۸ بپرسید ہمسایہ کیں خندہ چیست — خصوصاً بوقتے کہ باید گریست
۷۳۹ بماتم نشستہ ہمہ گوجرات — شدہ محو آں معبد با منات
۷۴۰ برہمن چو سرکوب ہمسایہ دید — بگفتا کہ غم رفت و شادی رسید
۷۴۱ گذشت آنکہ در کشورِ گوجرات — بدے ماتم از فرقتِ آں بنات
۷۴۲ بخواب اندرم گفت دوشش آں صنم — کزیں پس مخور ہیچ اندوہ و غم
۷۴۳ ترا ہست گوسالۂ خانہ در — رہا کن مرادر ابوقتِ سحر
۷۴۴ تو ہم جمع کن بت پرستاں تمام — بہر سو کہ او می رود می خرام
۷۴۵ بہر جا کہ گوسالہ بوید زمیں — صنم زیرِ آں خاک عزلت گزیں
۷۴۶ چو ہمسایہ ایں قصہ را گوش کرد — عتابِ خصومت فراموش کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۴۷ بگفتا که بشتاب ای خوش چهر — نه سر در پی کار تعجیل تر

۷۴۸ پس آنگاه آن هر دو ناپاک کیش — برفتند سوی بزرگانِ خویش

۷۴۹ بگفتند این قصه در انجمن — بیکجا شده هر کجا برهمن

۷۵۰ کشادند گوساله چون شد دوان — پیش برگرفتند آن گمرهان

۷۵۱ همی رفت گوساله در حال گاه — گروهی بدنباله گم کرده راه

۷۵۲ چو گوساله با بت پرستان رسید — بجائے که هر روز جو می چرید

۷۵۳ زمین را ببوئید از بهر جو — دویدند آن زمرهٔ یاوه رو

۷۵۴ همانجا زمین یک دو گز کافتند — یکی سنگ زان کافتن یافتند

۷۵۵ کشیدند آن سنگ را از مغاک — سه بار از گلابش بشستند پاک

۷۵۶ پس آنگه ازان دشت گشتند باز — بکردند هر سو یکی بزم ساز

۷۵۷ ببستند آذین بهر چار سوی — بر آمد نوائے طرب کو بکوی

۷۵۸ چو شد شهر آراسته سر بسر — بدیبا گرفتند دیوار و در

۷۵۹ بهر خانه شد شور در گوجرات — منات اندران روز شد سومنات

۷۶۰ شنیدم چو محمودِ فرخنده رائی — بهندوستان شد عزیمت گرای

۷۶۱ بدست آمد او را بتِ سومنات — ازان پاره سوخت در گوجرات

۷۶۲ دگر بر دو در غزنیں آن بت تمام — وزان پس بگفت آن شهِ نیکنام

۷۶۳ که آن معبدِ کفر را بشکنند — همان سنگ را چار قسمت کنند

۷۶۴ پس آنگه یکی را برند از چهار — فرو پیش درگاهِ آن شهریار

۷۶۵ دوم را برند آن گروهِ سعود — به پیشِ درِ مسجدِ جمعه زدود

۷۶۶ سیوم پاره را در مدینه برند — بخاکِ درِ روضه اش بسپرند

۷۶۷ چهارم بر ایوانِ دار الحرم — سپارند در خاکِ تیره حرم

۷۶۸ شنیدم بنزدیکِ آن روزگار — ز دار الخلافه پیِ شهریار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۶۹ بیاند یکے خلعتِ خسرواں — دلِ شہ ازاں فردہ شد باتواں
۷۷۰ کزاں پیشتر ایں مدد بر شہے — زدار الخلافہ بنود ست گہے
۷۷۱ ہم آخر شنیدم چو شاہِ جہاں — مدد یافت از فرِ عباسیاں
۷۷۲ سپہ راند و ملکِ خراساں گرفت — بہ نیروئے اقبال گیہاں گرفت
۷۷۳ ہزاراں دو در لشکرش گشت پیل — بچشمِ حسد جاہش افگند نیل
۷۷۴ غلامانِ جنگی و خنجر گزار — بر دو جمع آمد ہزارے چہار
۷۷۵ ز کشتی بجیحوں پلے سخت بست — بسے فوجِ ایران و توران شکست
۷۷۶ عجم را بہ نیروئے دیں ضبط کرد — مظفر نشد کس بر و در نبرد
۷۷۷ خراسان و خوارزم و ہندوستاں — شد از عدلِ او تازہ چوں بوستاں
۷۷۸ جہاں جملہ بگرفت آں شیر مرد — ہم آخر زیں کوچگہ کوچ کرد

در خواستنِ پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ محمود سبکتگین را و دریافتنِ وی

۷۷۹ F.۳۶ شنیدم کہ چوں خاتمِ انبیاء — بنیروئے اکرام و عونِ خدا
۷۸۰ زگیتی برانداخت عزیٰ و لات — نماندہ بتے در جہاں جز منات
۷۸۱ نشستے باجہاں آفریں در نہفت — مناجات بسیار کرد و بگفت
۷۸۲ کہ جملہ بتاں را بنیروئے دیں — برانداختم از بساطِ زمیں
۷۸۳ نماند از بتاں در جہاں جز منات — کہ شد معبدِ کشورِ گوجرات
۷۸۴ دلم ہر قلعش مشوش بماند — کہ یک معبدِ اہلِ آتش بماند
۷۸۵ چو آں ذکر در فکرِ احمد گذشت — ہماں لحظہ وحیش نمودار گشت

لوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۸۶ در آمد شتابندہ روح الامین — کہ بد پیک درگاہ روح آفریں
۷۸۷ بفرمانِ حق گفت بر مصطفا — ز بعدِ سلام و درودِ خدا
۷۸۸ کہ بعد از تو شاہے ز اہلِ کرام — ہم از امتانِ تو محمود نام
۷۸۹ پدید آید اے زبدۂ کائنات — ہمو بشکند خانۂ سومنات
۷۹۰ چو ایں وحی را جبرئیلِ امیں — رسانید بر احمدِ پاک دیں
۷۹۱ شنیدم کہ احمد مناجات کرد — کہ یارب مرا روئے آں شیر مرد
۷۹۲ ہم امروز از قدرتِ خود نمای — روانم ز نورِ رخش بر فزای
۷۹۳ شنیدم ہماں لحظہ محمود را — نمودند مر سرورِ انبیا
۷۹۴ دعا کرد پیغمبر اورا چو دید — کہ یارب جہاں زا بدو دہ کلید
۷۹۵ ہم آخر پس از سہ صد اند سال — شنیدم کہ محمود میموں خصال

۷۹۶ جہانگیر شد تاخت در گوجرات
برانداخت آن معبدِ گوجرات

قصۂ عشقِ سلطان محمود با ایاز و سوالِ اہلِ حسد از سلطان محمود و جواب گفتن

۷۹۷ ہر آں سر کہ بود سراں سازِ عشق — جو سے ہم نیرزد بہ بازارِ عشق

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۷۹۸ بسے خواجہ از عشق گردد غلام / وازیں دانہ صیاد افتد بدام
۷۹۹ دریں رہ یکے شد فقیر و امیر / سنخش ہر کہ آمد دریں دام اسیر
۸۰۰ دریں ملک پوشند شاہاں پلاس / دریں بزم صوفی کشد دُردِ طاس
۸۰۱ ملایک ازیں رشتہ در چہ فتاد / بشر را دریں مرحلہ رو فتاد
۸۰۲ نباشد بشر ہر کہ زیں رہ برونست / نباشد ملک ہر کہ زیں چہ برونست
۸۰۳ کسے کو دریں راہ ننہاد سر / برونست از کاروانِ بشر
۸۰۴ دریں کارواں بیں کہ ہر صبح و شام / کشد خواجہ چوں ناقہ بارِ غلام
۸۰۵ شنیدم ز افسانہ گویانِ راز / کہ محمود عاشق چو شد بر ایاز
۸۰۶ بدل گشت شاہیش بر بندگی / بصبرش در آمد پراگندگی
۸۰۷ بملکش شدہ دیگرے پادشاہ / غلامے بشہ گشتہ فرمانروا
۸۰۸ شہنشہ چو از زمرۂ صحو بود / دراں بزم ہشیاری می نمود
۸۰۹ مجاز آگہے بود گردن فراز / حقیقت کمر بستہ پیشِ ایاز
۸۱۰ بظاہر شب و روز در کارِ ملک / برونق ازو گشتہ بازارِ ملک
۸۱۱ بباطن ہمی بود در بزمِ راز / ہمیشہ حریفِ خجستہ ایاز
۸۱۲ نہاں جز دمِ عشق کارش نبود / جز ایں کار در روزگارش نبود
۸۱۳ بریں گونہ چوں چند گاہے گذشت / ز حالاتِ شہ عشق اظہار گشت
۸۱۴ زمانہ بر آنساں کہ آئینِ اوست / حسد کرد پیدا میانِ دو دوست
۸۱۵ شدہ حاسداں ہر طرف در حسد / دریں رہ ملک را ملامت رسد
۸۱۶ یکے بردہ عشقش بروں از مجاز / دگر گفت جادو بیختہ است ایاز
۸۱۷ ہم آخر گروہے ازاں بیدلاں / ملامت کنِ زمرۂ مقبلاں
۸۱۸ یکے روز رفتند در پیشِ شاہ / بگفتند کاے شاہِ گیتی پناہ
۸۱۹ تو ہم بیشک از زمرۂ اولیا / مسلم ترا گشت ملکِ ولا
۸۲۰ اگر زینہارے دہد شہریار / یکے شبہ بر شہ کنیم آشکار
۸۲۱ چو بشنید آں شاہِ فیروز جنگ / بگفتا نشاید دریں در درنگ
۸۲۲ وزاں پس بگفتند آں بیدلاں / کہ اے مفخرِ زمرۂ عاقلاں

۸۲۳ به بیگانه چون نیکی عدل و داد ترا این غلط راست گو چون فتاد
۸۲۴ که داری چنان مرحمت بر ایاز که کم پرسی از حالِ اصحابِ راز
۸۲۵ خصوصاً که در حقِ شهزادگان که هستند ثابت چو آزادگان
۸۲۶ نه بینم عشرے ز مهر ایاز ترا در دل اے شاهِ گردن فراز
۸۲۷ چو این نکته در ذهنِ ما جا بداد ضرورت ازین ذهن بیرون فتاد
۸۲۸ چو بشنید شه این سخن زان گروه دلش زین سوالِ خطا شد ستوه
۸۲۹ پس آنگه بدل گفت از کنج راز که در راز خوشتر حدیثِ ایاز
۸۳۰ همان به برین شبهٔ ناصواب کنایت مرین قوم گویم جواب
۸۳۱ وزان پس بفرمود شاهِ جهان که فردا بگویم جوابِ شما
۸۳۲ دگر روز کز طاقِ فیروزه رنگ زر افشانده شاهِ فلک بے درنگ
۸۳۳ ز دار الخلافه شه نامدار چو خورشید با کوکبه شد سوار
۸۳۴ شکار افگنان یک دو فرسنگ رفت بهر جا که صید از دلش سنگ رفت
۸۳۵ شنیدم دمے در کریوه ستاد به پیشش یکے کاروانے فتاد
۸۳۶ بفرمود تا ابرهیمِ گزین که بد پور خرو شهِ راستین
۸۳۷ براند سوئے کاروان رخش راست بپرسد که این کاروان از کجاست
۸۳۸ بفرمانِ شه ابراهیم دلیر برفت و نگه و اندران کار دیر
۸۳۹ بپرسید پس از یکے کاردان که این کاروان از کجا شد روان
۸۴۰ بگفتش همان ساروان بے درنگ که این کاروان آمد از ملکِ ننگ
۸۴۱ وزان پس سبک بازگشت ابرهیم عنان داد بر سمتِ شاهِ کریم
۸۴۲ خبر داد شه را ازان کاروان بگفت انچه بشنید از ساروان
۸۴۳ دگر باره گفتش شه نامجوئے که در کاروان بار دیگر بپوئے
۸۴۴ بکن باز پرسی که این کاروان کجا می رود با هجومے گران
۸۴۵ شنیدم دگر باره هم ابرهیم کمر بسته بر حکمِ شاهِ کریم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۸۴۶ زیک کاروانے بپرسید باز — که زیں کارواں شد کجا عزم ساز
۸۴۷ کجا می رود زیں دیارِ گزیں — سفر دارد اندر کدامیں زمیں
۸۴۸ پس آں کاروانے بپورِ خدیو — بگفتا که داریم عزمِ ہریو
۸۴۹ دگر باره شہزاده بر شہ دوید — بگفت انچه از کاروانے شنید
۸۵۰ بگفتش سیوم بار شاهِ جہاں — که بر پرس چه رخصت درین کارواں
۸۵۱ سیوم بار شہزاده راستیں — بفرمانِ صف دارِ روئے زمیں
۸۵۲ E سوئے کارواں رفت آمد شتاب — بشاهِ جہاں گفت یکسر جواب
۸۵۳ ببارِ چہارم شہ راستیں — نظر کرده سوئے ایازِ گزیں
۸۵۴ ایازِ گزیں ہم ازاں یک نظر — شد آگه ز حکمِ شہِ نامور
۸۵۵ وزاں پس سوئے کارواں شد رواں — بپرسید از صاحبِ کارواں
۸۵۶ ز خلق و ز رخت و ز نفع و ز ضر — چو آگاه شد از ہمه خیر و شر
۸۵۷ خبر داد بر شاهِ عالم رواں — ز آغاز و انجامِ آں کارواں
۸۵۸ چو بشنید از و خسروِ نیکنام — رخ آورده سوئے ہماں قوم خام
۸۵۹ که کردند از شہ سوالِ سقیم — بدیشاں بفرمود شاهِ کریم
۸۶۰ که معلوم شد حالِ شہزادگاں — ز پرسیدنِ قصهٔ کارواں
۸۶۱ یقیں شد که نزدیکِ اہلِ یقیں — سزائے کرم ہست ایازِ گزیں
۸۶۲ شنیدم ازاں زمرهٔ ناصواب — بریں گونه فرمود خسرو جواب

مستجاب شدن دعائے سلطان محمود غزنوی انار الله برهانه
وقتِ باز گشتن از ہندوستان بغزنیں

۸۶۳ شنیدم چو محمودِ کشور کشای — بغزنیں شد از ہند رحلت گرای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۶۴ یکے گمرہے ہم ز اقصائے ہند — بہ پیش آمدش در نواحیِ سند

۸۶۵ بگفتا کہ من رہبرِ ماہرم — دریں کار الحق عجب ساحرم

۸۶۶ مرا گر شہنشاہ فرماں دہد — بفرقم کلاہِ دلالت نہد

۸۶۷ بغزنیں سپہ را براہے برم — کہ راہے دو ماہہ بماہے برم

۸۶۸ چو خسرو ازاں ہندوی زرق ساز — رہے دید بر قطعِ راہِ دراز

۸۶۹ شنیدم ہماں مردِ گمراہ را — کہ چوں غول بر داو زرہ شاہ را

۸۷۰ بفرمود آں خسروِ نامور — کہ افواجِ شہ را بود راہبر

۸۷۱ غرض چوں سپہ چند منزل گذشت — بیفتاد لشکر بیک تیرہ دشت

۸۷۲ ہمہ وحشت انگیز مردم شکار — گیاہی نہ رستہ دروجز کہ خار

۸۷۳ جہاں در جہاں غار در غار بود — کراں تا کراں دشت و کہسار بود

۸۷۴ سرابے کہ پایانِ او کس ندید — نہ در وے گہے ہیچ مردم رسید

۸۷۵ دراں دشت جانِ آوری بود کم — بجز غول و با اژدہائے دژم

۸۷۶ ز طوفانِ نوح اندراں تیرہ دشت — زمیں کمتر از آب نمناک گشت

۸۷۷ شنیدم ز بے آبی و بے رہی — سپہ گشت نومید از روبہی

۸۷۸ ہماں رہبرِ گمرہ و عشوہ گر — بیاید بہ پیشِ شہِ نامور

۸۷۹ بگفتا کز ایں جا قریب است آب — بفرما کہ لشکر براند شتاب

۸۸۰ بدیں عشوہ یک روز یک شب تمام — ہمی برد آں غول ہاموں خرام

۸۸۱ دگر روز لشکر بجائے رسید — کہ ہر سوئے جز کربلائے ندید

۸۸۲ نہ آبے پدید آمد آنجا نہ راہ — شد از تشنگی خستہ جملہ سپاہ

۸۸۳ وزاں پس شنیدم کہ فرمانروا — طلب کرد آں غولِ گمراہ را

۸۸۴ بپرسید از آں غول عشوہ گرای — کہ در دل چہ بودت ازیں عشوہ ہائے

۸۸۵ کہ ما را چنیں یاوہ انداختی — بتاراجِ ما حیلہ ساختی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۸۸۶ چو بشنید ہندو ز شاہ ایں سخن — بگفتا کہ ای شاہ فرخندہ فن
۸۸۷ یقیں آنکہ بر انتقام منات — کمر بستم از کشور گوجرات
۸۸۸ E۳۹ ہمی خواستم تا شہنشاہ را — زایدر فرستم بدار البقا
۸۸۹ بسے حیلہ کردم کہ در عین راہ — بغفلت زنم تیغ بر فرق شاہ
۸۹۰ چو دیدم کہ من با توائے نامور — بزور خصومت نیابم ظفر
۸۹۱ بدیں حیلہ کردم سپاہت ہلاک — ز بے آبی شاں سپردم بخاک
۸۹۲ چو بر نیت خود شدم کامگار — کنوں خواہیم کش تو خواہی گذار
۸۹۳ چو زاں رہبر گمرہ و غول خوی — شنید ایں حکایت شہ نامجوی
۸۹۴ بفرمود تا خون او ریختند — بشاخ مغیلانش آویختند
۸۹۵ پس آنگہ بفرمود شاہ جہاں — بکشور کشایان و کار آگہاں
۸۹۶ کہ امروز خیمہ ہمی جا زنیم — ہمہ بر در حق نیایش کنیم
۸۹۷ مگر راہ آبے بگردد عیاں — کہ لشکر ز بے آبی آمد بجاں
۸۹۸ چو با سرکشاں شاہ ایں قصہ راند — دراں روز لشکر ہمانجا بماند
۸۹۹ چو آں روز ناخوش تمامی گذشت — ہماں دشت چوں دشت ظلمات گشت
۹۰۰ جہاں گشت تاریک چوں پر زاغ — دراں تیرگی گم شد آں دشت و راغ
۹۰۱ شہنشاہ اندر دل شب نجات — رہ و آب از حضرت حق بخواست
۹۰۲ دراں شب بر ایوان پروردگار — نیایش چناں کرد آں شہریار
۹۰۳ کہ از سمت کعبہ دراں تیرہ دشت — یکے روشنائی پدیدار گشت
۹۰۴ ازاں روشنی ماند شہ در شگفت — پس از لطف ہادی قیاسی گرفت
۹۰۵ ہماندم سران سپہ را بخواند — سپہ سمت آں روشنائی براند
۹۰۶ سپہ چوں ازانجا بمیلے گذشت — یکے رود بارے پدیدار گشت
۹۰۷ سپہ سوئے آں رود آہنگ کرد — وزاں رود خلق آب سیراب خورد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۰۸ چو آسوده شد خلقِ تشنه جگر — سپه راند زاں مرحلہ پیشتر
۹۰۹ ازاں رود چوں یک دو میلے گذشت — یکے شاہرہے پدیدار گشت

[۱]

۹۱۰ دراں راه آں شاهِ اختر سعید — همی راند تا سر بغزنیں کشید
۹۱۱ بلے ہر کہ بندد دلے بر خدا — رہا راست یابد بهر دو سرا

حکایت از مناقب و محامد محمودی

۹۱۲ شنیدم که محمودِ پرہیزگار — شبے[۲] بود بر تخت گوہر نگار
۹۱۳ دراں شب مرا او را نمی برد خواب — مگر خاطرش بود در اضطراب
۹۱۴ بدل گفت تا آمدم یاد خویش — دلِ من بدیں گونہ کم بود ریش
۹۱۵ مگر گشت آزرده از من دلے — بجستم مگر خاطرِ مقبلے
۹۱۶ که خوابم نیاید دو پاسے گذشت — به چشمم جہاں جملہ تاریک گشت
۹۱۷ پس از فکرِ بسیار فرمود شاه — به پیش درِ خویش کردن نگاه
۹۱۸ که کس گرد بر گردِ ایوانِ من — بود داد خواہے چه مرد و زن
۹۱۹ به پیشم بیارید او را شتاب — که دادش دهم هم برائے ثواب
۹۲۰ بفرماں دویدند خاصانِ شاه — ندیدند کس گردِ ایوانِ شاه
۹۲۱ دگر باره خسرو بتاکیدِ شاں — فرستاد پیرامنِ آستان
۹۲۲ بداں تا بجویند بارِ دگر — مگر خستۂ آید اندر نظر
۹۲۳ شنیدم فرستادگانِ خدیو — که بودند محرم براں شاهِ نیو
۹۲۴ F.۴۰ بجستند اطرافِ درگہ تمام — ندیدند آنجا کس از خاص و عام
۹۲۵ هم آخر بیک مسجدے در سجود — که نزدیکِ درگاهِ آں شاه بود
۹۲۶ بدیدند نالاں یکے کنده پیر — همی گفت در سجده با[۳] زار و زیر
۹۲۷ که یارب ز محمود دادم ستاں — خراشے ز دردم بجانش رساں

---

[۱] اصل نسخہ میں اس جگہہ شعر ۹۰۷ مکرر لکھہ دیا ہے جو نہ ہونا چاہیئے

۹۲۸ چو دیدند خاصانِ شه زال را — بگفتند می خواندت پادشا
۹۲۹ بصد حیله بردند او را به شاه — سوئے زال چوں کرد خسرو نگاه
۹۳۰ مگر کوزۂ آب بر دست داشت — که در کارِ آں زال خاطر گماشت
۹۳۱ بگفتش که برگوی اے کنده پیر — که از دستِ کیست ایں خروش و نفیر
۹۳۲ پس آنگه بشه گفت آں پیر زن — که شاہا ہم از تست فریادِ من
۹۳۳ دو پورِ جواں داشتم در جہاں — که بد ہر یکے فخرِ کارآگہاں
۹۳۴ شنیدم که کابل اسیر آمدند — بدستِ مغاں دستگیر آمدند
۹۳۵ بعہدی چو تو خسروے دادگر — زمن رفته یکباره ہر دو پسر
۹۳۶ گرامروز اے شاہِ فیروز فن — نکوشی خلاصِ اسیرانِ من
۹۳۷ بفردا زنم چنگ در دامنت — کشم جوئے از دیده پیراہنت
۹۳۸ که در عہدِ تو ہر دو پورِ جواں — بزندانِ کابل سپردند جاں
۹۳۹ چو بشنید شه قصۂ پیر زن — بدل گفت صد وائے بر ملکِ من
۹۴۰ که در عہدِ من ایں چنیں بیوۂ — بجز غم ندارد دگر شیوۂ
۹۴۱ بصد زور و روزاری بگردد ہلاک — ز سوزِ دلش آتش افتد بخاک
۹۴۲ چو فردا زند چنگ در دامنم — چگونه من ایں زال را خوش کنم
۹۴۳ چو ایں قصه شه گفت با خود نہاں — رسید ایں چنیں ام ز کارآگہاں
۹۴۴ که شه داشت بر دست یک کوزه آب — ہمی خواست تا نوشد آں از شتاب
۹۴۵ ازاں کوزه شه دست کوتاه کرد — نخورده یکے قطره زاں آبِ سرد
۹۴۶ چو زاں کوزۂ آب شه داشت دست — یکے نیتے در دلِ خود ببست
۹۴۷ که تا زال را کم رسانم بکام — زلالِ خنک باد بر من حرام
۹۴۸ بگفت آنگه آں شاہِ روشن ضمیر — که در کلبۂ خود درو کندۂ پیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۴۹ شنیدم چو خور سر ز غرفه کشید — تبیره برآورد لشکر کشید
۹۵۰ بکار رهان پیرزن دل نهاد — زغزنین بکابل روان شد چو باد
۹۵۱ شنیدم که رفت و پس از شش مهی — پی فتح در کرد پیدا رهی
۹۵۲ چو شد فتح آن حصن کابل به تیغ — همی ریخت خون مغان بیدریغ
۹۵۳ بفرمود پس خسرو نیکنام — که دست آورید اهل زندان تمام
۹۵۴ بسی بندی از اهل غزنین و غور — که بردند اصحاب کابل بزور
۹۵۵ بفرمان آن خسرو شاد کیش — کشیدند زنجیر زنجیر پیش
۹۵۶ شه از هر یکی قصه می شنید — چو نوبت بابنای بیوه رسید
۹۵۷ بتقریر شان شاه شان را شناخت — بصد خورمی هر یکی را نواخت
۹۵۸ بگفتا که خلعت بدیشان دهند — کلاه شرف بر سر شان نهند
۹۵۹ دگر بندیان را هم آن دیو بند — شنیدم بریدن بفرمود بند
۹۶۰ وز ان پس بهر یک طفیل دو مرد — زر و جامه فرمود آزاد کرد
۹۶۱ دگر روز هم بامدادان پگاه — زکابل بغزنین سپه راند شاه
۹۶۲ E ۴۱ بغزنین درآمد چو فرمانروا — همه شهر از دیافت برگ و نوا
۹۶۳ شنیدم که با کوکبه شهریار — ز راه کرم اندر آن روزگار
۹۶۴ سوی خانهٔ پیرزن رخش راند — چو پیشش درآمد مر او را بخواند
۹۶۵ دو پور جوانرا بدستش سپرد — پس آنگاه دستی بپایش ببرد
۹۶۶ بگفتا که ای مادر مهربان — چو آسودی از روی هر دو جوان
۹۶۷ بدست خودم ده یکی آب سرد — که خون مرا تشنگی آب کرد
۹۶۸ بتشنش نه نخوردم مگر آب گرم — مرا کرد تفته جگر آب گرم
۹۶۹ زر دیت مرا کرد حق سرخ روی — رهائی زغم یافتم مو بموی
۹۷۰ چو آن زال روی جوانان بدید — بصد شوق اندر بر شان کشید
۹۷۱ دعائی همی گفت بر شهریار — گرفته دو پور جوان در کنار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۹۷۲ چو شه را بسے مدح و تعظیم کرد ‏— یکے کوزہ دادش پر از آب برد

۹۷۳ چو شه خورد آب از کفِ پیر زن ‏— سوئے قصرِ خود راندہ با انجمن

۹۷۴ وزاں پس شنیدم شہِ پاک دیں ‏— بریدے بفرمود بر در تعین

۹۷۵ بداں تا بود بر درش مستقیم ‏— نخسپید ز ایوانِ شاہِ کریم

۹۷۶ رسد گر بر ایوانِ شہ داد خواہ ‏— رساند خبر زود بر سمعِ شاہ

۹۷۷ شد آں روز ایں رسم ہر یوم و یر ‏— کہ باشد شہاں را بریدے بدر

۹۷۸ نبود ست ازاں پیش رسمِ برید ‏— شد ایں رسم زاں شاہِ عادل پدید

۹۷۹ نہ امروز آں شاہ بینم نہ زاں ‏— وزیں قصہ شد سہ صد و اند سال

۹۸۰ ہمیں قصہ ماندست در روزگار ‏— کہ فردا بود ممدِ شہریار

۹۸۱ تو ہم گر بامروز کارے کنی ‏— بفردا چو محمود گوئے زنی

سہ چیز آرزو بردن سلطان محمود

طاب مرقدہ و دریافتن آں ہر سہ چیز را

۹۸۲ شنیدم ز پیرانِ افسانہ گوی ‏— کہ محمود آں خسروِ نامجوی

۹۸۳ بسے خواست از حضرت کردگار ‏— کہ گردد بروایں سہ چیز آشکار

۹۸۴ یکے آنکہ داند شہ پاک دیں ‏— کہ پورِ تگیں ہست او یا یقیں

۹۸۵ دوم آنکہ آں فخرِ جملہ شہاں ‏— بدوزخ رود یا بہشت از جہاں

۹۸۶ سیوم آنکہ بیند نبیؐ را بخواب ‏— چو دو سال آں خسروِ کامیاب

۹۸۷ دریں جست و جو ماند بیسل و نہار ‏— کہ گردد بروایں سہ چیز آشکار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۹۸۸ ہم آخر چودہ سال یکسر گذشت — زیادت بران دہ و دو دیگر گذشت
۹۸۹ شنیدم یکے روز ہنگامِ شام — نشستہ بدآں خسروِ نیکنام
۹۹۰ مگر شمعِ زریں دریں بارگاہ — دمے بیگہ آورد فراشِ شاہ
۹۹۱ ازو باز پرسید شاہِ جہاں — کہ بیگہ چرا آمدی اے فلاں
۹۹۲ چو بشنید فراش بعد از دعای — بگفتا کہ اے شاہِ کشور کشای
۹۹۳ ہمی آمدم بر درِ شہر یار — ہمیں شمع افروختہ آشکار
۹۹۴ رسیدم چو نزدیکِ ایوانِ شاہ — فقیہے مرا گفت اثناءِ راہ
۹۹۵ کہ اے شمع افروزِ شاہِ کریم — بحقِ خداوندِ عرشِ عظیم
۹۹۶ دمے پیشِ من دار ایں شمعِ زر — کہ در سبق امروز دارم نظر
۹۹۷ چو حل گردد ایں مشکلِ سبقِ من — بر شمع بر شاہِ فرخندہ فن
۹۹۸ F.42 مرا چونکہ آں عالمِ محترم — بنامِ خداداد یکسر قسم
۹۹۹ نگشتم من از حکمِ آں پاک دیں — بگفتم بیا آنچہ داری ببیں
۱۰۰۰ مرا زیں سبب اے جہاندار داد — بیاوردنِ شمع بیگہ فتاد
۱۰۰۱ چو آں قصہ آں شاہِ گیتی نورد — ز تقریرِ فراشش در گوش کرد
۱۰۰۲ ہماں دم بگفتش کہ ایں شمعِ زر — بہ پیشِ ہماں عالمِ دیں ببر
۱۰۰۳ بگویش کہ اے مردِ روشن ضمیر — ببخشیدت ایں شمعِ زریں امیر
۱۰۰۴ ستاں آنچہ خواہی کنی شمع را — کہ دادت بانعام فرماں روا
۱۰۰۵ ترا نیز آزاد کردم کنوں — چو در راہِ حق گشتیم رہنموں
۱۰۰۶ شنیدم چو آں شاہِ روئے زمیں — براہِ خدا کرد بذلے چنیں
۱۰۰۷ بدید آں سرافرازِ مالک رقاب — ہماں شب رسولِ امیں را بخواب
۱۰۰۸ بخواب اندرش دید چوں مصطفےٰ — بگفتا کہ اے شاہِ فرماں روا
۱۰۰۹ توئی ہست پور تگیں بیشکے — سزاوارِ فردوس گشتور یکے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۱۰ بشبر عم شروعے چناں کردہ   کہ دنیا و دیں دست آوردہ
۱۰۱۱ مخور غم کزیں پس خدا یار تست   قضا و قدر ممدِ کار تست
۱۰۱۲ بلے ہر کہ افروخت شمعِ سخا   شود روشنش از رموزِ قضا
۱۰۱۳ خداییش بجود آشنائی دہاد   وزو دہر را روشنائی دہاد

تشنہ رسیدن سلطان محمود در باغے و شربتِ انار خوردن از دستِ پیر زنے

۱۰۱۴ شنیدم یکے روز آں شہریار   بصحرا فرس راند عزمِ شکار
۱۰۱۵ شکار افگناں چند فرسخ گذشت   تہی کرد از دارو در کوہ و دشت
۱۰۱۶ یکے آہوئے خاست از پیشِ شاہ   جدا گشت خسرو ز خیل و سپاہ
۱۰۱۷ بدنبالِ آہو چو شیرانِ نر   فرس گرم راند آں شہِ نامور
۱۰۱۸ بسے راند بر قصدِ آہو شتاب   ہم آخر براں صید شد دست یاب
۱۰۱۹ شنیدم چو نزدیکِ آہو رسید   ز ترکش یکے لدمہ بر کشید
۱۰۲۰ چناں بر سرش زد کہ از سر گذشت   ز پیکاں دوتا بر زمیں دوز گشت
۱۰۲۱ ز مرکب فرود آمد آں شیر مرد   بنامِ خدا صید را ذبح کرد
۱۰۲۲ وزاں پس ازاں جایگہ گشت باز   سوئے لشکرِ خویش شد رخش تاز
۱۰۲۳ شتاب آنچناں راند آں شاہزاد   کہ از سمتِ لشکر پریشاں فتاد
۱۰۲۴ شنیدم کہ مرکب چناں راندہ بود   کہ ہم شاہ ہم مرکبش ماندہ بود
۱۰۲۵ رخِ شہر بگرفت آں کامیاب   ضرورت ہمی راند مرکب شتاب
۱۰۲۶ شنیدم کہ از تشنگی خونِ شاہ   ہمہ آب شد اندراں صیدگاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۰۲۷ هم آخر بیک بوستانے رسید — که یک پیرزن بر درش نشسته دید
۱۰۲۸ بگفتش که اے مادرِ مهربان — یکے قطره آبے بحلقم چکان
۱۰۲۹ مرا زود دریاب اے پیرزن — که از تشنگی آب شد خون من
۱۰۳۰ بدو گفت آن زال کای شهریار — بکن صبر یکدم کز آب انار
۱۰۳۱ یکے شربتِ خوش بیارم ترا — وزین سوختن باز دارم ترا
۱۰۳۲ بگفت این و بشتافت اندر چمن — انارے بیاورده آن پیرزن
۱۰۳۳ بیفشرد آنار را در قدح — ز شربت بر آموده یک سر قدح
۱۰۳۴ F ۴۳ دعا گفت و بر دستِ خسرو سپرد — شهِ تشنه آنرا بیکدم بخورد
۱۰۳۵ قدح باز دادش شهِ کامیاب — بگفتا یکے دیگر آور شتاب
۱۰۳۶ قدح بستد از دستِ شه پیرزن — وزان پس شتابان شد اندر چمن
۱۰۳۷ شنیدم چو از پیشِ شه رفت زال — همی گفت خسرو نهان با خیال
۱۰۳۸ که بودے مرا کاشکی باغ چنین — که نارش دهد شربتِ انگبین
۱۰۳۹ غرض چونکه بارِ دگر از چمن — انارے بیاورده آن پیرزن
۱۰۴۰ بیفشرد و شربت بساغر فشاند — مگر نیمهٔ جام خالی بماند
۱۰۴۱ شهنشه عجب کرد زان ماجرا — بخورد آنکه آن شربتِ ناب را
۱۰۴۲ دگر باره گفتش شهِ نامور — که آور یکے شربتے خوش دگر
۱۰۴۳ دگر باره هم نیمه پر گشت جام — بحیرت چو نوشید آنرا تمام
۱۰۴۴ بدان پیرزن گفت پس مرزبان — که بودست دربانِ آن بوستان
۱۰۴۵ چه حال ست کز شربتِ نارِ تر — چو بارهٔ نخستین دو بارِ دگر
۱۰۴۶ قدح پر نگشت ای جوانمرد زن — بگو سر این ماجرا پیشِ من
۱۰۴۷ بدو پیرزن گفت کای شهریار — یقین دان که فرمان دهِ این دیار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۰۴۸ تمناگرِ باغ دهقان شد بست — ازان شربتِ نار نقصان شدست
۱۰۴۹ چو بشنید شه شد نهانی خجل — پس آن زال را گفت ای ساده دل
۱۰۵۰ که یک نارِ دیگر ز بستان بیار — بافشارد شربت بدستم سپار
۱۰۵۱ چو از پیش شه در چمن رفت زال — بنالید شه بر درِ ذوالجلال
۱۰۵۲ بصد عذر بنهاد سر بر زمین — بصد عجز گفت آن شهِ پاک دین
۱۰۵۳ که ای عالمِ غیب و دانای راز — پذیرندهٔ عذرِ اهل نیاز
۱۰۵۴ چو تائب شدم عذرِ من در پذیر — بجرمم ز خلقِ کرم وا مگیر
۱۰۵۵ مرا تا که با تن بود جان قرین — دلم تا بود با خرد همنشین
۱۰۵۶ بر اسبابِ دهقان درین بوم و بر — ندارم دگر بار هرگز نظر
۱۰۵۷ چو شه گشت تایب همان پیرزن — بیاورد یک نارِ تر از چمن
۱۰۵۸ بیفشرد برگشت ساغر تمام — چو بارِ نخستین برآمود جام
۱۰۵۹ قدح چونکه پر شد بخسرو سپرد — شهنشه بصد شکر آنرا بخورد
۱۰۶۰ شنیدم ازان پس شه نیک بخت — سوی شهر ازانجا فرس راند سخت
۱۰۶۱ بشهر آمد و زان سپس آن شیرمرد — بر اسبابِ دهقان تمنا نکرد
۱۰۶۲ ز عدلش جهان جمله گلزار گشت — ده و شهر شد هر کجا کوه و دشت
۱۰۶۳ بیادش حریفانِ بزمِ صبوح — گرفتند هر صبح جامی فتوح
۱۰۶۴ بیا یا قیا هم بیادش مرا — روان ده یکی شربتِ جانفزا
۱۰۶۵ درین تشنگی تازه ام کن ز سر — چو محمود زان شربتِ نارِ تر

حکایت آشیانهٔ کنجشک و دهلیز محمود شاهِ غزنی نور الله مرقده

۱۰۶۶ چنینم خبر داد دهقانِ پیر — که از غزنین آن شاهِ روشن ضمیر

۱۰۶۷	بقصدِ حصاری سپه رانده بود	بشش ماه پیرامنش[1] مانده بود
۱۰۶۸	ششم ماه چون فتح شد آن حصار	و ماه پی کوچ زد شهریار
۱۰۶۹	شنیدم چو برشست فرآنِ شاه	زبهرِ فرود نشستنِ بارگاه
۱۰۷۰ F.۴۴	نظر کرد بر بارگاهِ امید	درو دیده گنجشگکی خانه گیر
۱۰۷۱	دران آشیان بیضهٔ چند دید	ازان کار فراشش دست کشید
۱۰۷۲	سبکتر فرود آمد از بارگاه	رسانید این قصه در سمعِ شاه
۱۰۷۳	چو بشنید شه کرد آنجا مقام	همی بود تا پخته شد بیضه خام
۱۰۷۴	[2]چو گنجشک ازان بیضه چوزه کشید	همی بود تا بال و پر بر دمید
۱۰۷۵	چو پران شد آن چوزه پرواز کرد	از انجا پی کوچ شه ساز کرد
۱۰۷۶	سپه راند در حدِ غزنین رسید	علمهای او سر باختر کشید
۱۰۷۷	چنین آید از شاهِ روشن ضمیر	که بر زیر دستان بود دستگیر

محدث شدنِ محمود شاهِ غزنی انار الله برهانه در مسجد جامع و پیدا شدن جوی آب پیش او

۱۰۷۸	[3]شنیدم که محمود فرخنده رای	که بودست از خاصگان خدای
۱۰۷۹	بیک جمعه در مسجدِ جمعه بود	بکارِ عبادت مدد می بنمود
۱۰۸۰	[4]در آن حال ناگه شکستش وضو	فسرده شد آن خسروِ تازه روی
۱۰۸۱	بدل گفت بهرِ وضو گر ز جای	بخیزم ازین جمعِ طاعت گرای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

1082 ز مسجد[1] شتابنده بیرون روم — ز شرمندگی زار و درهم شوم
1083 بگویند[2] خلقے که محمود را — مگر گشت آهرمنے ره نما
1084 که در مسجد[3] جمعه محدث بگشت — از آئین پرهیزگاران گذشت
1085 اگر خود[4] بسازم بمسجد وضو — زمن اهلِ دانش بتابند رو
1086 وگر بے[5] وضو آیم اندر نماز — همی بیندم خالقِ بے نیاز
1087 درین کار حیران بشد شهریار — ز قدرت خداوندِ پروردگار
1088 به پیشش یکے جوئی آبے کشاد — وضو کرد در روے شهنشاهِ راد
1089 نمازے ادا کرد با مومنان — ز مسجد سوئے خانه شد بعد ازاں
1090 همی گفت شکرِ خدا بے شمار — که شد پرده پوشش دران روزگار
1091 بدادش ز جوئے کرم آبروی — همین داستاں فاش شد سو بسوی
1092 شنیدم ز گردندگانِ جهاں — که آں جو هنوز ست بمسجد رواں[6]

شرمندگیِ پنج طعن که سلطان محمود غازی انار الله برهانه را از راے زدن حسن میمندی شده بود و شکایت کردن سلطان ازاں

1093 شنیدم که محمود فرخنده کیش — یکے روز در آخرِ ملکِ خویش
1094 طلب کرد میمندیِ نیو را — که بود است دستورِ فرمانروا
1095 بگفتا که در مدتِ ملکِ من — مدارِ جهاں از تو بود اے حسن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

١٠٩٦ بود تا رواقِ مدوّر بپای — نخیزد وزیرے چو تو پخته رای
١٠٩٧ همیشه زدی پیشِ من رائے خوب — برایت گرفتم شمال و جنوب
١٠٩٨ بارشادِ اقبال و نیروے رای — خطایت کم افتاد جز پنج جای
١٠٩٩ یکے آں که اے مردِ روشن ضمیر — بدستم چو شد شاهِ کابل اسیر
١١٠٠ تو گفتی بیازار آں شاه را — فرستند و پیدا کنندش بها
١١٠١ ازاں رائے سست آمد ای رائے زن — مذمّت بر آبا و اجداد من
١١٠٢ دوم آنکه چوں شاهِ اقلیمِ غور — ز سر دور افگنده دعوائی زور
١١٠٣ برایوانم آمد اطاعت گرا — تو بر تختِ زرّیں نشاندی مرا
١١٠٤ ز تاج و دواجسم بیاراستی — وزاں پس چو مشاطه برخاستی F.45
١١٠٥ دردں خواندی آں خسروِ غور را — بکرسیِ شاهانه دادیش جا
١١٠٦ اباجامهٔ ساده آں بادشاه — چو مرداں درآمد دراں بارگاه
١١٠٧ پس از پائے بوسم بکرسی نشست — دلم در تفکّر چنیں نقش بست
١١٠٨ که گوئی صنم چوں عروسے به تخت — بکرسی هم آں شاهِ فیروز بخت
١١٠٩ سیوم آنکه چوں جامه آں پیر زن — همه نقش بسته بطغرائی من
١١١٠ بیاورد بر من دراں روزگار — تو گفتی مرا کای شهِ کامگار
١١١١ بگو پیشِ دلّال جامه نهند — یکے را بده نقد قیمت دهند
١١١٢ هم آخر چو شد آگه آں پیر زن — ز زشتیِ مضمونِ فرمانِ من
١١١٣ برنجید آں کنده پیرِ کهن — وزاں پس بجز یک نگفت ایں سخن
١١١٤ که ایں جامه را بر درِ شهریار — کشیدم بر آئین و رسمِ نثار
١١١٥ کنوں به که بر روے من وازنند — بهائے ندارم که قیمت کنند
١١١٦ بگفت ایں و از پیشِ من جامه برد — شنیدم همه درزیاں را سپرد
١١١٧ وزاں جامه موزهاے زناں — بکردند آں درزیاں در زماں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۸ همان موزه پوشیده آن پیره زن — سراسر منقّش بطغرائے من
۱۱۱۹ همه روز گشتے بیازار ها — وزان پس طلب کردمش بارها
۱۱۲۰ نیامد برایوانم آن پیر زن — اهانت بسے شد بطغرائی من
۱۱۲۱ چهارم دران روز کای مردِ کار — همی آمدم من ز دشتِ شکار
۱۱۲۲ در اثنای ره ناگهان شب فتاد — بروئے جهان راه ظلمت کشاد
۱۱۲۳ من و تو رسیدیم در گلشنے — که بد ساکنے را در و مسکنے
۱۱۲۴ بمنت گفتم امشب همیں جا کنیم — به بستانِ درویش خیمه زنیم
۱۱۲۵ تو گفتی نشاید خداوندگاه — بکنج فقیران کند خوابگاه
۱۱۲۶ ندائی تو من روئے کم تافتم — به غفلت سوئے شهر بشتافتم
۱۱۲۷ چو شد روز آن مردِ روشن ضمیر — که بوداست دران گلشن آرامگیر
۱۱۲۸ برایوانم آمد بهنگام بار — سلام و دعایم بگفت آشکار
۱۱۲۹ وزان پس زبان در شکایت کشاد — بگفتا که اے شاهِ فرّخ نژاد
۱۱۳۰ اگر دوشش در کلبۂ این فقیر — همی گشتے از لطف آرام گیر
۱۱۳۱ چه کم گشتے از عقل و هشیاریت — چو نقصان شدی از جهانداریت
۱۱۳۲ بگفت این و بنهاد در ره قدم — بماندم من آزرده شرمنده هم
۱۱۳۳ بسے جستمش تا مروت کنم — به پیشش ترا بس مذمت کنم
۱۱۳۴ بهیچ سبیل آن جهاں دیده مرد — باقبالِ من التفاتے نکرد
۱۱۳۵ دگر پنجم آنست ای هوشمند — چو شهنامه فردوسی نقشبند
۱۱۳۶ بیاورد و از من طلب کرد رے — تو دادن ندادی مرا رے بوے
۱۱۳۷ زدی رائے ناخوش دران روزگار — که زر بایدش داد یک پیل بار
۱۱۳۸ ز رایت مرا چوں فتاد این خطا — دلِ شاعر آزرده شد زاں عطا
۱۱۳۹ فقاعی ترشش زاں عطایم خرید — عطائے مرا در اهانت کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۴۰ جہاں تا کہ باقی ست در ہر دیار — ازاں رائی ناخوش منم شہریار
۱۱۴۱ حسن چوں ز محمود کشور کشا — سراسر نیوشید ایں قصہ را
۱۱۴۲ع۲۴ دعا و ثنا گفت مر شہریار — وزاں پس بگفت ای خداوندگار
۱۱۴۳ بر انسانست نسیان مرکب مدام — گہے پختہ را ہم فتد رای خام
۱۱۴۴ نیفتد ہمہ عمر کس را صواب — نہ ہموارہ ریزد ہوا دُرِّ ناب
۱۱۴۵ بدیں معصیت بندہ ماخوذ نیست — کہ رایم فزون و خطا اندکے ست
۱۱۴۶ نخواہد خردمند در ہیچ کار — کند غفلتے در ہمہ روزگار
۱۱۴۷ چو ضد رش رود لیک حکم خدای — فسردہ شود مردم پختہ رای
۱۱۴۸ چو بشنید ایں قصہ شہ از حسن — پذیرفت عذرش دراں انجمن
۱۱۴۹ بگفتش پس آنگاہ فرمانروا — کت افزوں صواب ست و اندک خطا
۱۱۵۰ طفیلِ صوابت خطایت تمام — بخشیدم ای صاحب نیکنام
۱۱۵۱ دراں روز دستور و فرمانروا — شنیدم بگردند با ہم صفا
۱۱۵۲ ہم آخر کشیدند سر در نقاب — ببردند با خود خطا و صواب
۱۱۵۳ خدا ہر دو را رستگاری دہاد — کہ بودند ہموارہ در عدل و داد

وفات یافتن محمود سبکتگین و جلوسِ پسر او محمد محمود و ذکر اولادِ محمود نور اللہ مرقدہم بر سبیلِ ایجاز

۱۱۵۴ شنیدم چو محمود فیروز فر — جہاں دیدہ در ضبطِ خود سر بسر
۱۱۵۵ بشکر خداوندِ پروردگار — ہمی بود مشغول لیل و نہار
۱۱۵۶ ز تاریخ چوں چار صد سال گشت — زیادت براں بیست و یک برگذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

1157 شده سی و شش سال ز عهدِ شاه — که خالی شد از ذاتِ او تختگاه
1158 سفر کرد ازیں خاکدانِ فنا — کمر بسته در عزمِ ملکِ بقا
1159 بلے ہر کہ شد در جہاں آشکار — ہمیں است راہش سر انجام کار
1160 ولے ہر کہ از فرِّ بختِ بلند — دریں مزرعہ تخم نیکی فگند
1161 خورد بر ز گلزارِ فرخندگی — بود مرگِ او خوشتر از زندگی
1162 سفر چوں کند زیں کہن خاکداں — ز زنداں زند خیمہ در بوستاں
1163 تن خاکش از پاک گردد تمام — روانِ عزیزش بہر صبح و شام
1164 بمرغانِ جنت بود ہم نفس — چو مرغِ چمن کو بجست از قفس
1165 بود ساقیش حور و صہبا طہور — حریفش ملک در سرائے سرور
1166 چو مستے کہ یاد آرد از دوستاں — بہر دم بگوید دراں بوستاں
1167 بیا ساقیا از صراحیِ راز — مرا دہ یکے ساغری جاں نواز
1168 کہ افتم ز مستی بروں زیں چمن — بگلزارِ دیگر بگیرم وطن
1169 چو محمود ازیں ملک شد در سفر — دریں کارواں ماند از و شش پسر
1170 ازاں شش یکے بود عبدالرشید — کہ شہزادۂ بود اختر سعید
1171 دوم ابرہیم و سیوم اسمعیل — کہ بودند در راہِ دانش دلیل
1172 چہارم ہماں نصر محمود بود — دگر پنجم آں شاہ مسعود بود
1173 ششم بود سلطاں محمد کہ بخت — ز بعدِ پدر شاند او را بہ تخت

جلوس سلطان محمد ابنِ محمود سبکتگین و اولاد او طاب ثراہم و جعل الجنۃ مثواہم

1174 شنیدم چو محمود رفت از جہاں — بیک جا شدہ جملہ کار آگہاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۷۵ F.۴۷ چو مسعود بود است اندر عراق — چنیں داد شاں روئی در اتفاق
۱۱۷۶ کہ باشد محمدؐ بجائے پدر — دگر روز سر لشکراں سر بسر
۱۱۷۷ بہ ہنگامِ بانگِ دہل خاستند — یکے تختِ فیروزہ آراستند
۱۱۷۸ براں تخت شاندند شہزادہ را — بہ پیشش شدہ جملہ خدمت گرا
۱۱۷۹ محمدؐ چو بر تختِ محمود رفت — خبر زیں حکایت بہ مسعود رفت
۱۱۸۰ شنیدم سپاہی کشید از عراق — کہ گم گشت در گرد اوئہ رواق
۱۱۸۱ خروشاں در اقصائی غزنیں رسید — چو آں قصہ را اہلِ غزنیں شنید
۱۱۸۲ سرانِ سپہ انجمن ساختند — نہانی یکے کار پرداختند
۱۱۸۳ شنیدم کہ گفتند باہمدگر — کہ مسعود در ملک شائستہ تر
۱۱۸۴ اگرچہ محمد ز محمود زاد — نہ بینیم در روی رہِ عدل و داد[۱]
۱۱۸۵ ہماں بہ کزیں ملک دورش کنیم — بکنجِ قناعت صبورش کنیم
۱۱۸۶ رواں میل در چشمِ او در کشیم — پئے ملک مسعود را بر کشیم
۱۱۸۷ سراں چوں چنیں رائی ناخوش زدند — بہر خرمنِ خویش آتش زدند
۱۱۸۸ وزاں پس بمسعودِ فیروزمند — فرستادہ ہر یک نہانی نوند
۱۱۸۹ کہ مائیم جملہ ہوا خواہِ تو — نظر داشتہ جملہ بر راہِ تو
۱۱۹۰ بیا زود کت ملکِ غزنیں دہیم — بفرقِ تو دیہیمِ شاہی نہیم
۱۱۹۱ بمسعود چوں ایں حکایت رسید — سپہ سوئی غزنیں سبکتر کشید
۱۱۹۲ چو نزدیکِ غزنیں در آمد سپاہ — ہماں قوم برگشتہ بر تختگاہ[۲]

میل کشیدن سرانِ لشکر چشمہائے محمد شاہ ابنِ محمود شاہ و حبس کردن و تاج و تخت بمسعود دادن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۱۹۳ بچشمِ محمد کشیدند میل | پسش حبس کردند بی قال و قیل

۱۱۹۴ وزاں پس زغزنیں بروں آمدند | هواخواهِ مسعودِ سرکش شدند

۱۱۹۵ برابر ببردند تاج و دواج | ابا خدمتی و نثارِ خراج

۱۱۹۶ بگردند پابوسِ مسعودِ نیو | که بودست فرزندِ گیهاں خدیو

۱۱۹۷ نهادند تاجش بسر در زماں | نثارش ببردند هر یک رواں

۱۱۹۸ فراواں جواهر برسمِ نثار | فشاندند بر فرقِ آں شهریار

۱۱۹۹ بپیشش نهادند سر بر زمیں | ستادند اندر یسار و یمیں

۱۲۰۰ گذشته بد از مرگِ شه هفت ماه | که مسعود محمود شد بادشاه

۱۲۰۱ شده ناصرالدیں مر او را لقب | که بودست رادِ کیانی نسب

۱۲۰۲ بعهدش شنیدم که سلجوقیاں | بغزنیں سرکت سپاهی گراں

۱۲۰۳ کشیدند بر قصدِ ایں شهریار | شکستند از لشکرش هر سه بار

۱۲۰۴ ببارِ چهارم هم آں قومِ شوم | کشیدند لشکر دراں مرز و بوم

۱۲۰۵ دراں بار هر دو سپه تا سه روز | همی بود با همدگر کینه دوز

۱۲۰۶ بروزِ چهارم ز سلجوقیاں | بپیچید مسعود سرکش عناں

۱۲۰۷ شکسته سری سوئے غزنیں نهاد | همه نکبتش دستِ دشمن فتاد

۱۲۰۸ زغزنیں همان سال آں سرفراز | بهندوستاں شد پئے ترک و تاز

۱۲۰۹ بغزنیں رها کرد مودود را | که بودی پسر شاهِ مسعود را

۱۲۱۰ چو بنمود فوجش بسے مرحله | شنیدم که در حدِّ ماری کله

۱۲۱۱ ۴۴۸ھ همان قوم کش داد تاج و نگیں | کشیده یکے روز شمشیرِ کیں

۱۲۱۲ بغفلت رواں خونِ او ریختند | یکے فتنهٔ دیگر انگیختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۲۱۳ چو مسعود یل بعد نه سال تخت ‌ ‌ تهی کرد و در خاکدان برد رخت
۱۲۱۴ محمد که بیماری کله حبس بود ‌ ‌ ازان حبس او را کشیدند زود
۱۲۱۵ دگر بر نهادند تاجش بسر ‌ ‌ ببستند هر یک به پیشش کمر
۱۲۱۶ چو بگذشت ازان ماجرا چار ماه ‌ ‌ سپه راند مودود از تختگاه
۱۲۱۷ کمر بست یکسر به کین پدر ‌ ‌ بدادش خدا بر مخالف ظفر
۱۲۱۸ گرفت و بکشتش دران حربگاه ‌ ‌ نه تنها که با آن گروه تباه
۱۲۱۹ که از غدر کشتند مسعود را ‌ ‌ محمد بکردند فرمانروا
۱۲۲۰ چو مودود خونهای شان بر فشاند ‌ ‌ به نه سال جای پدر ملک راند
۱۲۲۱ وزان پس ازین کاروان رخت برد ‌ ‌ کلید جهان دیگران را سپرد
۱۲۲۲ پس از وی علی و محمد به تخت ‌ ‌ بشرکت نشستند از زور بخت
۱۲۲۳ علی بود فرزند مسعود را ‌ ‌ محمد پسر بود مودود را
۱۲۲۴ علی و محمد دران تختگاه ‌ ‌ بشرکت چو راندند ملکی دو ماه
۱۲۲۵ شنیدم یکی روز سرلشکران ‌ ‌ ز شاهی بکردند معزول شان
۱۲۲۶ سپردند خاتم به عبدالرشید ‌ ‌ که بد پور محمود اختر سعید
۱۲۲۷ چو از دور ملکش برآمد دو سال ‌ ‌ بکشتش هم آن طغرل بدسگال
۱۲۲۸ که سرلشکر عهد مسعود بود ‌ ‌ غلامی ز خدام محمود بود
۱۲۲۹ به غزنین چو گشت فرمان روا ‌ ‌ چهل روز چون رفت ازین ماجرا
۱۲۳۰ غلامان محمود فیروز فر ‌ ‌ یکایک مراو را بریدند سر
۱۲۳۱ سپردند خاتم بفرخزاد ‌ ‌ که بد پور مسعود محمود زاد
۱۲۳۲ چو از عهد او هفت سالی گذشت ‌ ‌ مراو را شنیدم که قولنج گشت
۱۲۳۳ بدان زحمت او از جهان رخت برد ‌ ‌ ممالک بدست برادر سپرد
۱۲۳۴ شنیدم همان ابراهیم نهنگ ‌ ‌ که بد پور مسعود فیروز جنگ
۱۲۳۵ ابا شاه سلجوقیان صلح کرد ‌ ‌ کم افتاد با کس مراو را نبرد

۱۲۳۶ پسر سی وشش داشت دختر چهل   شهی بود گردن‌کش و شیردل
۱۲۳۷ همه دختران را بسا دانت داد   همه کشور و شهر ازو بود شاد
۱۲۳۸ بغزنین چهل سال ملکی براند   هم آخر خدایش ازین ملک خواند
۱۲۳۹ چو شد ابراهیم از جهان بر درخت   علاء الدول بعد ازو شد بتخت
۱۲۴۰ که بودی پسر مهتر آن شاه را   که بر آلِ سلجوق بد بادشا
۱۲۴۱ مر آن شاه را نام مسعود بود   کریمی هم از آلِ محمود بود
۱۲۴۲ مگر سنجر ابنِ ملک شاه را   بغزنین همو گشت فرمان روا
۱۲۴۳ یکی خواهری بود در حسن طاق   که نامش بخواندند مهدِ عراق
۱۲۴۴ شنیدم بعهدِ ملک ابراهیم   که بوداست شاهِ حلیم و کریم
۱۲۴۵ چو شد صلح سلجوقیانِ نفاق   بمسعود دادند مهدِ عراق
۱۲۴۶ علاء الدول چون دران تختگاه   بنیروئے اقبال شد بادشاه
۱۲۴۷ همی راند ملکی چو شهزادگان   ز اکرام او شاکر آزادگان
۱۲۴۸ بر آمد چو از ملکِ او هفده سال   پنه جست در سایهٔ ذوالجلال
۱۲۴۹ چو مسعود ازین کاروان رخش راند   دو پورِ جهانگیر ازوے بماند
۱۲۵۰ یکے ارسلان ابن مسعود زاد   که بعد از پدر تاج بر سر نهاد
۱۲۵۱ دوم بود بهرام کوکب یتاق   که مسعود زادش بمهدِ عراق
۱۲۵۲ بغزنین چو شد ارسلان شهریار   شنیدم بر آئینِ خود روزگار
۱۲۵۳ میانِ ارسلان و بهرام شاه   خلافی فتاد اندران تختگاه
۱۲۵۴ شنیدم که بهرام مسعود زاد   بسوئے نیاگانِ خود سر نهاد
۱۲۵۵ سیوم روز در ملک سلجوقیان   رسید از برادر شکایت کنان
۱۲۵۶ همان سنجر بن ملک شاه نیو   که بود ست سلجوقیان را خدیو
۱۲۵۷ روان کرد بر قصدِ غزنین سپاه   بکین خواهیِ چهرهٔ بهرام شاه
۱۲۵۸ همان ارسلان کرد با او مصاف   بسے حمله آورد بر کوهِ قاف
۱۲۵۹ هم آخر چو کارش در آمد به تنگ   بیفتاد قارورهٔ او بسنگ
۱۲۶۰ عنان داد ازان حربگه در فرار   چو فیروز شد سنجرِ کامگار

١٢٦١ همان ملکِ غزنیں به بهرام داد — پس آنگه باقطاعِ خود سر نهاد

١٢٦٢ ارسلان شنیدم دران تختگاه — دو سال و سه روز و دو سه بود شاه

١٢٦٣ بپس از وے دراں ملک بهرام نیو — شد از یاریِ بخت کشور خدیو

١٢٦٤ بر و گشته سلجوقیاں جمله یار — که بودند اجدادِ آں شهریار

١٢٦٥ سوئے مادر از اهلِ سلجوق بود — مدد هم به سلجوقیاں می نمود

١٢٦٦ ز سوئے پدر بود آں شاهِ راد — ز ابناءِ محمودِ فرخ نژاد

١٢٦٧ شنیدم که شاهے کم آزار بود — عزیمت بقصدِ کسے کم نمود

١٢٦٨ چو یک قرن افزوں ز عهدش گذشت — فتورے بملکش پدیدار گشت

١٢٦٩ شنیدم یکے لشکرِ اهلِ غور — بغزنیں پئے قصدش آورد زور

١٢٧٠ علاؤالدیں آں شاهِ غوری نژاد — که او را برادر بدے سامِ راد

١٢٧١ خطابش جهانے جهاں سوز خواند — شنیدم چو لشکر بغزنیں براند

١٢٧٢ بسر حدّ آں بوم بهرام شاه — رواں کرد از بهر دفعش سپاه

١٢٧٣ دو لشکر یکے روز هم دست گشت — میانِ دو لشکر مصافے گذشت

١٢٧٤ دراں جنگ دولت شهِ دیوبند — که بد پورِ بهرامِ فیروزمند

١٢٧٥ یکے تیر خورد و ز مرکب فتاد — بسے سر به یاد آنگهے سر نهاد

١٢٧٦ از آں واقعه شاهِ غزنیں شکست — بغارت شده غوریِ چیره دست

١٢٧٧ به هندوستاں رفت بهرام شاه — بغزنیں شده غوریاں کینه خواه

١٢٧٨ بکردند یک هفته ترک و تاز — وزاں پس ز غزنیں بگشتند باز

١٢٧٩ چو بشنید بهرام ایں سرگذشت — که غوری ز غزنیں عناں تاب گشت

١٢٨٠ ز لاهور سر سوئے غزنیں نهاد — دگر بار شد ضابطهٔ آں بلاد

١٢٨١ چو از عهدِ آں خسروِ نیکنام — چهل سال بگذشت دو مه تمام

١٢٨٢ شنیدم کزیں کارواں رخت برد — کلیدِ ممالک بخسرو سپرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۲۸۳ ملک خسرو آں ترکِ غزنیں نژاد — که بوداست از آلِ محمود راد
۱۲۸۴ به غزنیں همو گشت فرماں روا — بعهدش جهاں یافت برگ و نوا
۱۲۸۵ شنیدم که در آخرِ ملکِ او — بغزنیں غزاں گشت پیکار جو

F.50

گرفتنِ غزان غزنیں را و بعدِ ده سال غیاث الدین از ایشاں بستد

۱۲۸۶ به غزنیں یکایک غزاں تاختند — چو خسرو ملک بود نا ساختند
۱۲۸۷ به هندوستاں رفت نا داده جنگ — گرفتند غزنیں غزاں بی درنگ
۱۲۸۸ به لاهور چوں آمد آں سرفراز — در آنجا یکے تختگه کرد ساز
۱۲۸۹ بر آمد چو از ملکِ او هفده سال — سفر کرده زیں عالمِ دوں خصال
۱۲۹۰ بجایش پسر گشت فرماں روا — که هم نام بد خسروِ راد را
۱۲۹۱ همی راند ملکے دراں تخت گاه — ملک خسروش خواند خیل و سپاه
۱۲۹۲ غزاں چوں بغزنیں دراں روزگار — گرفتند ده سال و نه مه قرار

تاختنِ سلطان غیاث الدین ابنِ محمد[2] سام در غزنیں

۱۲۹۳ غیاث الدین آں شاهِ غوری نژاد — که بد پورِ فرخندهِ سام راد
۱۲۹۴ چو بعد از پدر گشت صفدارِ غور — شنیدم سوی غزنیں آورد زور
۱۲۹۵ سپاهِ غزاں را بیک هو شکست — چو افتاد آں تختگاهش بدست
۱۲۹۶ معز دین آں خسروِ نامور — که مر سام را بود کهتر پسر
۱۲۹۷ غیاث الدین او را بغزنیں گذاشت — سپاهی بگردش چو پروین گذاشت
۱۲۹۸ که تا در بروے کسے ترکتاز — بجنگش کمر بست هر سرفراز

نوٹ ۲) تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔ ۲

۱۲۹۹ شده شهر و کشور هوا خواهِ او ‌ ‌ نیازرده سوری هم از راهِ او
۱۳۰۰ به شصت و نه و پانصد آن چیره‌دست ‌ ‌ چو محمود بر تختِ غزنیں نشست
۱۳۰۱ ز عهدش چو شش سال کاملِ گذشت ‌ ‌ سپاهش ز غزنیں عناں تاز گشت
۱۳۰۲ خروشاں در آمد بهندوستاں ‌ ‌ همی کرد گلگشتِ ایں بوستاں
۱۳۰۳ چو در نهروالہ سپاهش رسید ‌ ‌ همیں قصه چیچند هندو شنید
۱۳۰۴ پس آنگه از انجا خرامید تفت ‌ ‌ ز اقصای غزنیں سوی غور رفت
۱۳۰۵ معز دین آن خسروِ هندگیر ‌ ‌ چناں شد بغزنیں سکونت پذیر
۱۳۰۶ گر از انِ هندوستاں را نخواند ‌ ‌ ز قنوّج در سمتِ گجرات راند
۱۳۰۷ ابا شاهِ غزنیں مصافے بکرد ‌ ‌ صفِ فیل راند آنچناں در نبرد
۱۳۰۸ که اسپانِ افواجِ غزنیں تمام ‌ ‌ رمیدند چوں وحشی دیده دام
۱۳۰۹ در افواجِ ترکاں شکستے فتاد ‌ ‌ فلک رنج‌شاں جمله بر باد داد
۱۳۱۰ باُمیدِ دیدارِ اتباعِ خویش ‌ ‌ نهادند سر سوی اقطاعِ خویش
۱۳۱۱ معز دین آن شاهِ اختر سعید ‌ ‌ در اقصای لاهور چوں در رسید
۱۳۱۲ بلاهور خسرو ملک بود شاه ‌ ‌ که بد ترکے از آلِ محمود شاه
۱۳۱۳ بلاهور چوں شاهِ غزنیں رسید ‌ ‌ بد و راهِ پیکار خسرو ندید
۱۳۱۴ فرستاد پیلے بدستِ پسر ‌ ‌ مطیعانه با او در آورد سر
۱۳۱۵ چو پیل و پسر شاهِ غزنیں گرفت ‌ ‌ دما مه زد و راهِ غزنیں گرفت
۱۳۱۶ دگر سال لشکر ز غزنیں کشید ‌ ‌ در اقطاعِ لاهور یکسر رسید
۱۳۱۷ ملک خسرو آمد بدستش اسیر ‌ ‌ بیک مه شد آنجا سکونت پذیر
۱۳۱۸ نواحیِ لاهور را ضبط کرد ‌ ‌ بجنگش کمر بست هر جا که مرد
۱۳۱۹ فرستاد خسرو ملک را بغور ‌ ‌ وز انجا سوی هند آورد زور
۱۳۲۰ دگر باره آمد بهندوستاں ‌ ‌ کمر بست بر قصدِ ایں بوستاں

نوٹ: ... کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۱ درین بار بر سمتِ ہانسی فتاد — رخ کرت اوّلین ترک داد

۱۳۲۲ شنیدم چو رایانِ هند این خبر — شنیدند بستند در کین کمر F.51

۱۳۲۳ پتہورا از اجمیر لشکر کشید — بسے اہلِ ہندش بیاری رسید

۱۳۲۴ ز دہلی بہ پیوست گوبند رائے — بفوجِ پتہورا آئے لشکر گشائے

۱۳۲۵ دگر جملہ رایانِ هندی دیار — شدہ ساختہ از پئے کارزار

۱۳۲۶ ببردند حدِّ تراین سپاه — صفِ غوریاں را گرفتند راه

۱۳۲۷ صفِ ترک چوں در تراین رسید — دو لشکر بہر جانبش خنجر کشید

۱۳۲۸ ازاں سوئے آں هندوانِ دلیر — نکردند در سازِ پیکار دیر

۱۳۲۹ پتہورا شدہ پشتِ پیلے سوار — گرفتہ بقلبِ سپہ خود قرار

۱۳۳۰ بہ پیشش ستادہ یکے فوجِ پیل — خروشاں و جوشاں تراز رودِ نیل

۱۳۳۱ مقدّم هماں بد چیرہ گوبند بود — کہ بد چیرہ تر از تمامی هنود

۱۳۳۲ چپ[۱] و راستِ شاں قومی از هندواں — کہ کم بود در دفترے نامِ شاں

۱۳۳۳ وزاں جانب افواجِ ترکاں تمام — نشستہ بر اسپانِ گیتی خرام

۱۳۳۴ چپ و راستِ لشکر سرانِ سپاه — قراری گرفتہ بفرمانِ شاه

۱۳۳۵ چو از هر دو جانب صف آراستند — حریف از دو جانب همی خواستند

۱۳۳۶ شنیدم خود آں خسروِ چیرہ دست — خروشید و جوشید چوں شیرِ مست

۱۳۳۷ نہ در پیل دید و نہ در پیلباں — یکے حملہ آورد بر هندواں

۱۳۳۸ شنیدم بدستش یکے نیزہ بود — چو خود راند خسرو بقصدِ هنود

۱۳۳۹ خروشاں سوئے[۲] فوجِ گوبند راند — بسے خونِ هندو دراںجا فشاند

۱۳۴۰ چو گوبند را دید آں نامدار — دراں فوج بر پشتِ پیلے سوار

۱۳۴۱ برانگیخت رخش آں یلِ صف شکن — بزد نیزہ گوبند را بر دهن

۱۳۴۲ شنیدم کزاں زخم آں شیرِ مست — چو گوبند را چهار دندان شکست

نوٹ کی شرح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۴۳ هماں چیره گو بند پرخاش گر | برانداخت ژوبین بران شیر نر

۱۳۴۴ چناں بازوش شد ز ژوپین فگار | که از اسپ افتاد آں شهریار

۱۳۴۵ یکے خلجیٔ بود نزدیک شاه | چو شه را چناں دید در حربگاه

۱۳۴۶ دوید و رواں در جنابش گرفت | کشیدش برون بر طریق شگفت

۱۳۴۷ چو لشکر دراں حال شه را بدید | عناں را بعزم هزیمت کشید

۱۳۴۸ بافواج ترکاں شکستے فتاد | سوئے ملک خود هر یکے سر نهاد

۱۳۴۹ دگر باره شه چوں ز هندوستاں | شکسته سوئے باختر شد رواں

۱۳۵۰ در آمد بلاهور شیر سنده وار | در آنجا بسے سد کرد استوار

۱۳۵۱ شنیدم همی یک دو آنجا بماند | پس آنگه بغزنیں ز لاهور راند

۱۳۵۲ چو در غزنیں آمد شه شرزه زور | نوندی فرستاد در ملک غور

۱۳۵۳ هماں خسرو ترک را با پسر | کشانید از خشم آں نامور

۱۳۵۴ مسافر شد آں خسرو خوشخصال | که در خسروی بد ده و چار سال

۱۳۵۵ همو خسرو ستم اولاد محمود بود | محیط اکرم معدن جود بود

۱۳۵۶ شد آں روز از گردش آسماں | ز اولاد محمود خالی جهاں

عزیمت نمودن سلطان معز الدین محمد[۲] بار سیوم در هندوستان و فیروزی یافتن او بر ایشاں

۱۳۵۷ شنیدم ز دفتر کشایان هند | که چوں گشت دولت ز رایان سند

۱۳۵۸ معز دین آں غوری هند گیر | شبے بود در خواب خوش بر سریر F.۵۲

۱۳۵۹ بخواب اندروں دید آں شیر مست | یکے پیر مردی کلیدی بدست

۱۳۶۰ همی گفت کایں را بگیر ای جواں | وزیں بر گشا ملک هندوستاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۱	گمان بر و سام است آن پیر مرد	که در خواب این مژده اظهار کرد
۱۳۶۲	چو بیدار شد نه کسے را نگفت	همی داشت این راز را در نهفت
۱۳۶۳	پس آن خواب هم خویش تعبیر کرد	دلِ خویش بر گفتهٔ پیر کرد
۱۳۶۴	پس آنگه سرانِ سپه را بخواند	بر ایشان بسے گوهر و زر فشاند
۱۳۶۵	یکے رائے زد همچو کار آگهان	که بر رائے هندی زند ناگهان
۱۳۶۶	وزان پس بگفتا که ای دوستان	بباید شدن رو به هندوستان
۱۳۶۷	سران جمله پیشش نهادند سر	بفرمانش بستند هر یک کمر
۱۳۶۸	دگر ره چنین گفت دهقانِ پیر	یکے قصهٔ نغز و خاطر پذیر
۱۳۶۹	که چون شاهِ غزنین ز غزنین دو بار	سپه راند بر قصدِ هندی دیار
۱۳۷۰	دران وقت در ملکِ هندوستان	که آمد مروح تر از بوستان
۱۳۷۱	شهانز القنوج بُد تخت گاه	در و رائے جیچند صاحب کلاه
۱۳۷۲	دو کرّت چو در هند خسرو بتاخت	بیکبار هم بخت با او نساخت
۱۳۷۳	گریزان سوئے ملکِ خود هر دو بار	ز هندوستان رفت آن شهریار
۱۳۷۴	یکے روز غلطیده بر بسترے	ببالینِ مادر نهاده سرے
۱۳۷۵	تفکر همی کرد با خود بسے	بجز مادرش بر سرش کم کسے
۱۳۷۶	رسیدی بسر ملکِ هندوستان	بخاطر همی خورد حسرت نهان
۱۳۷۷	مگس گر نشستے بروئے و سرش	براندے ازو مهربان مادرش
۱۳۷۸	چو فکرِ نهانیش از حد گذشت	ز فکرش دلِ مادر آگاه گشت
۱۳۷۹	بپرسید کای شاهِ اقلیم گیر	چه فکر است کان می کنی در ضمیر
۱۳۸۰	دمے شد که چون مردمِ بے رفیق	بدریائے اندیشه ماندی غریق
۱۳۸۱	بدل آنچه داری بمن باز گوی	بهامونِ اندیشه تنها مپوے
۱۳۸۲	ز مادر چو بشنید این قصه شاه	بگفتا که اے مادرِ نیک خواه
۱۳۸۳	چو راز دل از من تو در خواستی	نه بینم گریزی بجز راستی

۱۳۸۴ بگویم کنوں با تو اسرار دل — که دانم ندائے تو آزار دل
۱۳۸۵ پس آنگه زباں در شکایت کشاد — بنفریں فلک را همی کرد یاد
۱۳۸۶ بگفتا که در ملکِ هندوستاں — براندم سپاهی دو کرّت گراں
۱۳۸۷ گریزاں بشهر آمدم هر دو بار — بود زیں قبل خاطرم در فگار
۱۳۸۸ چو مادر شنید ایں سخن از پسر — بگفتا بداں شاهِ فرخنده فر
۱۳۸۹ که شاها سرت تا ابد سبز باد — بدستت خدا ملکِ عالم دهاد
۱۳۹۰ یکے پند از مادرِ خود شنو — چو معقول بینی پذیرنده شو
۱۳۹۱ بکارے که دل بندی ای کامیاب — سر از کوشش و سعیِ آں بر متاب
۱۳۹۲ دو بارت اگر بخت نومید کرد — دو صد بارِ دیگر تو جوینده گرد
۱۳۹۳ نه بینی که صد بار در هر نفس — ز روئے تو گرمی براندم مگس
۱۳۹۴ دو صد بارِ دیگر بر آورده پیش — مگس آید از بهرِ مقصودِ خویش
۱۳۹۵ چه گفتند خوش خاک شو بندگاں — که بر زر رسد دستِ جویندگاں
۱۳۹۶ F.52 چو ایں پند خسرو ز مادر شنید — دگر باره خاطر بهندش کشید
۱۳۹۷ به تختے نشست و خزانه کشاد — بهر مرد نقدی بمقدار داد
۱۳۹۸ یلے چار بودند در لشکرش — که بودند در سرکشی همسرش
۱۳۹۹ شده پیر در خدمتِ خسرواں — بهنگامِ پیکار هر یک جواں
۱۴۰۰ یکے خرمیل آں صفدرِ نامور — دوم چیره خرمند فرخنده فر
۱۴۰۱ سیوم البه صفدار کاموس زور — چهارم سکلیه ز پیرانِ غور
۱۴۰۲ تهِ حکمِ هر یک سپاهی گراں — جهاں گشته هر یک گراں تا گراں
۱۴۰۳ دگر بندگانِ شهِ کامگار — که شد هر یکے بعد او شهریار
۱۴۰۴ یکے تاجِ دیں یلدز آں مردِ راد — که شد بعدِ شه شاهِ غزنیں بلاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۵ دگر آں قباچہ کہ در مولتاں — شہنشاہ شد بعد شاہ جہاں
۱۴۰۶ دگر چیرہ التتمش نامور — کہ بد بندۂ قطبِ فرزانہ فر

جنبیدنِ سلطان معزالدین محمد ابنِ سام کرتِ سیوم ؟

در ہندوستان و فیروزی یافتن بر ہندواں

۱۴۰۷ ملک قطب دیں ایبک از بندگاں — یکے بد ز خاصانِ شاہِ جہاں
۱۴۰۸ بگفتے شہش جملہ اسرارِ خویش — بخلوت جز او کس نبودی بہ پیش
۱۴۰۹ بفرمود خسرو مراو را بر از — کہ مارا ہواے سرا فتاد باز
۱۴۱۰ دو بار از اقالیم ہندوستاں — دژم آمدیم اندریں بوستاں
۱۴۱۱ ولیکن دریں بار دارم امید — کہ گردد شبِ تیرہ روزِ سپید
۱۴۱۲ بتائیدِ حق غارت غوریاں — رود راست در ملکِ ہندوستاں
۱۴۱۳ دگر آنکہ افواجِ اسپانِ ما — ندیدہ گہے ہیبتِ پیل را
۱۴۱۴ چو از پیل اسپانِ مافی رمند — ضرورت سوارانِ ماہر کمند
۱۴۱۵ بفرمائی تا چند پیلے چو کوہ — بسازند از چوب و گلِ باشکوہ
۱۴۱۶ وزاں پس سپہ جملہ گردد سوار — بپوشد ہمہ آلتِ کارزار
۱۴۱۷ دراں صحنِ میداں درآید تمام — بتازد ہیونانِ گیتی خرام
۱۴۱۸ چو با پیل اسپانِ ما خو کنند — سوارانِ ما در وغا نشکنند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۱۹ چناں کرد آہنگ کہ فرمود شاہ — دگر روز از انجا رواں شد سپاہ
۱۴۲۰ ہمی راند لشکر بآہنگِ ہند — چو آمد بہ نزدیک اقصائے ہند

پیوستنِ چہل ترک تازی سوار سلطان

معزالدّین را در حدِّ سند

۱۴۲۱ بہ چہل ترکِ چالاک تازی سوار — یکے روز پیوست بر شہریار
۱۴۲۲ بکار وغا ہر یکے رستمے — تہ ہر یکے باد پا ادہمے
۱۴۲۳ بپرسید شاں خسرو روزگار — کہ ہاں می رسید از کدامیں دیار
۱۴۲۴ کجا عزم دارید ازیں بوم و بر — چہ دارید در دل غرض زیں سفر
۱۴۲۵ یکے مرد زیرک ازاں چہل گراز — دعا گفت بر خسرو سرفراز
۱۴۲۶ وزاں پس بگفت ای شہِ روزگار — ہم چہل ترک مائیم از یک دیار
۱۴۲۷ ہم از ملکِ ترکیم و ترکی نژاد — یکے فتنہ ما را دراں ملک زاد
۱۴۲۸ ازاں حادثہ اے شہِ نامدار — تمامی بہشتیم خیل و تبار
۱۴۲۹ سر از کشورِ خویشتن بیروں زدیم — کہ در عزمِ فالِ ہمایوں رویم
۱۴۳۰ F.۵۴ کہ گشتیم مخصوصِ پابوسِ شاہ — بود بعد ازیں بختِ ما نیک خواہ
۱۴۳۱ چو بشنید شہ قصۂ حالِ شاں — بفرمود خلعت ابا مالِ شاں
۱۴۳۲ بسے داد شاں دل شہِ نیکنام — پس آنگہ رواں کرد با خود تمام
۱۴۳۳ ہمی راند لشکر شہِ ہوشیار — غنیمت گراینده از ہر دیار
۱۴۳۴ چو از حدِّ اقصائے ملتاں گذشت — باجمیر ایں ماجرا فاش گشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۴۳۵ ولیکن کر از هره اندر دیار — زبیم پتهورا کند آشکار
۱۴۳۶ شنیدم پتهورای مغرور رای — چو در باب خود دید عونِ خدای
۱۴۳۷ بیکباره بر ترک منصور گشت — بر آنگونه زان فتح مغرور گشت
۱۴۳۸ که از هیچ کس التفاتی نکرد — به نزدش در آفاق کم ماند مرد
۱۴۳۹ بجد تر این چو لشکر رسید — همه عام و خاص این حکایت شنید
۱۴۴۰ نمی گفت کس این خبر پیش رای — که مغرور بود آن سراسیمه رای
۱۴۴۱ هم آخر چو لشکر در آمد به تنگ — سراسیمه شد خلق بی صبر و سنگ
۱۴۴۲ بگوشِ پتهورا یکی از زنان — بگفت این حکایت پژوهش کنان
۱۴۴۳ که ای رای اقلیم هندوستان — بنوشید رازی ز نشه دوستان
۱۴۴۴ شنیدم همان ترک بی شرم وار — که رو تافت از رائی در کارزار
۱۴۴۵ دگر باره آمد درین بوم و بر — بیفگند هر جانبی شور و شر
۱۴۴۶ پتهورا چو این قصه را کرد گوش — بجنبید خونش در آمد بجوش
۱۴۴۷ بفرمود تا تختِ بندی ز رز — بسازند بهرِ شهِ نامور
۱۴۴۸ گر این بار آن ترک آشفته رای — چو با ما بگردد خصومت گرای
۱۴۴۹ بدست آورم زنده هنگام جنگ — بیا تختِ بندی نهم بی درنگ
۱۴۵۰ چو آمد بنزدیکِ افواجِ ترک — کمر بست هندو بتاراجِ ترک
۱۴۵۱ پتهورا برون زد یکی بارگاه — به پیرامنش خیمها زد سپاه

مصاف کردنِ پتهورا گوبند با سلطان معزالدین بار سیوم و کشته شدنِ ایشان

۱۴۵۲ دگر روز کز شاه خنجر گذار — عنان داد هندوی شب در فرار

۱۴۵۳ دو لشکر ستادند بر روی دشت　　غبار از نهم طاق گردون گذشت
۱۴۵۴ بیکسوی آن هندوی چیره دست　　به پیشش یکے فوج پیلان مست
۱۴۵۵ بقلب اندرون خود بیفشرد پے　　همه هندوی چیده در فوج وے
۱۴۵۶ همان چیره گو بندک نابکار　　که بشکست دندان او شهریار
۱۴۵۷ مقدم شده با همه خیل خویش　　ستاد از پتهورا یک آماج پیش
۱۴۵۸ بدست چپش بهوله شد جای گیر　　که بد مهته رائے یعنی وزیر
۱۴۵۹ بدمنه ز اوّل سوی دستِ راست　　پے افشرد گردی ز میدان نجاست
۱۴۶۰ دگر جانب آن شاه هند و شکار　　صف آراستند از یمین و یسار
۱۴۶۱ بقلب سپه خود شد آرا مگیر　　بگردش همه فوج فرمان پذیر
۱۴۶۲ مقدم شده خربک دیوبند　　سوئے میمنه آلبه هوشمند
۱۴۶۳ مکلبه ستاده سوی میسره　　که بد در همه کار مردی سره
۱۴۶۴ کهیں گرده خر سیل فیروز جنگ　　که بد آهنیں دست و پولاد چنگ
۱۴۶۵ پس قلب لشکر یک آماج دار　　بفرمان خسرو گرفته قرار
۱۴۶۶ F.55 همان قطبِ دیں ایبک یک سپاه　　بیاراست هر سو بفرمان شاه
۱۴۶۷ خود آمد بنزدیک خسرو ستاد　　یکے آتشے بر نشسته بباد
۱۴۶۸ شنیدم دریں بار با شهریار　　رسیده سواری صد و سی هزار
۱۴۶۹ همه زیر پولاد و آهن نهاں　　هیونانِ شاں غرق برگستواں
۱۴۷۰ چو شد از دو سو لشکر آراسته　　ز جولان شاں گرد برخاسته
۱۴۷۱ همان چیره گو بند غرق غرور　　بجنبید چوں مردم ناصبور
۱۴۷۲ یکے فوج پیلان پولاد پوش　　به پیشش صف آورده واں باخروش
۱۴۷۳ یکا یک چو بر فوج خربک زدند　　بسے دنبل و بوق و طاسک زدند
۱۴۷۴ سپر را در آورد خربک بروئے　　بجنبید از انجا دراں هایٔ و هوئے

۱۴۷۵ بگفتا بیاران چالاک شست — که بر پیلبانان برآرند دست
۱۴۷۶ چو مجروح شد پیلبانی سه چار — سراسر صف پیل شد در فرار
۱۴۷۷ شنیدم صف پیل چون بازگشت — بزد کوس حربک ز پیلان گذشت
۱۴۷۸ چو شه دید فوج عدو در فرار — بفرمود تا از یمین و یسار
۱۴۷۹ بجنبند یکسر سران سپاه — بتازند با لشکر کینه خواه
۱۴۸۰ خود از قلب جنبید با سرکشان — همه نیزه و تیر و خنجر کشان
۱۴۸۱ چو هندو بدید اینچنین رستخیز — ز هیبت شده صف بصف در گریز
۱۴۸۲ صف ترک شد چیره زان دست برد — که هندو عنان در عزیمت کشید
۱۴۸۳ همه سرفرازان برآورده تیغ — براندند بر هندوان بی دریغ
۱۴۸۴ سپه باز سر در غنیمت نهاد — همه رخت بر دست ترکان فتاد
۱۴۸۵ پتهورا همان رای اقلیم گیر — بدست سپه زنده آمد اسیر
۱۴۸۶ سرش را بریدند شیران غور — ببردند پس بر شه شیرزه زور
۱۴۸۷ بیفتاد گوبند در حربگاه — سرش را ببردند در پیش شاه
۱۴۸۸ گرفتند و بستند زنجیر فیل — خروشان و جوشان تر از رود نیل
۱۴۸۹ بسی هندوی اسپ تازی نژاد — دران تاختن دست ترکان فتاد
۱۴۹۰ بسی خیمه و اسپ و زین ستور — گرفت اهل لشکر دران شر شور
۱۴۹۱ بسی هندوان را بریدند سر — نمودند دستی دران بوم و بر
۱۴۹۲ شنیدم همان روز اجمیر را — گرفتند ترکان کشور کشا
۱۴۹۳ معز دین آن شاه غوری نژاد — در اطراف اجمیر دستی نهاد
۱۴۹۴ چنان راند در هر طرف با شکوه — کزان سهم جنبید هر جا که کوه
۱۴۹۵ نواحی اجمیر چون ضبط کرد — ز اوطان هندو برآورد گرد

1496 همی گفت شکری برون از قیاس | چنین آید از مرد ایزد شناس
1497 شنیدم سران را یکی روز خواند | بسی زر بدامان هر یک فشاند
1498 رقیبان درگاه برخاستند | یکی جشن گاهی بیاراستند
1499 در آمد یکی سایبانِ بلند | که بر بام خورشید سایه فکند
1500 ببستند آذین بهر چار سوی | نشستند رامشگران کو بکوی
1501 بیک هفته داد طرب داد شاه | نه بد لیک غافل ز شکر اله
1502 بلی هر که شکری بجا آورد | ز گیتی بدوران خود بر خورد
1503 شنیدم چو افواج هندو شکست | بسی هندوان زنده آمد بدست
1504 F.56 بپرسیده آن هندوان از شگفت | که آن فوجها کو که ما را گرفت
1505 همه سبز پوشان چابک سوار | نه هر یکی توسنی راهوار
1506 چو بشنید این قصه اهلِ سپاه | برفتند در حضرتِ پادشاه
1507 بگفتند این قصه بر شهریار | برو پیش ازان گشته بود آشکار
1508 بدانست کین نصرت از ایزد است | کز افلاک بر شاکران وارد است
1509 زبان کرد وقف آن شهِ کامگار | بشکرِ خداوند پروردگار
1510 مباش ای خردمند فرخنده رای | همه حال غافل ز شکر خدای
1511 نگه کن کز آمیزشِ ماء و طین | چه نغز آفریدت جهان آفرین
1512 نخستین ز حیوانت مخلوق کرد | پس آنگاه ناطق بگشتی و مرد
1513 ز حیوان ناطق چو مرد آفرید | پس از جمله مردان ترا بر گزید
1514 ز دین محمد ترا بهره داد | در لطف بر جان پاکت گشاد
1515 بگیتی ترا داد فرمان دهی | همه شهر و کشور ترا شد رهی
1516 نگوئی اگر شکر پروردگار | ترا چون ظفر باشد ای شهریار
1517 که دمه زن و مرد و شاه و گدا | فریضه است که گویند شکر خدا
1518 کسی کو سر از شکر یزدان کشید | همه نعمتش سر بنقصان کشید
1519 باندرز خوش گفته یارانِ مه | که هر حال مر بنده را شکر به

۱۵۲۰ وگر مفلسی نیز شکری بگوی — که منعم شوی هم درین جست جوی
۱۵۲۱ وگر منعمی شکر حق می گذار — که نعمت فزون گردد و پایدار
۱۵۲۲ به صحت بگو شکر تا هیچ درد — نه بینی بد هرای خردمند مرد
۱۵۲۳ دگر دردمندی همین است دوا — ندیدم جز این در جهان کیمیا
۱۵۲۴ تو گر نعمت شکر دریافتی — ز کفران نعمت سری تافتی
۱۵۲۵ نگوی بجز شکر هر روز و شب — ز گفتار دیگر به بندی دو لب
۱۵۲۶ فریضه است بر جمله شکر خدا — خصوصاً که بر منعم و بادشاه
۱۵۲۷ شنیدم ز شاهان و از منعمان — چو حق داد شان دسترس در جهان
۱۵۲۸ فزون چار کس گفت شکر خدا — دو منعم دو سلطان کشورکشا
۱۵۲۹ ز شاهان یکی شاه غزنین نژاد — که نامش بخوانند محمود راد
۱۵۳۰ دگر غوری آن شاه والا نسب — که آمد معزدین او را لقب
۱۵۳۱ ز منعم یکی معز و یحیی دگر — که بودند از لطف و احسان سمر
۱۵۳۲ برفتند اگر زین جهان هر چهار — بود نام شان در جهان پایدار
۱۵۳۳ مرا گر رسد دست بر بادشاهان — بهر صبح نوشم می عاشقان
۱۵۳۴ میم شکر حق نقل نام کرام — درین میهمان خانه باشد مدام
۱۵۳۵ بهر صبح گویم ز تقصیر روح — که گاه نشاطست وقت صبوح
۱۵۳۶ بیا ساقیا جام اسرار ده — مرا توبه از کوی خمار ده
۱۵۳۷ چنان کن که از مستی آن شراب — ندانم گر آفاق گردد خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

محصور کردن سلطان معزالدین کالیور را و بیرون آمدن دختر رائی کالیور بمصالحه باز گشتن

۱۵۳۸ معزّ دیں آں شاہِ دریا حشم — کہ در راہِ حق بود ثابت قدم
۱۵۳۹ چو فیروز شد بر سپاہِ ہنود — دگر روز از انجا عزیمت نمود
۱۵۴۰ F.۵۷ سپہ راند در جانب کالیور — پئے پُر تبسّم دلے پر سرور
۱۵۴۱ چو در کالیو آمد آں شہریار — نزد کس ز ہندو بروں از حصار
۱۵۴۲ بجو ر دند دہشت ز افواج شاہ — کہ دیدند عالم شدہ پر سپاہ
۱۵۴۳ بگفتند کیں لشکرِ بیکراں — کہ بشکست افواجِ ہندوستاں
۱۵۴۴ پتھورا و گوبند را سر برید — بیک حملہ صفہائے شاں بر درید
۱۵۴۵ مبادا کہ قصدے کند بر حصار — ز بنیادِ ہندو برآرد دمار
۱۵۴۶ ہماں رائے کو بود در کالیور — دلش شد ز بے طاقتی ناصبور
۱۵۴۷ ہمی بود در روز و شب غرقِ غم — حصارش چو کشتی و دریا حشم
۱۵۴۸ ہمہ اہلِ در سر بعشرت کشید — مگر ہندواں را دعیدی رسید
۱۵۴۹ بہر جا کہ ہندو برآئینِ خویش — رعایت ہمی کرد بر دینِ خویش
۱۵۵۰ بگردند جشنے درونِ حصار — درونِ ہمہ زار و بیروں فگار
۱۵۵۱ مگر رائے را دخترے بکر بود — کہ نور مہ از حسنِ او میفزود
۱۵۵۲ شکستے بیک غمزہ افواجِ صبر — بکردے بہ یکبار تاراجِ صبر
۱۵۵۳ برآمد چو زیں قصّہ ماہے سہ چار — یکے طرفہ زاد از روزگار
۱۵۵۴ ہمہ غرقِ زیور ز سر تا بپائے — درآمد بصد خرّمی پیشِ رائے

۱۵۵۵ شنیدم دراں روز عشرت کناں | ابا شصت ہفتاد سیمیں تناں
۱۵۵۶ بتعظیم بوسید پائے پدر | نہ تنہا کہ با گلرخان دگر
۱۵۵۷ بگفتند کای رائے اختر سعید | چو امروز مارا ست روز و عید
۱۵۵۸ بدہ آنچہ ہر سال مرسوم ماست | بکن آنچہ رسم بر و بوم ماست
۱۵۵۹ پدر چوں ز دختر شنید ایں سخن | بگفت اے گرامی تر از جانِ من
۱۵۶۰ چو آمد تو قیدی بستان ہند | یقیں ماست ہر سال رایانِ ہند
۱۵۶۱ خراجے دیارے بدختر دہند | یکے تاج زریں بفرقش نہند
۱۵۶۲ ولیکن تو امسال معذور دار | کہ معزولم از ضبط ملکِ دیار
۱۵۶۳ دریں بوم و بر دیگرے بادشاست | ز بیمش مرا خانہ زنداں سراست
۱۵۶۴ چو در ملکِ من دیگری ہست شاہ | بمعزولی از من خراجے مخواہ
۱۵۶۵ دگر خواہی از وی بخواہ ایں خراج | کہ شد جمع بر وی ہمہ ساد و باج
۱۵۶۶ چو دختر شنید ایں خبر از پدر | بروں آمد از حصن با زیب و فر
۱۵۶۷ بفرقش یکے تاجِ گوہر نگار | نشستہ بیک اشقرِ راہوار
۱۵۶۸ بدنبالِ او نازنیناں فزوں | ہمہ کردہ تلقیں بغمزہ فسوں
۱۵۶۹ شدہ ہر یکے بر ہیوناں سوار | یکا یک بروں آمدند از حصار
۱۵۷۰ ز افواجِ ترکاں بر آمد خروش | بہر جستۂ خوں در آمد بجوش
۱۵۷۱ دویدند ترکاں بسوئے حصار | کمر بستہ ہر یک پئے کارزار
۱۵۷۲ بدیدند فوجے ز سیمیں تناں | ز زلفین ہر یک کمند افگناں
۱۵۷۳ ز غمزہ ہمہ ناوک و تیغ زن | ہمہ آہوانِ ملایک فگن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۵۷۴ چو دیدند ترکاں سپاہے چنیں — بدل گشت با مہرشاں حملہ کیں
۱۵۷۵ فگندند شمشیرہا در نیام — ببردند شاں بر شہ نیکنام
۱۵۷۶ ہماں دختر رائے در پیش بود — چو در روئے شہ دید شد در سجود
۱۵۷۷ دعا گفت شہ را بصد آفریں — بگفت آنکہ ای شاہ روئے زمیں
۱۵۷۸ F.۵۸ کہ از حد دریای تا آب سند — وعیدلیست امروز در ملک ہند
۱۵۷۹ بامروز رایان ہندوستان — بنوروز نشستند با دوستان
۱۵۸۰ بسے گنج مر دختراں را دہند — بسرہائے شاں تاج زریں نہند
۱۵۸۱ من امروز بر عادت بوم خویش — طلب کردم از رائے مرسوم خویش
۱۵۸۲ چو معزول شد رائے ما از دیار — حوالہ مرا کرد بر شہریار
۱۵۸۳ شنیدم ہماں شاہ اختر سعید — چو زاں نازنیں ایں حکایت شنید
۱۵۸۴ عجب کرد خندید فرمود شاہ — کہ چیزے کہ می خواہی از من بخواہ
۱۵۸۵ شکرلب بگفت ای شہ نامور — نخواہم ز تو جز کہ ملک پدر
۱۵۸۶ ازیں کشور و بوم دستے بدار — نہ پیش ترکش ز زیر حصار
۱۵۸۷ چو بشنید شہ گفت کای سیمتن — بہ بخشیدمت آنچہ جستی ز من
۱۵۸۸ بشرطے کہ در قلعہ کالیور — بود رسم و آئین کفار دور
۱۵۸۹ یکے مسجد آنجا برآرم بلند — ز بانم صنم خانہا را گزند
۱۵۹۰ پذیرفت فرمان شہ آں نگار — وزاں پس خرامید سوئے حصار
۱۵۹۱ پدر را بگفت آنچہ از شہ شنید — ز فرمان شہ رائے چارہ ندید
۱۵۹۲ رضا داد بر قلع بتخانہا — بماند ایں حکایت بافسانہا
۱۵۹۳ بفرمان خسرو دراں روزگار — بنا شد یکے مسجدی در حصار
۱۵۹۴ بہ ہندو ہماں ملک بخشید شاہ
دگر روز از آنجا رواں شد سپاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

بازگشتن سلطان معزالدین محمد بن سام از هندوستان بافتح و نصرت باکامهٔ دوستان و قطب الدین ایبک گذاشتن در کهرام

۱۵۹۵ چو از سال تاریخ پانصد گذشت — بران پانصد افزوده هشتاد و هشت
۱۵۹۶ پتهورا و گوبند مقهور شد — حشمهائے اسلام منصور شد
۱۵۹۷ چو هندوستان شاهِ غزنین گرفت — بزد کوس و راهِ غزنین گرفت
۱۵۹۸ همان قطب دین ایبک رادرا — بهندوستان کرد فرمانروا
۱۵۹۹ بکهرام بگذاشت آن شهریار — کز انجا توان تاخت در هر دیار
۱۶۰۰ شنیدم که خسرو دگر باز گشت — باقطاعِ گجرات در می گذشت
۱۶۰۱ یکے حصنِ محکم دران ره گذر — نشهنشاه را آمد اندر نظر
۱۶۰۲ شد آن حصن را اهرنِ واره نام — درو کرده بسیار هندو مقام
۱۶۰۳ دران قلعه ماهے بپیچید شاه — پئے فتحِ آن حصن گم دید راه
۱۶۰۴ هم آخر شنیدم که از هندوان — زاطراف شد جمع فوجے گران
۱۶۰۵ شبے هندوان از درون و برون — گرفتند اسلامیان را زبون
۱۶۰۶ دران شب ز غفلت شباخون زدند — بسے ترک را جامه در خون زدند
۱۶۰۷ چو شه دید زانگونه مکرِ هنود — دگر روز از انجا تحاشی نمود
۱۶۰۸ پس از چند گاهے بغزنین رسید — سپاهش ز رنجِ سفر آرمید
۱۶۰۹ نشستند یکجا جدا ماندگان — بکردند یاد از خداوندگان
۱۶۱۰ کسے خنده می زد کسے می گریست — در آفاق ازین هر دو آزاد کیست
۱۶۱۱ بیک خانه ماتم بیک خانه سور — همی شد درین جنتِ پر قصور
۱۶۱۲ یکے با غنیمت بغزنین رسید — بهندوستان دیگری شد شهید F.۵۹
۱۶۱۳ نداند جز این شیوه روزگار — که این را دهد مستی آنرا خمار
۱۶۱۴ چو در بزمِ ایام گردان ست دور — کس این بزم را کم رسیدست بنور

1615 بیا ساقیا بادہ در جام کن | مرا بے غم از دورِ ایام کن
1616 کہ گیرم ز مستی جہانے دگر | زنم خامہ در داستانے دگر

اشتغالِ اصحابِ غرض درباب قطب الدین ایبک پیشِ سلطان و طلب فرستادن سلطان قطب دین را

1617 ہماں قطب دیں ایبکِ نامدار | کہ در ہند بگذاشتش شہریار
1618 چو اقطاعِ کہرام مضبوط دید | بزد کوس سر سوئے میرٹھ کشید
1619 بہ پشتِ فرس فتح کرد آں حصار | بیک ہفتہ ضبط کرد آں دیار
1620 ہمیراند کامے دراں بوم و بر | ہمی کرد ہر روز فتحے دگر
1621 دگر روز لشکر ز میرٹھ کشید | سیوم روز در حصنِ دہلی رسید
1622 رواں فتح کرد آں حصارِ بلند | رسانید مر گمرہاں را گزند
1623 کہتہیر ہمہ شد بفرمانِ او | ہمہ آں سر آمد بر ایوانِ او
1624 چو بگذشت ازیں ماجرا یک دو سال | بسے گردن آورد اندر دوال
1625 بہر روز اقطاعِ او میفزود | اطاعت بدو ہر کسے می نمود
1626 چو شد جمع بروے فراواں سپاہ | برو غدر کردند اہلِ سپاہ
1627 کہ قطب دیں ارشاہِ آفاق گشت | برو دستانِ شہِ آفاق بست
1628 چناں گشت مغرور از زورِ زر | کہ بہتر ز خود کس نداند دگر
1629 بگفتند بسیار راست و دروغ | زدندش بر شاہ شیرش چو دوغ
1630 چو شد شاہ از قطبِ دیں بدگماں | فرستاد پیکے پئے امتحاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۶۳۱ بدو گفت مر قطب دین را بگوی — که ای مردِ فرزانه و نیکخوی

۱۶۳۲ مهی است ما را در این بوم و بر — که نتوان بآهنگ سپه برد سر

۱۶۳۳ در آنجا یکی مردِ بخرد بگذار — که در کارها باشد او هوشیار

۱۶۳۴ تو باشد که ایدر در آئی شتاب — نباید کنی غفلت ای کامیاب

۱۶۳۵ چو آن پیک بر قطبِ ایبک رسید — وزو بدگمانیِ خسرو شنید

۱۶۳۶ روان کرد بازش بدرگاهِ شاه — بدو گفت کای پیکِ حضرت پناه

۱۶۳۷ ز ایدر رسیک سوی شه بازگرد — شتابان رهی کآمدی می نورد

۱۶۳۸ بپایان رسانی چو راهِ دراز — زمین بوس پائی شهِ سرفراز

۱۶۳۹ ازان پس بگو از زبانم دعا — ز بعدِ دعا گو بفرمان روا

۱۶۴۰ که هست ایبکت بندهٔ نیکخواه — نگردد ز درگاهِ تو هیچ گاه

۱۶۴۱ چو ایبک روان کرد آن پیک را — که بود آمده از درِ پادشاه

۱۶۴۲ پس از هفتهٔ خود همان مردِ کار — روان شد سوی حضرت شهریار

عزیمت نمودن قطب الدین ایبک در غزنین و شمس الدین التتمش را به هندوستان گذاشتن

۱۶۴۳ یکی بندهٔ ترک با احترام — که التتمش آن بنده را بود نام

۱۶۴۴ سری بود در حالت کارزار — خردمند زیرک بهر کار و بار

۱۶۴۵ محلی گرفته بدرگاه شاه — زده چشم از دی سران سپاه

۱۶۴۶ F.60 ملک قطبِ دین ایبکِ دوست روی — که همیون سیر بود فرخنده خوی

۱۶۴۷ چو در سمت غزنین علم برفراشت — همو را بهندوستان برگماشت

۱۶۴۸ همی راند خود با سپاهِ گران — بر آهنگِ پابوسِ شاه جهان

۱۶۴۹ چو در ابرنِ واره آمد سپاه — بشورید هندو شده کینه خواه

۱۶۵۰ چو بودند چیره دراں روزگار — دو فرسنگ پیش آمدند از حصار
۱۶۵۱ ہماں قطبِ دیں ایبکِ سرفراز — که بودست شیری گه ترک و تاز
۱۶۵۲ چو از دور افواجِ ہندو بدید — زمانی عنان فرس برکشید
۱۶۵۳ طلب کرد یارانِ ہمدست را — که بودست شیری بدبخت و غا
۱۶۵۴ بگفتا که ای ہمعنانانِ من — نمائیم دستی دریں انجمن
۱۶۵۵ ز آرایشِ صف بداریم دست — یکایک بتازیم چوں شیر مست
۱۶۵۶ بیکدم صفِ ہندواں بشکنیم — پس آنگاه قصد ز رشاں کنیم
۱۶۵۷ بگفت ایں و بر سمت ہندو براند — برآورد تکبیر و مرکب جہاند
۱۶۵۸ صفِ ہندواں ہم بیک ہو شکست — بہر جا سری زنده آمد بدست
۱۶۵۹ پیاپی رسیدند ترکانِ یل — فگندند در حصنِ ہندو خلل
۱۶۶۰ گرفتند بر پشتِ اسپ آں حصار — که بد فتحِ شاں ناصر و بختیار
۱۶۶۱ چو قطبِ دیں آں دز بیکسر گرفت — جہاں ماند ازاں چیرگی در شگفت
۱۶۶۲ بر دزی دو سه کرد آنجا مقام — بپیچید اسبابِ آں در تمام
۱۶۶۳ دگر روز کز قبهٔ نیلگوں — برآورد شاهِ فلک سر بروں
۱۶۶۴ یکی را ز خویشاں در آنجا گذاشت — یکی فوجِ لشکر بر و واگذاشت
۱۶۶۵ سپه خود بر آہنگِ غزنیں براند — رہی می نوشت و زری می فشاند
۱۶۶۶ شنیدم چو نزدیکِ غزنیں رسید — بغاری تمامی سپه درکشید
۱۶۶۷ ازاں غار خود یک سواره برفت — سوی شہرِ غزنیں خرامید تفت
۱۶۶۸ چو شب شد بخلوتگه روزگار — به بست آسماں چادرِ زرنگار
۱۶۶۹ بخلوت در آمد شہِ نیم روز — شده ملکِ سلطانِ شب ملک روز
۱۶۷۰ پُر از مشک شد حقهٔ آسمان — شده عالم از سر جواں
۱۶۷۱ بغزنیں در آمد ملک قطبِ دیں — وزیری که بودست او را قریں
۱۶۷۲ نخستیں سوی خانهٔ او شتافت — که اذ رایکی دوستِ فرزانه یافت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

١٦٧٣ چو پیشِ درش آمد آں نامور | بگفتار قیباں کنندش خبر

١٦٧٤ رقیباں بگفتند دستور را | کہ آمد سوارے بر ایوانِ ما

ط

١٦٧٥ بتعجیلت آں مردِ عجلت گرای | ہمی خواند ای صاحبِ پختہ رای

١٦٧٦ چو دستورِ دانا شنید ایں خبر | بروں آمد از خانہ تعجیل تر

١٦٧٧ شد از دیدنِ ایبک اندر شگفت | بصد فرحت آنگہ کنارش گرفت

١٦٧٨ پس آنگہ دمے ہر دو در پیشِ در | بگفتند احوالِ خود مختصر

١٦٧٩ براندند ازاں پس بدرگاہِ شاہ | بہ ہمراہی آں ہر دو مردانِ راہ

١٦٨٠ رسیدند چوں بر درِ شہ فراز | وزیرِ نکو خلق مہماں نواز

١٦٨١ ملک قطب دیں را بر ایواں نشاند | بکاخ اندروں خود خراماں براند

١٦٨٢ چو در پیشِ شہ آمد آں مردِ راد | زبانِ دعا بعدِ خدمت کشاد ط

١٦٨٣ F.61 پس آنگہ بگفت آں وزیر ایں | کہ ای خسروِ جملہ روئے زمیں

١٦٨٤ اگر شاہ را بے گہ آزردہ ام | دو مژدہ بیکبار آوردہ ام

١٦٨٥ یکے آنکہ ایبک بہ پیشِ در است | کہ از بندگانِ شہ کشور است

١٦٨٦ دوم اہرن وارہ را فتح کرد | ہماں مردِ فیروز بختِ نبرد

١٦٨٧ وزاں پس بدرگاہِ شاہ آمدست | بصد عاجزی عذرخواہ آمدست

١٦٨٨ چو بشنید شہ ایں سخن از وزیر | شگفت از طرب شاہِ روشن ضمیر

١٦٨٩ پس آنگہ بگفت ایبکِ کامیاب | درونِ سراپردہ آید شتاب

١٦٩٠ و دید آنکہ آں صاحبِ خوب رای | ز پیشِ شہنشاہِ کشور کشای

١٦٩١ بہ نوّاب پروانہ بر شہ رساند | ملک قطب دیں را دروں تر بخواند

١٦٩٢ چو ایبک رخِ شاہِ عالم بدید | زمیں بوسہ داد آنگہے در دوید

١٦٩٣ بصد آرزو کرد پابوسِ شاہ | پس آنگاہ آں بندۂ نیک خواہ

ط نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

١٦٩٤ کلید دژها هر آن داره را   بیفگند در پای فرمان روا
١٦٩٥ بگفتا جز این خدمتے بهر شاه   بسے دارم ایدر میان سپاه
١٦٩٦ سپه را ازینجا سه فرسنگ وار   نهان کرده ام ای شهِ کامگار
١٦٩٧ چو بشنید فرمود شاهِ جهان   که اے مرد ممتاز کار آگهان
١٦٩٨ مرا ذات تو از هدایا بس است   جهان خواستن کار هر ناکس است
١٦٩٩ پس آنگه بدو خسروِ کامران   سه خلعت بفرمود در یک زمان

پنهاکردن سلطان معز الدین قطب ایبک را زیر تخت وطلب کردن طایفه که در باب او سخنے گفته بودند

١٧٠٠ شنیدم همان ایبکِ هوشیار   دران شب نرفت از بر شهریار
١٧٠١ همه شب شه و ایبک نامور   بگفتند احوال با یک دگر
١٧٠٢ چو شد روز گفت آن شه نیکبخت   به ایبک که گرد و نهان زیر تخت
١٧٠٣ خود آنگاه هم اول بامداد   بران تخت با خورمی بار داد
١٧٠٤ طلب کرد آن قوم روباه فن   که گفتند در باب ایبک سخن
١٧٠٥ شنیدم چو آن زمرهٔ نابکار   رسیدند پیش شهِ کامگار
١٧٠٦ بدایشان بگفت آن شهِ هوشمند   که اے زمرهٔ نابکار و نژند
١٧٠٧ چه گوئید در باب ایبک کنون   دهید از سرِ راستی خط بخون
١٧٠٨ که گر ایبک آید بر ایوانِ ما   نتابد سر از حکم و فرمان ما
١٧٠٩ بود خون هر یک هباءً هدر   در آرید هر یک درین شرط سر
١٧١٠ چو آن قوم از شاه روشن ضمیر   شنیدند دادند خط ناگزیر
١٧١١ وزان پس بگفت آن شهِ نیک بخت   که ایبک برون آید از زیر تخت
١٧١٢ بفرمان شه ایبک آمد برون   دعا و ثنا گفت شه را فزون
١٧١٣ بعد حذر بنهاد سر بر زمین   بدیدند اهلِ یسار و یمین

۱۶۱۴ همان قوم ازاں حال حیراں شدند　　زخط دادن خود پشیماں شدند
۱۶۱۵ قلم چوں بیاسود در شرط سر　　چه سود از پشیمانی الا ضرر
۱۶۱۶ غرض بعد ازاں گفت فرماں روا　　که خونی بریزند آں قوم را
۱۶۱۷ دراں حال آں ایبک مرد راد　　بصد عذر در پائے شه سر نهاد
۱۶۱۸ بگفتا که اے شاه فرخنده فن　　بکن جان ایں قوم انعام من
۱۶۱۹ F۶۲ که ایشاں بجانم بدی کرده اند　　دل شاه را نیز آزرده اند
۱۶۲۰ هماں به که از خونشاں بگذری　　که شاه جهاں بخش و جاں پروری
۱۶۲۱ شنیدم چو دید آں سرافراز راد　　که ایبک سر اندر شفاعت نهاد
۱۶۲۲ ببخشید جانها مر آں قوم را　　بفرمود گردن ز غزنیں جدا
۱۶۲۳ بایبک بفرمود پس شهریار　　که اے سرکش پخته و هوشیار
۱۶۲۴ همیں لحظه بر بارگے برنشیں　　ره راست لشکرگه خود گزیں
۱۶۲۵ چو فردا کشد سر زکوه آفتاب　　ابالشکر خود باید شتاب
۱۶۲۶ دگر روز کایں گنبد دیرپاے　　شد از روئے خورشید پرده کشاے
۱۶۲۷ برآورده شاه فلک تیغ تیز　　بشد لشکر اختر اندر گریز
۱۶۲۸ بارکان دولت بفرمود شاه　　که هر یک پیاده نوردند راه
۱۶۲۹ همه خدمتے بهر ایبک برند　　بتعظیم او جمله پے افشرند
۱۶۳۰ چو شد روز ایبک به حضرت رسید　　هماں اخترش سر بگردوں کشید
۱۶۳۱ همه سرفرازاں بفرمان شاه　　پیاده دو فرسنگ بریدند راه
۱۶۳۲ چو در شهر آمد همه در رکاب　　دویدند تا زو نیاید عتاب
۱۶۳۳ چو در حضرت شاه ایبک رسید　　شهنشه ز حجاب حضرت شنید
۱۶۳۴ بفرمود کاں فخر کار آگهاں　　سوارا درآید بکاخ شهاں
۱۶۳۵ فرد ناید از اسپ جز پیش تخت　　برآئیں شاهاں فیروز بخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۳۶ چو ایبک ز حجاب این مژده یافت / سوار از درون سرا بر شتافت
۱۷۳۷ ز فرمان خسرو گریزے ندید / بیامد فرود چوں بحضرت رسید
۱۷۳۸ شهش کرد تعظیم بر پای خاست / دوید ایبک آنگه سوی شه شتافت
۱۷۳۹ ببوسید پاشه کنارش گرفت / سراسر بزر از نثارش گرفت
۱۷۴۰ وزاں پس شهنشه بر آمد بتخت / بکرسی نشست ایبک نیک بخت
۱۷۴۱ شهش دمبدم گرم پرسی نمود / بسے تخت حرمت بکرسی نمود
۱۷۴۲ بفرمود شه تا بشهر و دیار / به بندند آذین ملوک و کبار
۱۷۴۳ شده ایبک و شاه مجلس فروز / بکردند هر دو طرب چند روز
۱۷۴۴ وزاں پس بفرمود شاهِ جهاں / که ایبک رود هم بهندوستاں
۱۷۴۵ بسے خلعتش داده شاه کریم / بسے خورد سوگندهائے عظیم
۱۷۴۶ که گر جمله عالم شود یک زباں / نگردم ز ایبک گهے بدگماں

عزیمت نمودن سلطان معزالدین محمد ابن سام کرت چهارم بهندوستان فیروزی یافتن بر جیچندر رائے قنوج

۱۷۴۷ چو بر پانصد افزود سالے نود / هوائے بهاراں شد اندر رسد
۱۷۴۸ خرامید هر یک سوئی بوستاں / شه غزنیں آمد بهندوستاں
۱۷۴۹ چو بشنید ایبک که شاهِ سعید / دگر باره در هند لشکر کشید
۱۷۵۰ ز کهرام آورد بیروں سپاه / در اثنائے ره کرد پابوس شاه
۱۷۵۱ ز خرج سپاه وز دخلِ دیار / همه یک بیک گفت بر شهریار
۱۷۵۲ بسے خدمتش پیش خسرو کشید / بسے آفرینش ز خسرو رسید
۱۷۵۳ وزاں پس به شه گفت آں نیک خواه / کز اقبالت ای شاه گیتی پناه
۱۷۵۴ بسے دز گرفتم ز هندوستاں / بسے خار کندم ازیں بوستاں

نوٹ ۵ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۶۵۵ F.۶۳ ولیکن بماندست یک کهنه خار — که آمد مزاحم درین مرغزار
۱۶۵۶ همان رائے قنّوج کشورکشا — که نامش بخوانند جیچند رائے
۱۶۵۷ یکے لشکرے دارد آں نابکار — که بگذشت از حدِّ حصر و شمار
۱۶۵۸ بسے پیل دارد چو البرز کوه — مهیا بسے لشکرِ باشکوه
۱۶۵۹ ز اقصائے دریا و تا حد سند — به پیشش کمر بسته رایان هند
۱۶۶۰ ز رایان هند و همه برتر است — سرِ جمله رایان همه افسر است
۱۶۶۱ اگر خیزد آں خار ازیں بوستاں — شود ملک ما ملک هندوستاں
۱۶۶۲ چو رایات اعلیٰ بایدر رسید — سپه باید اکنوں بقصدش کشید
۱۶۶۳ دریں بار شاہا مقدم منم — کز اقبال شه لشکرش بشکنم
۱۶۶۴ همیں شاهِ عالم تماشا کند — که ایبک چه چابکی درانجا کند
۱۶۶۵ چو ایں قصه خسرو ز ایبک شنید — برو آفریں کرد و رایش گزید
۱۶۶۶ دگر روز کز پردهٔ نیلگوں — عروس جهانتاب آمد بروں
۱۶۶۷ شنیدم شه و ایبکِ نیک خواه — بقنوج راندند یکسر سپاه
۱۶۶۸ چو در حدِ چندوال لشکر رسید — ز قنوج جیچند لشکر کشید
۱۶۶۹ شنیدم که آں ایبکِ راست کیش — بیک منزل از شه همی رفت پیش
۱۶۷۰ بچندوال چو در رسید آں نهنگ — که هموار بوداست فیروز جنگ
۱۶۷۱ یکے برهمن آمد او را به پیش — بگفتش بگو قصهٔ رائے خویش
۱۶۷۲ سراں سپه کو و لشکر کجاست — همان رائے ایں بوم و کشور کجاست
۱۶۷۳ پس آں برهمن داد او را خبر — به پیشش بصد عجز بنهاد سر
۱۶۷۴ بگفتا که اے ترکِ هندوشکار — ازینجا سیاهست دو فرسنگ وار
۱۶۷۵ دو روز است جیچند کشورکشائے — بصحرائے آمد سکونت گرائے
۱۶۷۶ وعیدست در رسمِ هندوستاں — سه روز و دگر هست باقی ازاں
۱۶۷۷ بگسترده هندوی (هندی) بساط — همه مست) عیش اند و غرق نشاط

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۷۸ چناں اند مشغول نوشِ عقار　　گزیشاں[1] نیابی یکی ہوشیار
۱۷۷۹ چو ایبک زہند و شنید ایں خبر　　طلب کرد اصحاب را سر بسر
۱۷۸۰ وزاں پس بگفتا کہ ای سرکشاں　　نماند کسے در جہاں جاوداں
۱۷۸۱ مگر آنکہ نامے برد از غزا　　چو رستم نہد سر بکارِ وغا
۱۷۸۲ یک امروز اگر دل بہیجا نہید　　مرا گاہ و بیگاہ یاری دہید
۱۷۸۳ زافواج ہندو بر آریم گرد　　بکوشیم از جاں بکارِ نبرد
۱۷۸۴ زکفار خالی کنیم ایں دیار　　بر آریم از گلشنِ ہند خار
۱۷۸۵ بفرقِ علمہائے اسلام را　　رسانیم چوں لشکرِ مصطفیٰ[21]
۱۷۸۶ چو مرداں بہمت بر آریم نام　　بدنیا و عقبیٰ بگیریم کام
۱۷۸۷ شنیدم چو ایبک بسر لشکراں　　بکرد آں نصیحت پژوہش کناں
۱۷۸۸ ہماں چیرہ التتمش سرفراز　　کہ بد محرمِ خاص ایبک براز
۱۷۸۹ یکے ترک بود ست اختر سعید　　کہ ایبک بفرمانِ شاہش خرید
۱۷۹۰ بہ پیشِ شہنشاہ با کہو کہراں　　زدہ تیغہا ہمچو کند آوراں
۱۷۹۱ شہش بارہا دادہ تشریف خاص　　کہ بودے بہر معرکہ در قصاص
۱۷۹۲ پسر خواندہ[2] ایبک مرآں ترک را　　بدادش خطِ عتق فرما نروا
۱۷۹۳ عجب بندہ کز لطفِ پروردگار　　شد آزاد پیش از خداوندگار F.۶۴
۱۷۹۴ غرض آنکہ چوں ایبکِ چیرہ دست　　بجائے کہ پیش آمدہ بت پرست
۱۷۹۵ بالشکر خویش چوں پاستاں　　بگفت از نصیحت یکی داستاں
۱۷۹۶ شنیدم کہ التتمش دیو بند　　بگفتا بصفدار فیروزمند

لوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۷	که امروز مائیم و دشتِ نبرد	زافواجِ ہندو بر آریم گرد
۱۷۹۸	چو شیران ز پیلاں نتابیم سر	چو پیراں به بندیم در کیں کمر
۱۷۹۹	بتازیم بر رائے ہندوستاں	بگیریم اطرافِ آں بوستاں
۱۸۰۰	در اوطان کفار آتش زنیم	دریں ملک اسلام ظاہر کنیم
۱۸۰۱	چو بر ایبک التمش ایں قصه گفت	دل ایبک از عیش چوں گل شگفت
۱۸۰۲	دگر سرکشاں ہم دریں کار سر	نہادند پس ایبکِ نامور
۱۸۰۳	فرس راند از انجا برسمِ غزا	ہمی رفت گه پویه گه باشتا
۱۸۰۴	خروشاں چو بر فوجِ ہندو رسید	سپاہش ہمه تیغہا بر کشید
۱۸۰۵	برافواجِ ہندو یکے ہوز دند	بسے تیغ بر روئے ہندو زدند
۱۸۰۶	یکے لحظه ترکانِ ہندو شکار	صفِ ہند را ہمچو مردانِ کار
۱۸۰۷	ندادند فرصت دراں دشت کیں	شکستند شاں از یسار و یمیں
۱۸۰۸	شنیدم ہماں رائے ہندی دیار	چناں گشت گم اندراں کارزار
۱۸۰۹	که کس باز کم گفت ازوی نشاں	گر بے سپر گشت در کشتگاں
۱۸۱۰	ز ہندو کسے زنده زانجا نرفت	بہر سوئی ترکاں خرامیده تفت
۱۸۱۱	بکشتند از ہندواں خاص و عام	گرفتند اسبابِ ہندو تمام
۱۸۱۲	بدست آمده ہفصد و اند پیل	زده لشکرِ ہند طبلِ رحیل
۱۸۱۳	ز اسبابِ ہندی چه گویم که چند	گرفتند ترکانِ فیروزمند
۱۸۱۴	دراں شب ہمانجا فرود آمدند	بنوشِ مئے و ساز رود آمدند
۱۸۱۵	دگر روز صفدار غوری رسید	سبکدستی ایبک یک شنید
۱۸۱۶	ازاں چیرگی ماند اندر شگفت	بصد آفریں در کنارش گرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۸۱۷ وزان پس بدو خلعتِ خاص داد | بدستش یکے بوسہ ز اخلاص داد

۱۸۱۸ بالتمش را و دیگر سران | بفرمود تشریف شاہِ جہان

۱۸۱۹ دگر روز شہ ایبکِ راد را | بگفت اے سرافراز کشور کشا

۱۸۲۰ چو دستے بتاراجِ ہندو تراست | ہمی تاز ہر سو کہ جُلد و تراست

۱۸۲۱ شکستے صفِ رای رایانِ ہند | مخور غم ز کشور کشایانِ ہند

۱۸۲۲ سراسر ہمی گیر این مرز بوم | دمارے بر آور ز کفّار شوم

۱۸۲۳ چو با ایبکِ این گفت فرمانروا | بگفت ایبکش بعد مدح و دعا

۱۸۲۴ کہ از من چہ کار آید ای شہریار | چہ خیزد ز دستم گہِ کارزار

۱۸۲۵ یکے بندہ ام ہم ز خدّامِ شاہ | فرا لطفِ شہ گرد امیرِ سپاہ

۱۸۲۶ ہم از قوتِ شاہ بشتافتم | کہ بر فوجِ ہندو ظفر یافتم

۱۸۲۷ ہر آن کار کاید ز دستم درست | ہمہ پرتوِ ظلِ رایاتِ تست

۱۸۲۸ دگرنے مرادست نیست آنچنان | کہ بر فوج مورے شوم کامران

۱۸۲۹ وزان پس معزِ دین آن شاہ راد | بایبک یکے خلعتِ خاص داد

۱۸۳۰ بہندوستان جای خویشش گذاشت | وزان پس سوئے غزنین آہنگ داشت

۱۸۳۱ F. ۷۵ پس از چند گاہے دران تختگاہ | نزولے بفرمود رایاتِ شاہ

۱۸۳۲ ز غزنین شنیدم کہ سالے سہ چار | نجنبید آن خسروِ کامگار

۱۸۳۳ وزان پس سپہ جانبِ طوس راند | در اقصائے آن ملک سالی بماند

۱۸۳۴ دیار سرخس و نواحی طوس | شد از عدلش آراستہ چون عروس

۱۸۳۵ بہر مہ در اطرافِ آن مرغزار | بکردی ز اقبال تازہ شکار

۱۸۳۶ بمالیدی اقصائے آن بوم و بر | گرفتے بہر عزم شہرے دگر

۱۸۳۷ سرِ سرکشان را کشیدی بدام | رسانیدی اصحابِ دین را بکام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ

رسیدن خبرِ وفاتِ غیاث الدّین محمّد سام بمعز الدّین محمّد سام و ملکِ غور بحوالہ غیاث الدّین محمود محمّد سام کردن

١٨٣٨ یکے روز شہ بود با صد فراغ — کہ از کشورِ غور آمد الاغ
١٨٣٩ بصد خستگی گرد پا بوسِ شاہ — یکے نامہ پس کرد عنوان سیاہ
١٨٤٠ ز حجّاب بگذشت نزدیک برو — بدستِ شہنشاہِ کرّ آں سپرد
١٨٤١ ز دستش چو بستد شد از دستِ شاہ — کہ عنوانِ آں دید یکسر سیاہ
١٨٤٢ بدستِ خود آنگاہ آں شاہ راد — چو آشفتگاں مُہرِ نامہ کشاد
١٨٤٣ ہمی خواند و از دیدہ خوں فشاند — چو مقصود مضمونِ آں نامہ خواند
١٨٤٤ قبا کرد جامہ برآورد آہ — بیفگند بر خاک از سر کلاہ
١٨٤٥ بیفتاد گریاں بخاک از سریر — ہمیگفت ہر دم بشور و نفیر
١٨٤٦ کہ بازوئے اقبال جاہم شکست — فلک دولتم را کنوں داد بست
١٨٤٧ غیاث الدّیں آں شاہِ عالم نماند — بہ عالم بجز جائے ماتم نماند
١٨٤٨ تہی ماند بے ذاتِ او تختِ غور — کنوں سامیاں را بود زور و زور
١٨٤٩ زگیتی سفر کرد آں پورِ سام — کہ بود است در دودماں پورِ سام
١٨٥٠ دلِ شاہ غزنیں دراں روزگار — بمرگِ برادر چناں شد فگار
١٨٥١ کہ یک ہفتہ بر خلق ننمود روی — پس از ہفتہ آں شہِ نامجوی
١٨٥٢ رواں کرد لشکر براہنگ غور — فرستاد از آں کشور و بوم غور
١٨٥٣ بمحمود داد آں بر و بوم را — کہ بود اے پسر شاہِ مرحوم را
١٨٥٤ غیاث الدّیں اورا لقب کرد شاہ — کہ دیدش سزاوارِ تخت و کلاہ
١٨٥٥ بگفتش کہ از حدِّ بست فرات — ترا کردہ ام مرزباں تا ہرات

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۵۶ همی گیسر کامے دریں بوم و بر | همی کوشش درداد همچوں پدر

۱۸۵۷ پس آں ناصر الدین سلجوق را | که بد پورِ خواهر مراں بادشا

۱۸۵۸ دراں عهد بسپرد ملکِ فرات | که در جنبشش دید نورِ نجات

۱۸۵۹ وزاں پس خداوند اقبال زور | درآمد بغزنیں با قطاع غور

قصهٔ ردکردن محمد بختیار خلجی از غزنین و عزیمت کردنِ او جانبِ هندوستاں و گرفتنِ او ملک لکھنوتے را

۱۸۶۰ شنیدم ز مرغانِ آں بوستاں | که چوں شاهِ غزنیں ز هندوستاں

۱۸۶۱ به نیروے نصرت بسے ترک و تاز | بدولت سوئے تختگه گشت باز

۱۸۶۲ بفرمود تا عرضِ لشکر کنند | یکے سائبانے بصحرا زنند

۱۸۶۳ هماں تاج الدیں یلدزِ کامگار | که بود ست پسر خواندهٔ شهریار

۱۸۶۴ هماں عارضِ لشکر شاه بود | بفرمانِ خسرو اطاعت نمود

۱۸۶۵ E ۲۶ رهے کرد پیدا که هر خاص و عام | بیک روز در عرض آید تمام

۱۸۶۶ ز وقتِ سحر تا نمازِ دگر | بعرض آمد افواج شه سر بسر

۱۸۶۷ چو فارغ شد از لشکرِ بیشمار | پس آنگاهِ آں یلدزِ دل شکار

۱۸۶۸ بفرمود بستن دفاتر تمام | که در عرض آمد عساکر تمام

۱۸۶۹ ازاں پس که بستند هر دفترے | پس آمد مگر صاحب لشکرے

۱۸۷۰ محمد هماں سرکشِ بختیار | که بودست صفدر ز خلجی تبار

۱۸۷۱ چو پس آمد آں سرکشِ نامجوی | بگفتند یلدز را حال اوی

۱۸۷۲ که بیگه رسیدست سر لشکرے | ببستند هر جا که بد دفترے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۱۸۷۳ چگوئی تو در بابتش ای سرفراز　　کنیم از پیش دفتری چند باز
۱۸۷۴ چو بشنید آیلدز در خشم گشت　　مزاجش زگرمی بر آتش گذشت
۱۸۷۵ بگفتا چنیں کس کہ در عرضِ ہم　　موافق نباشد مرا در حشم
۱۸۷۶ ہماں بہ کہ در حال دفتر کشند　　بنامش رواں خط ردّ در کشند
۱۸۷۷ شنیدم ہماں لحظہ اہلِ قلم　　بفرمانِ شہزادۂ محتشم
۱۸۷۸ خطِ ردّ کشیدند بر نامِ او　　چو مردود شد آں یلِ نامجو
۱۸۷۹ زغزنیں ہماں روز با خیلِ خویش　　بروں آمد و راہ بگرفت پیش
۱۸۸۰ رُخ آورد در سمت ہندوستاں　　شنیدم چو آمد دریں بوستاں
۱۸۸۱ ہمیخواست آں صفدرِ پاک دیں　　بجیتور گردد عزیمت گزیں
۱۸۸۲ کند چاکرے رائے جے سنگہ را　　بگرے دراں دز شود بادشاہ
۱۸۸۳ ہم آخر دلِ او ازیں رائے ست　　دگرگونہ انگیخت رائے درست
۱۸۸۴ یکا یک زجیتور مرکب جہاند　　سوئے کشورِ گور یکسر براند
۱۸۸۵ در اقصائے لکھنوتی آں سرفراز　　یکا یک در آمد پے ترک و تاز
۱۸۸۶ شنیدم بر آئین سوداگراں　　کہ گردند گیتی کراں تا کراں
۱۸۸۷ مجمد در آمد دراں بوم و بر　　ببردند در لکھنیہ ایں خبر
۱۸۸۸ کہ سوداگرے آمد از سیستاں　　بیاورد بس رخت قیمت گراں
۱۸۸۹ بسے اسپ تاتار و دیبائے چیں　　نفائس فزوں دارد از ہر زمیں
۱۸۹۰ ہماں لکھنیہ ایں خبر چوں شنود　　کہ صفدرِ آں جملہ اقلیم بود
۱۸۹۱ ہماں لحظہ از قصرِ خود شد سوار　　بداں تا خرد رختے از ہر دیار
۱۸۹۲ خبر نے کہ ایں عالمِ عشوہ گر　　نہفت است سودائے دیگر بسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

١٨٩٣ غرض چون برون آمد از قصر رای   سوئے کارواں شد عزیمت گرای
١٨٩٤ شنیدم چو در کارواں در رسید   محمدؐ به پیشش نفایس کشید
١٨٩٥ نخستیں یکے تعبیه کرده بود   بیاران ازاں روا شارت نمود
١٨٩٦ بداں تا در آیند از هر طرف   بسازند مر هندوان را هدف
١٨٩٧ چو ترکاں بهندو نهادند دست   بیفتاد در فوج هندو شکست
١٨٩٨ گروهے بماندند در گرد رائے   بگشتند با ترک وحشت گرای
١٨٩٩ زمانے بکردند با خصم جنگ   دراں جنگ شد یک زمانے درنگ
١٩٠٠ هم آخر دلیرانِ خلجی نژاد   بکردند یک حمله چون تند باد
١٩٠١ چو کشتند آں چند هندو سوار   اسیر آمد آں رائے بر بختیار
١٩٠٢ محمدؐ دراں ملک شد بادشاه   جداگانه ملکش شده تختگاه
١٩٠٣ F.٦٧ شنیدم ز لکهنوتی او تا بچیں   عیاں کرد اسلام آں پاکِ دیں
١٩٠٤ به نیروئے اسلام دیاری بخت   فراواں بدست آمده تاج وتخت
١٩٠٥ بلے هر کرا بخت یاری دهد   بهر شش خدا کامگاری دهد
١٩٠٦ دلے هر کرا چشم همت کشاد   بر اسباب گیتی نظر کم فتاد
١٩٠٧ چو در عقل او را کمالے بود   مجرد دریں راه فالے بود
١٩٠٨ بجائے که وسے زند زر شود   همه کارهایش میسر شود
١٩٠٩ بدامنش فتد مرغِ دولت مدام   زند گام دایم بصحرائے کام
١٩١٠ بیا تا چو مردانِ آزاد رو   ردم اندریں کارواں بے گرد
١٩١١ بسوزیم اسباب عالم تمام   بسازیم با فرقهٔ والسلام
١٩١٢ دریں ره برانیم تلاشش وار   نگر داریم از غم روزگار
١٩١٣ خوریم آنچه داریم غم کم خوریم   کزیں ره بر از باغِ عالم خوریم
١٩١٤ چو بستاں دریں باغِ هر صبحدم   زنیم از برائے تماشا قدم

1915 چو مست از تماشائی بستان شویم — چو گل از دم صبح خندان شویم
1916 F.67 بگوئیم هنگام عشرت همین است — که در قصد ما آسمان و زمین است
1917 بیا ساقیا ده یکے دور راز — زمین جرعه و آسمان جام ساز
1918 مے ده که از ساغر اوّلیں — رود فرق از آسمان تا زمیں

عزیمت نمودنِ سلطان معزدین سام بجانب خوارزم و بلخ و باز گشتن در حدودِ هندوستان میل کردن و شهید شدنِ او

1919 شنیدم معزدین آں پور سام — باقطاعِ غزنیں همی راند کام[1]
1920 چو تاریخ در ششصد و یک رسید — ز غزنیں دگر بارہ لشکر کشید
1921 بخوارزم رفت و سبک باز گشت — چو زیں قصه ماهی سه چار گذشت
1922 سوئے بلخ لشکر ز غزنیں براند — ز ترکانِ کافر بسے خوں فشاند
1923 شنیدم بسے کشت شاں در نبرد — هم آخر براں طایفه صلح کرد
1924 وز انجا در آمد به هندوستاں — هم از حدِ اقصائے ایں بوستاں[2]
1925 سپه را بر آهنگ غزنیں کشید — چو در منزلِ شوم دمیک رسید[3]
1926 یکایک بکے ملحدے بید ریغ — بزد بر سرِ شه گه بار تیغ
1927 چناں شاه را زخم کاری رسید — که سر سوئے گلزار جنت کشید
1928 بغزنیں شہے راند سی و دو سال — شد از لشکرش عالمے پائمال
1929 ثنا خوان او هفت اقلیم شد — همه هند از دو دار تسلیم شد
1930 شہے بود الحق حلیم و کریم — بقوت صحیح و بهمت سلیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۳۱ هزارے دو پیل زیان جمع کرد — همه عمر او در رفت اندر نبرد
۱۹۳۲ شنیدم که روزی همان شهریار — بپرسید از خازنِ راستکار
۱۹۳۳ که اندر خزانه ز گنج و گهر — چه موجود داری مرا ده خبر
۱۹۳۴ همان خازن آنگه بشاهِ گزین — که بد اسم او اسمعیل امین
۱۹۳۵ بگفتا که اے خسروِ کامگار — گذشت ست کار نقود از شمار
۱۹۳۶ یکے روز سنجیدم الماس را — که از هر گهر بیشش دارد بها
۱۹۳۷ منے پانصد آمد فزون بر هزار — بغیر از زر و گوهرِ شاهوار
۱۹۳۸ تو پیش اے شهنشاه گوهر شناس — نقود دگر هم برین کن قیاس
۱۹۳۹ همه حال گرچه جهانرا گرفت — بسے کار از وے بر آمد شگفت
۱۹۴۰ هم ازین کاروان رخت بست — که عزم یک جو نبودش بدست F. ٦٨
۱۹۴۱ ز شش صد و سالی چو افزون گذشت — که از دارِ فانی سفر باز گشت
۱۹۴۲ ز گیتی بجز نام نیکی نبرد — نمردست هر کو بدینگونه مرد
۱۹۴۳ تو گوئی کزین بزم گه خاست ست — بجائے دگر مجلس آراست ست
۱۹۴۴ بهر جا که صاحبدلے هر سحر — بیادش بگوید بهر بوم و بر
۱۹۴۵ بیا ساقیا مے بساغر بریز — که شد باد از نافهٔ مشک بیز
۱۹۴۶ بوقتے چنین مردمِ هوشیار — همان به بود مست در لاله زار

قصه مملکت تاج الدین یلدز و قطب الدین ایبک و ناصر الدین قباچه گویند طاب الله ثراهم[۲]

۱۹۴۷ چنین گفت پیرِ فسانه سراے — که چون شاه غزنین بشد زین سرائے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۱۹۴۸ ملکِ تاجِ دیں یلدز آں مرد کار — که بودست پسر خوانده شهریار
۱۹۴۹ بطفلی خریدش سپهدار راد — وزاں پس بدو دخت ایبک بداد
۱۹۵۰ سپهدار را چوں نبودست پسر — شنیدم چنیں بود شه را پسر
۱۹۵۱ که خود چوں برد رخت ازیں کوچگاه — هماں یلدز یل بود جائے شاه
۱۹۵۲ ولیکن بریں رائی یاراں نبود — نهاں هر سری شورشے می نمود
۱۹۵۳ هم آخر چو سفدار در پرده شد — جهاں را دل از مرگش آزرده شد
۱۹۵۴ پس از ماتم دگر یه کار آگهاں — بیلدز بدادند تختِ شهاں
۱۹۵۵ شنیدم که محمود فرماں روا — که پوری برادر بدے شاه را
۱۹۵۶ بنشنتند قصه پس از شور و شر — که اے وارثِ ملکِ غزنیں دغر
۱۹۵۷ شهنشه ازیں کارِ رواں رخش راند — کنوں تختِ بی شاه خالی بماند
۱۹۵۸ تو چوں وارثے اندریں تختگاه — بفرما که بر سر نهی گنج و کلاه
۱۹۵۹ سراں جمله چشمے بره مانده اند — بامیدِ فرماں شه مانده اند
۱۹۶۰ ز راهِ کرم ایں سخن را جواب — ببایدکه ایدر فرستی شتاب
۱۹۶۱ غیاث الدیں آں شاه محمود رائے — که بودست در غور فرمانروائے
۱۹۶۲ چو برخواند ایں قصهٔ دلپذیر — بفرمود تا در چکانند دبیر
۱۹۶۳ جوابے نویسد بر اهلِ سپاه — که یلدز بغزنیں بود پادشاه
۱۹۶۴ بکردیم آزاد آں شاه را — بدادیمش آں افسر و گاه را
۱۹۶۵ هماں قطبِ دیں ایبک راد را — بلاهور کردیم فرماں روا
۱۹۶۶ بداں تا کند ضبط هندوستاں — کند باغبانی دراں بوستاں
۱۹۶۷ شنیدم چو زاں شاهِ اختر سعید — بغزنیں و لاهور فرماں رسید
۱۹۶۸ بفرمانِ آں شاهِ فیروز بخت — بلاهور ایبک بر آمد به تخت
۱۹۶۹ بغزنیں چو شاهانِ غوری نژاد — هماں تاجِ دیں تاج بر سر نهاد
۱۹۷۰ قباچه بملتاں بر آمد به تخت — که بد بندهٔ شاهِ فیروز بخت
۱۹۷۱ هماں شمس دیں در بداؤں بماند — بفرمانِ ایبک هماں ملک راند
۱۹۷۲ دراں دور فرخنده هر بادشاه — همی راند ملکے بهر تختگاه

۱۹۷۳ که ناگاه دوران بر آیینِ خویش
رسانید در لذتِ نوشش نیش

F.۶۹

اختلافِ افتادن میانِ یلدز و ایبک و منهزم شدنِ یلدز بسمت کرمان

۱۹۷۴ شنیدم چو بگذشت سالے سه چار — همان ایبک و یلدز شهریار
۱۹۷۵ کشیدند با یکدگر تیغِ کین — شده هر دو باهم خصومت گزین
۱۹۷۶ در اقصائے پنجاب آن هر دو نو — که بودند شاهانِ کشور خدیو
۱۹۷۷ یکے لشکر از شهرِ غزنین براند — ز لاهور دیگر فرس بر جهاند
۱۹۷۸ مصافے بکردند با یکدگر — ز خون غرق کردند آن بوم و بر
۱۹۷۹ چنان خون در آن حربگه ریختند — که طوفانے از خون برانگیختند
۱۹۸۰ بکوشید هر یک پئے خسروی — که خیزد ز لاهور و غزنین دوی
۱۹۸۱ یکے را دو کشور مسلم شود — خصومت گری از میان گم شود
۱۹۸۲ شنیدم هم آخر پس جنگ سخت — ز یلدز در آن دشت برگشت بخت
۱۹۸۳ چو افواج او در هزیمت فتاد — براهِ فرارش عزیمت فتاد
۱۹۸۴ از آنجا بکرمان گریزان برفت — دژم دار مخمور حیران برفت
۱۹۸۵ همان قطب دین ایبک نامدار — چو فیروز شد اندران کارزار
۱۹۸۶ پس از غارتِ بنگه کینه خواه — روان شد ز پنجاب در تختگاه
۱۹۸۷ در آمد به غزنین برآمد به تخت — بر آیینِ شاهانِ فیروز بخت
۱۹۸۸ چهل روز آنجا همی راند کام — چو برگشت از و دولتِ تیزگام
۱۹۸۹ ز کرمان همان یلدز یل رسید — بکین خواهیِ خصم لشکر کشید
۱۹۹۰ بدان تا بدشمن شکست آورد — همان مُلکِ رفته بدست آورد
۱۹۹۱ شنیدم که ناگه بغزنین رسید — بجز عطفِ ایبک گریزے ندید

۱۹۹۲ برائے کہ آنرا ہمہ خاص و عام   بخواندی ہمی سنگ سوراخ نام
۱۹۹۳ نیارد گذشتن درو لشکرے   مگر یک سواری و یک اشترے
۱۹۹۴ ہماں ایبک پیل دراں راہ رفت   بلاہور یکسر خرامید تفت
۱۹۹۵ دگر بارہ یلدز ز یاری بخت   بدار الخلافہ بر آمد بتخت
۱۹۹۶ ہمی راند ملکے دراں تختگاہ   ہمی گفت ہر لحظہ شکر آلہ

خطا کردن ایبک از اسپ و شہید شدن در لاہور و ملک گرفتن آرام شاہ ابن ایبک

۱۹۹۷ شنیدم ہماں ایبک دیوبند   بلاہور چوں شد سکونت پسند
۱۹۹۸ در لطف بر اہل دانش کشاد   کسے راز یک لک درم کم نداد
۱۹۹۹ ہمی راند ملکے دراں مرز و بر   پے ملک غزنیں خمارش بسر
۲۰۰۰ بہر روز گشتے ز مشکو سوار   گہے عزم میدان و گاہے شکار
۲۰۰۱ زچو گانش فرسودہ گوئے زمیں   تہی گشتہ از صید روئے زمیں
۲۰۰۲ چو بگذشت ازیں قصہ سالی سہ چار   دگر مہر زد سکہ روزگار
۲۰۰۳ کمے روز آں سر کش نامور   بمیداں ہمی رفت بعد از سحر
۲۰۰۴ شنیدم کہ چوں دولت از دی بگشت   بکوئے و باغت گراں می گذشت
۲۰۰۵ ز بوئے د باغت دماغش بسوخت   یکے آتش از بہر خود بر فروخت
۲۰۰۶ بگفتا ازیں کو دباغت گراں   بگیرند در کوئے دیگر مکاں
۲۰۰۷ بگفت ایں وز انجا شتاباں گذشت   بمیدان معہود مساز گشت
۲۰۰۸ عواناں بکوئے دباغت گراں   رسانید فرمان شاہ جہاں
۲۰۰۹ کزیں کوچہ بنیاد ہا بر کنید   سکونت بسر کوئی دیگر کنید F. ۷۰
۲۰۱۰ مگر بد دراں کوئی بیچا صلاں   یکے نامرادے ز صاحب دلاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۱ گرفته و باغت گری را به پیش — د باغت همی داد مر نفس خویش

۲۰۱۲ بگوشش چو افتاد بانگ عوان — شدش روشن از حکم شاه جهان

۲۰۱۳ بگفتا که چون شه زمیدان رسد — به بینی که حکمش بپایان رسد

۲۰۱۴ چو داریم فرصت درین کار و بار — مدارید بیهوده عار از کار

۲۰۱۵ ازین گفت و گو چون دو ساعت گذشت — اثرهای انفاس اظهار گشت

۲۰۱۶ شنیدم همان دم تاسف کنان — زمیدان رسیدند خلقی دوان

۲۰۱۷ بگفتند شه چون بمیدان رسید — بگو باختن دست چوگان کشید

۲۰۱۸ همی تاخت مرکب بمیدان درون — همی برد گو از حریفان فزون

۲۰۱۹ چو شد نوبت راندن شهریار — خطا کرد و از مرکب راهوار

۲۰۲۰ بجست از نهیبش رخش یکسر شتافت — بمانده یکی پای شه در رکاب

۲۰۲۱ تن شه دران تهلکه گشت خورد — گرامی تنش جان به ایزد سپرد

۲۰۲۲ بلی چون در آید اوان رحیل — زحالات نتوان گرفتن دلیل

۲۰۲۳ تخنت آنکه حرصش فزاید مدام — شود ملکش از ملک گیتی تمام

۲۰۲۴ ازان ملک خرسندیش کم بود — طلبگار ملک دگر هم بود

۲۰۲۵ دگر آنکه دلهای دلخستگان — بیازارد از زر و مال و توان

۲۰۲۶ غرض چونکه ایبک برفت از جهان — بکردند دفنش برسم شهان

۲۰۲۷ شنیدم که آرام شاه گزین — که بودی پسر شاه را بالیقین

۲۰۲۸ پس از شه بلاهور شد شهریار — نداوش دلی فرصت روزگار

۲۰۲۹ سرچند روزی برفت از جهان — تهی شد دگر بار تخت شهان

۲۰۳۰ شنیدم چو یلدز شنید این خبر — که شد بی مزاحم جهان بوم و بر

۲۰۳۱ سپاهی فرستاد آن شیر فرد — نواحی لاهور را ضبط کرد

۲۰۳۲ وزان پس بالتمشش نامدار — فرستاد یک چتر گوهر نگار

۲۰۳۳ نبشته بران نامه دلپذیر — که ای مرد دانای روشن ضمیر

۲۰۳۴ تو ملکی همیران به هندوستان — جهانگیر باکامه دوستان

۲۰۳۵ نواحی لاهور در حد ماست — دران حد حشم هائی بی حد ماست

٢٠٣٦ تو باید که ایدر نیاری سپاه   همان سو بسازی یکی تخت گاه
٢٠٣٧ برانی سپه تا بدریائے شور   بگیری همه ملکِ هند و بزور
٢٠٣٨ شنیدم که یلدز سوئے شمسِ دیں   فرستاد چتری و فضلے چنیں
٢٠٣٩ رضا داد التمش کامیاب   رفیقانه بنوشت بروی جواب
٢٠٤٠ همی بود ثابت بعهدے که بست   بسر حدِ یلدز نیالود دست
٢٠٤١ شنیدم بنزدیک آں روزگار   عیاں گرد لعبے دگر روزگار
٢٠٤٢ زخوارزم فوجے بغزنیں رسید   یکا یک دراں تختگه سر کشید
٢٠٤٣ یکے شور در شهر ناگه فتاد   تو گوئی که آتش بخرگه فتاد
٢٠٤٤ جز پروای پیکانِ یلدز ندید   زغزنیں سر اندر هزیمت کشید
٢٠٤٥ رهِ سنگِ سوراخ آں شهریار   بلاهور آمد سراسیمه وار
٢٠٤٦ همی بود سالے دراں بوم و بر   که ناگه زد ایام مهرے دگر

خبرِ وفات ایبک رسیدن به شمس الدّین التمش و جلوسِ او بر تختگاهِ دهلی

٢٠٤٧ چو بشنید آں شمسِ دینِ نهنگ   که بنهاد سر ایبکِ تیز چنگ
٢٠٤٨ یکے هفته در ماتمِ او نشست   همی زد ز افسوس دستے بدست
٢٠٤٩ بسے ریخت از دیدها جوی خوں   دگر روز زد سایبانے بروں
٢٠٥٠ سپه از بداؤں بدهلی کشید   بیک هفته در مقصد خود رسید
٢٠٥١ شنیدم که دهلی دراں روزگار   یکے بود از پرگناتِ دیار
٢٠٥٢ گروهے درو ساکن از موبداں   که بودند عُبّادِ هندوستاں
٢٠٥٣ ملک شمسِ دیں چوں براں در رسید   سوادش همه عشرت انگیز دید F. 61
٢٠٥٤ بسے حسن را وصف بشنیده بود   فزوں تر ازاں دیدکش می شنود
٢٠٥٥ شنیدم مرا در اقصائے هند   هماں جایگه گشت خاطر پسند
٢٠٥٦ درو کرد بر رسمِ شاهاں جلوس   سراں کرده در بیعتش پایه بوس

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۵۷ چپ و راست خسرو دران پایگاه / برآمد دو چتر سفید و سیاه

۲۰۵۸ بدان تا بگیرد سیاه و سپید / بگیتی خورد برز باغِ امید

۲۰۵۹ جلوسش دران تختگاهِ سعود / یقین دان که در ششصد و هفت بود

۲۰۶۰ شنیدم که آن خسروِ هندگیر / دران ناحیه شد سکونت پذیر

۲۰۶۱ ازان روز باز آن رباطِ نعیم / شد از فرّ شه تختگاهِ عظیم

جنبیدنِ سلطان تاج الدّین یلدز از لاهور و عزیمت کردنِ سلطان شمس الدّین از دهلی به قصد او

۲۰۶۲ یکی روز پیلی درآمد چو باد / بر ایوان شه اول بامداد

۲۰۶۳ ببردند حجاب او را به پیش / بپرسید ازو شاه فرخنده کیش

۲۰۶۴ که هان از کجا می رسی ای فلان / چه داری خبر از ملوکِ جهان

۲۰۶۵ چو بشنید پیک از لبِ شهریار / حدیثی چو بادِ معین خوشگوار

۲۰۶۶ بتعظیم شه بر زمین سر نهاد / دعا گفت وانگه زبان برگشاد

۲۰۶۷ بگفتا که ای شاهِ هندوستان / همی آیم از جانبِ مولتان

۲۰۶۸ قباچه بملتان ست بر جای خویش / نه میلی به پیشین دار دونی به بیش

۲۰۶۹ ز خوارزمیان تاجِ یلدز شکست / همه ملکِ غزنین برفته ز دست

۲۰۷۰ ز غزنین شکسته بر رسمِ فرار / بلاهور آمد سراسیمه وار

۲۰۷۱ سپاهش که در حدِّ لاهور بود / بدل دادنِ شان مرمت نمود

۲۰۷۲ وز انجا کنون لشکر این سو براند / بقصدِ دیارِ تو مرکب جهاند

۲۰۷۳ رها کرد دشمن در اثنائی راه / باهستگی می براند سپاه

۲۰۷۴ چو بشنید این قصه را شمسِ دین / طلب کرد لشکر کشانِ گزین

۲۰۷۵ همان روز مهر از خزانه گشاد / باهلِ سپه مالِ معهود داد

۲۰۷۶ سپه را دگر روز بیرون کشید / خروشش سپاهش بگردون رسید

۲۰۷۷ همی راند منزل به منزل حشم / هوا خواه او جمله خیل و خدم

۲۰۷۸ چو لشکر بحدِّ ترایَن رسید — سه فرهنگ زانجا عدو را شنید
۲۰۷۹ F.۷۲ سپه کرد هم در ترایَن مقام — چو بشنید آن یلدز از خاص و عام
۲۰۸۰ که شمس الدین اندر ترایَن رسید — بر آهنگِ پیکار لشکر کشید
۲۰۸۱ شنیدم سپه راند یلدز شتاب — بدان تا شود بر عدو دست یاب
۲۰۸۲ دگر روز کین چرخ کودک فریب — بر آورد یک گوی زرّین ز جیب
۲۰۸۳ دو لشکر رسیدند از هر دو سو — ستادند در بیشهٔ روبرو

مصاف کردنِ سلطان شمس الدّین با سلطان یلدز و اسیر گشتنِ سلطان یلدز بر دستِ سلطان شمس الدّین

۲۰۸۴ بران شاهِ هندوستان شمس دین — فرستاد یلدز رسولے گزین
۲۰۸۵ بدو گفت کان شمس دین را بگوی — که اے مردِ لشکرکش و نامجوی
۲۰۸۶ تو دانی که اقلیمِ هندوستان — که امروز در دوے تو داری مکان
۲۰۸۷ بشاهی در و من فراخور ترم — که بر جائے پور شه داورم
۲۰۸۸ اگر قطب ایبک ز من سر بتافت — بغزنین برائے خصومت شتافت
۲۰۸۹ بغلفت رسانید ما را گزند — هم آخر سر اندر هزیمت فگند
۲۰۹۰ شنیدی که ایام با او چه کرد — تو هم گر نهٔ غافل از ما مگرد
۲۰۹۱ منم جاسئے فرزند شاهِ عجم — که هم تختگه دارم و هم حشم
۲۰۹۲ تو خود بندهٔ بندگانِ شهی — ز اقبالِ من هم نگر آگهی
۲۰۹۳ اگر بندگانِ نیاگانِ من — بتابند گردن ز فرمانِ من
۲۰۹۴ سزد گر بر ایشان برانم سپاه — ادب شان کنم هم به شمشیرِ شاه
۲۰۹۵ ولیکن ترا اے خردمند مرد — نشاید که با ما شوی هم نبرد
۲۰۹۶ اگر زیرکی سر بفرمان در آر — مکن تیره بر خویشتن روزگار

۲۰۹۷ وگرنی هم اکنون درین انجمن　　به بینی تماشای افواج من
۲۰۹۸ چو شمس الدین این قصه را گوش داشت　　نشد طیره چون قوت هوش داشت
۲۰۹۹ بیفگند از روی وحشت نقاب　　بنرمی فرستاد بروی جواب
۲۱۰۰ فرستاده را گفت شه را بگوی　　که ای شاه شهزادهٔ نامجوی
۲۱۰۱ تو دانی که امروز ملک جهان　　کسی راست کو بیش دارد توان
۲۱۰۲ گذشت آنکه ضبطش بمیراث بود　　فلک دیر شد کین مراسم ربود
۲۱۰۳ وگرنی بغزنین درین روزگار　　هم از آل ترکان سزد شهریار
۲۱۰۴ نشاید در و شاه خوارزم و غور　　دگر آنکه ملکی بگیرد بزور
۲۱۰۵ چو ملک جهان در تغلب فتاد　　جهان جمله سر در تغلب نهاد
۲۱۰۶ نگیری جهان را بمیراث و لاف　　مگر آنکه تیغی زنی در مصاف
۲۱۰۷ چه خوش گفت آن بخرد هوشمند　　در اوراق خمسه چو شد نقشبند
۲۱۰۸ دو شیر گرسنه است و یک ران گور　　کباب آنکسی راست کو راست زور
۲۱۰۹ دگر آنکه گفتیم ای شیر مرد　　نشاید که با من شوی هم نبرد
۲۱۱۰ من اول بقصدت نراندم سپاه　　تو کردی بقصدم درین ملک راه
۲۱۱۱ تو خود عهد بستی در آغاز کار　　سپردی بمن چند گوهر نگار
۲۱۱۲ هم آخر شکستی ز خوارزمیان　　بقصد دیارم به بستی میان
۲۱۱۳ شکستی همان عهد دیرین خویش　　چنین ناید از مردم ساده کیش
۲۱۱۴ گرت بود دستی بکار دغا　　چرا کشور خویش کردی رها
۲۱۱۵ من این عهد خود کم شکستم هنوز　　تو گشتی در اقطاع من کینه توز F.۷۳
۲۱۱۶ بیار آنچه داری ز صلح و ز جنگ　　که در هر دو کارم نیابی درنگ
۲۱۱۷ اگر صلح تنها به میدان درآی　　پی آشتی شاد و خندان درآی
۲۱۱۸ ازین سوی من هم بمیدان رسم　　بیک تن خرامان و شادان رسم

نوٹ کی تشریح کے لئے تتمیہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۱۹ بگیریم من یلدگر را کنار — نماند کسی را بدل خارخار
۲۱۲۰ دگر خود نداری دریں کار رای — بزن کوس در قلبِ میداں درآی
۲۱۲۱ کسی را که دادار بخشد ظفر — بنصرت نهد تاجِ زریں بسر
۲۱۲۲ وزاں کس که برگردد امروز بخت — بملکِ عدم بایدش برد رخت
۲۱۲۳ چو بر یلدز ایں قصه آں پیر گفت — یکے حرف ازاں داستاں کم نهفت
۲۱۲۴ چناں غولِ وحشت ببردش ز راه — نبرد کوس و فرمود جنبد سپاه
۲۱۲۵ نه در میمنه دید و نے میسره — سپه را نبرد و بر سپه یکسره
۲۱۲۶ ازاں حمله دارای هندوستاں — بجنبید چوں سروی از بوستاں
۲۱۲۷ هم آخر چو آں تعبیه دید خام — بگفتا که لشکر بجنبد تمام
۲۱۲۸ برآمد خروشے ز هندی درائے — دمِ ترک محبوس شد هم بنائے
۲۱۲۹ چناں راند افواجِ هندوستاں — که پیچید افواجِ یلدز عناں
۲۱۳۰ شنیدم کزاں حمله هائے درشت — سوارانِ یلدز نمودند پشت
۲۱۳۱ وزاں پس بپیچیم هر دو عناں — تو لاهور من سوئے هندوستاں
۲۱۳۲ بهر سال تا جاں بود برقرار — فرستیم بر یکدگر یادگار
۲۱۳۳ چو یلدز سر اندر هزیمت نهاد — شنیدم که در حدِ هانسی فتاد
۲۱۳۴ گروهے بدنبالِ او کیں گرا — چو یلدز رساں دید آں قوم را
۲۱۳۵ فرود آمد از اسپ و شد در نماز — رسیدند گردانِ گردن فراز
۲۱۳۶ گرفتند او را دراں مرغزار — اسیرانه بردند بر شهریار
۲۱۳۷ دریں روز بسیار مردِ گزیں — بپیوست در لشکرِ شمس دیں
۲۱۳۸ شده لشکرِ هند در ترک تاز — وزاں تاختن گشته با برگ ساز

روان شدن سلطان شمس الدین از تراین بملتان
بقصد قباچه و غرق شدنِ قباچه در آب

۲۱۳۹ چنیں فتح چوں شمس دیں را دوید — بسے شکر ایزد بجا آورید
۲۱۴۰ بفرمود تا ایلدز چیره را — نهند آهنیں بند بر دست و پا
۲۱۴۱ وزانجا به شهر بداؤں برند — بدست عوانان دز لب سپرند
۲۱۴۲ وزاں پس سپه بر تر آین کشید — به قصد قباچه بملتاں رسید
۲۱۴۳ چو نزدیک راوی در آمد سپاه — بملتاں رسید ایں حکایت بشاه
۲۱۴۴ قباچه بجز جنگ چاره ندید — زملتاں سپه جمله بیروں کشید
۲۱۴۵ چو موجود شد جمله ساز نبرد — بهر جا که بد زورقے جمع کرد
۲۱۴۶ همی خواست تا بگذرد رود آب — مصافے دهد با شهِ کامیاب
۲۱۴۷ دگر روز بر زورقے شد سوار — سپه گفت عبره کنند جویبار
۲۱۴۸ زمانه یکے لعبت آنجا نمود — هماں زورقے کاندرو شاه بود
۲۱۴۹ رواں غرق شد اندراں جویبار — همیں است بسے شیوهٔ روزگار
۲۱۵۰ جهانا نداری تو کارے دگر — مگر هر زمانے شکارے دگر
۲۱۵۱ یکے را کنی غرق در جوئے آب — یکے را کشی تشنه اندر سراب
۲۱۵۲ که از دستِ ایں رخت آنرا بری — که از تیغِ ایں فرق آں پروری F.۷۴
۲۱۵۳ که از ماتمِ ایں کنی سور او — که از ظلمت آں دهی نور او
۲۱۵۴ غرض چوں قباچه دراں روزگار — بتقدیر شد غرق در جویبار
۲۱۵۵ شنیدم تمامی سرانِ سپاه — چو دیدند شد غرق در جوئے شاه
۲۱۵۶ دل از جانب او ببر داختند — همیں قصه را تحفه ساختند
۲۱۵۷ دگر روز آں تحفه از مولتاں — ببردند بر شاهِ هندوستاں
۲۱۵۸ دلِ شاه از یک جهت شاد گشت — که بے زحمتے خصم برباد گشت
۲۱۵۹ دگر ره دژم شد چو کار آگهاں — که روزے بر دهم سر آید جهاں
۲۱۶۰ همه خاک ملتان و لاهور هم — جو بگرفت آں شاه دریا حشم
۲۱۶۱ یکے سه دراں شهرهائے عظیم — همه کارها گرد چوں مستقیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۶۲ وزاں پس یکے از سرانِ سپاه — بلاہور و ملتاں رہا کرده شاه

۲۱۶۳ ہماں گشت سرحدِ ہندوستاں — شنیدم دگر روز شاہِ جہاں

۲۱۶۴ رخ آورد در جانبِ تختگاه — ہمی راند منزل بہ منزل سپاه

۲۱۶۵ چو در شہر آمد شہِ تازه رو — ببستند آذیں بہر چار سو

۲۱۶۶ ہمہ شہر و کشور چناں گشت شاد — کہ کس نام غم را نیاورد یاد

۲۱۶۷ دو سہ روز خلقے چہ روز و چہ شب — نبودند یک لمحہ ہم بی طرب

۲۱۶۸ بشام و سحر می کشیدند جام — بنامِ ہماں خسروِ نیکنام

۲۱۶۹ بلے شہ چو در عدل و احساں شود — ہوا خواه او جملہ گیہاں شود

ذکر مناقبِ سلطان شمس الدین التمش و عمارتِ دہلی

۲۱۷۰ بشہنامہ آں پیرِ طوسی سرشت — بہر داستانے کہ خرم نبشت

۲۱۷۱ اگرچہ کند وصفِ بسیار چیز — کند بیشتر وصفِ ایں چار چیز

۲۱۷۲ ز شاہاں فریدوں و کے را مدام — ستاید بسعی و بجہدی تمام

۲۱۷۳ کند وصف رستم ز گردن کشاں — ز اسپ و سلیح و ز ببر بیاں

۲۱۷۴ بلے ہر چہ مقبولِ ایزد بود — ہمہ وصفِ او بر زباں ہا رود

۲۱۷۵ وگر نصرتے بنود از کردگار — کجا با فریدوں بود بخت یار

۲۱۷۶ چو ندہد ظفر ایزدِ کارواں — چہ رستم چہ رخش و چہ ببر بیاں

۲۱۷۷ غرض چونکہ خورشید روئے زمیں — شہِ التمش آں شمسِ دنیا و دیں

۲۱۷۸ بدہلی چناں تختگاہے بساخت — سپاہش در اقصائے آں ملک تاخت

۲۱۷۹ دراں شہر یک رونقے شد پدید — بلے لذتے باشد اندر جدید

۲۱۸۰ بسے سیدانِ صحیح النسب — رسیدند در وی ز ملکِ عرب

۲۱۸۱ بسے کاسبانِ خراساں زمیں — بسے نقشبندانِ اقلیمِ چیں ”

۲۱۸۲ بسے عالمانِ بخارا نژاد | بسے زاہد و عابد از ہر بلاد
۲۱۸۳ ز ہر ملک ہر جنسِ صنعت گراں | ز ہر شہر ہر اصلِ سیمیں براں
۲۱۸۴ بسے ناقدانِ جواہر شناس | جواہر فروشاں بروں از قیاس
۲۱۸۵ حکیمانِ یونانِ طبیبانِ روم | بسے اہلِ دانش ز ہر مرز و بوم
۲۱۸۶ دراں شہرِ فرخندہ جمع آمدند | چو پروانہ بر نورِ شمع آمدند
۲۱۸۷ یکے کعبۂ ہفت اقلیم شد | دیارش ہمہ دار التسلیم شد
۲۱۸۸ شنیدم کہ بنائے آں تختگاہ | رسانید رایاتِ دیں را بماہ F.۷۷
۲۱۸۹ شہے[۲] بود صاحب دل و ہوشمند | فروتر ز حلم و بہمت بلند
۲۱۹۰ ہمش طالع شاہ محمود بود | ہمش اختر شاہ مسعود بود
۲۱۹۱ چو در ہند آراست شہری چناں | کزو گشت در رشکِ باغِ جناں
۲۱۹۲ درو مسجدے جامعے ساز کرد | برونش یکے حوض آغاز کرد
۲۱۹۳ شد آں حوض را حوضِ شمسی خطاب | کہ بد آبش از چشمۂ آفتاب
۲۱۹۴ منارہ دراں مسجدِ با صفا | گرفتہ چو طوبیٰ بفردوس جا
۲۱۹۵ برآورد حصنے بہ پیرامنش | مصون داشت از دزد و آہرمنش
۲۱۹۶ شب و روز ہم خود دراں کاروبار | کمر بست آں نایبِ کامگار

آمدن سیاح در دہلی و آوردن آبِ زمزم و دادن مر سلطان شمس الدین سلطان و ان آب در حوض انداختن

۲۱۹۷ یکے روز آں شاہِ ایزد شناس | کزو گشت در ہند کعبہ اساس

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۱۹۸ همی گشت در گرد حوضِ جدید   که ناگه یکی مرد حاجی رسید
۲۱۹۹ یکی شیشه پر آب زمزم بدست   خود از ساغرِ عشق مست الست
۲۲۰۰ سلام و دعا گفت بر شاه راد   بتحفه همان شیشه دستش بداد
۲۲۰۱ شهش کرده تعظیم و بنواختش   چو اهلِ نظر بود بشناختش
۲۲۰۲ فرود آمد از اسپ و پایش گرفت   خرد زان تواضع شد اندر شگفت
۲۲۰۳ همان مرد سیاحِ روشن ضمیر   چو دید اخترش را سعادت پذیر
۲۲۰۴ دگر باره گفتش که ای شهریار   تو بادی بهندوستان کامگار
۲۲۰۵ سبک پنبه از گوش شیشه بکش   وزین شیشه جام سعادت بچش
۲۲۰۶ شهش گفت کای عاشقِ پاکباز   مرا هست در دل یکی طرفه راز
۲۲۰۷ دلم گوید این آب تنها مخور   که تنها خور آمد ز سگ هم بتر
۲۲۰۸ بسر چشمهٔ حوض ریزش تمام   که گردد نصیب همه خاص و عام
۲۲۰۹ نداری چو خورشید اگر گرم نان   جهان را ز سرد آب کن میهمان
۲۲۱۰ چو حاجی ز غازی شنید این سخن   پذیرفت از آن شاه فرخنده فن
۲۲۱۱ شه آنگه سرِ شیشه را بر گشاد   گذرگاه روح مقطّر کشاد
۲۲۱۲ تمامی بسر چشمه در ریختش   ابا آب آن حوض آمیختش
۲۲۱۳ نمی کان دران شیشه باقی بماند   ببرد و به بنیاد مسجد نهاد
۲۲۱۴ عجب کرد سیاح آن شیر مرد   که بی خلق یک قطره آبی نخورد
۲۲۱۵ شهانی که در سر ازینها نهند   بدستش نگین دو عالم دهند
۲۲۱۶ بهر جا یکی مرد گر چه گداست   دران چار دیوار خود بادشاست
۲۲۱۷ چو در مُلکِ خود عدل و احسان کند   مقامش خدا باغِ رضوان کند
۲۲۱۸ بیا تا غم زیر دستان خوریم   مگر جان ز دستانِ گیتی بریم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۲۱۹ اگر دست ما آبِ حیواں دہند / وگر پیشِ ما حوضِ کوثر نہند
۲۲۲۰ حرامست اگر بے حریفاں خوریم / وبال است اگر بے ظریفاں خوریم
۲۲۲۱ بیا ساقی آبِ حیاتے بدہ / اسیرانِ غم را نجاتے بدہ
۲۲۲۲ نخستیں بدستِ حریفاں سپار / وگر جرعۂ ماند بر ما بیار

F.۷۶ بحث کردن قاضی سعد و قاضی عماد با قاضی حمید الدین ناگوری در باب سماع رحمہم اللہ اجمعین

۲۲۲۳ شنیدم کہ در عہدِ آں بادشاہ / کہ صاحب ولایت بد و پارسا
۲۲۲۴ ز ناگور صاحب دلے در رسید / نہ خالی کہ با حاصلے در رسید
۲۲۲۵ حمید الدین آں مرد را بد لقب / سماعے شنیدے بہر روز و شب
۲۲۲۶ چناں مست گشتے ز دورِ سرود / کہ کم آمدے از سرش مے فرود
۲۲۲۷ وگر بعد دورے شدے ہوشیار / برفتے پئے دیدنِ شہریار
۲۲۲۸ بتعظیم او شاہ برخاستے / نظر از جمالش بیاراستے
۲۲۲۹ دو مفتی دگر اندراں روزگار / مجلے گرفتند بر شہریار
۲۲۳۰ یکے را لقب سعد و دیگر عماد / ہم اصحابِ علم و ہم اہلِ جہاد
۲۲۳۱ بلت کرکشتی ہر یکے بہمنے / بہ سختی کشتی بہ زور ہیں تنے
۲۲۳۲ یکے روز گفتند مر شاہ را / کہ اے صاحبِ شرع فرمانروا
۲۲۳۳ دریغ است در عہدِ تو بدعتے / بگیرد درین تختگہ رفعتے
۲۲۳۴ حمید الدین آں صاحبِ خانقاہ / کہ آمد ز ناگو در تختگاہ
۲۲۳۵ شروعے چناں کرد اندر سماع / کہ خلقش کمر بست در اتباع
۲۲۳۶ ہمہ شہر پر فتنہ شد از سرود / بجز شہ کہ ایں فتنہ ساز دفرود
۲۲۳۷ چو خسرو از ایشاں شنید ایں سخن / بگفتا کہ اے مفتیانِ کہن
۲۲۳۸ چہ تدبیر باید دریں کار کرد / کزیں کار باز آید آں پیرمرد

۲۲۳۹ بگفتند کای شاهِ غمخوارِ دین — زسودای تو گرم بازارِ دین

۲۲۴۰ چو ایزد ترا کرد فرمان روا — بفرما که خوانند آن مرد را

۲۲۴۱ بشرطی که چون آید ایدر مخیز — چو شاهی زتخت کیان بر مخیز

۲۲۴۲ بگو تا نشیند به پهلوی ما — چو بنشانیش اندرین بارجا

۲۲۴۳ زمنع تغنی بران مردِ کار — بخوانیم نص وحدیثی سه چار

۲۲۴۴ چو در بحث ملزم شود لاجرم — نیارد زدن پیش ما بیش دم

۲۲۴۵ ضرورت کند توبه از سرود — زمستی عشقش آید فرود

۲۲۴۶ از ایشان چو این قصه بشنید شاه — پذیرفت آن خسروِ دین پناه

۲۲۴۷ دگر روز کان غنچهای مطیب — برقص آمد از نغمهٔ عندلیب

۲۲۴۸ شهنشه یکی راز خاصان خویش — فرستاد بر قاضی راست کیش

۲۲۴۹ بدان تا بخواند بدرگاه شاه — که شد محضری اندرین بارگاه

۲۲۵۰ همه حال آن قاضیِ هوشیار — درآمد چو در مجلسِ شهریار

۲۲۵۱ شهِ شرق چون روی قاضی بدید — فرود آمد از تخت و اندر دوید

۲۲۵۲ بصد عزّ و اکرام بنواختش — ابا خویشتن همنشین ساختش

۲۲۵۳ بسی بوسه بر دست قاضی بداد — زبان را به پوزش گری برگشاد

۲۲۵۴ ازین حال اهلِ غرض شد غمین — وزان پس یکی جان دو زرگر زبین

۲۲۵۵ رخ آورد بر قاضیِ تیزهوش — همه خلق بر گفت او داشت گوش

۲۲۵۶ بپرسید حکم تغنی که چیست — شنیده که سامع به بینم کیست

۲۲۵۷ حرامست بر سامعِ اهلِ قال — مباحست بر سامعِ اهلِ حال

۲۲۵۸ همه حال چون صاحبِ قال ماند — یکی قصهٔ طرفه قاضی بخواند

۲۲۵۹ رخ آورد بر خسروِ پاک دین — دعا گفت بر شاهِ روی زمین F.77

۲۲۶۰ بگفتا که یکشب چهل مردِ راه — ببغداد اندر یکی خانقاه

۲۲۶۱ سماعی بکردند تا صبحدم — دران جمع من بودم و شاه هم

۲۲۶۲ ولیکن شها من برقص و سماع — همی کردم آن قوم را اتباع

۲۲۶۳ توخود طفل بودے دراں روزگار ولے آں نسبت بود اقبال یار

۲۲۶۴ ہمہ شب سر شمع بے گفت کس بریدی بمقراض ای خوش نفس

۲۲۶۵ دراں شب ترا ملک ہندوستاں بدادند زاں جاگری عارفاں

۲۲۶۶ شہنشاہ را آں شب آمد بیاد بصد عذر در پائے قاضی فتاد

۲۲۶۷ حریفاں ازیں حال حیراں شدند زمستی آں دور غلطاں شدند

۲۲۶۸ فتادند در پائے قاضی تمام رہا کرد دعوائے قاضی تمام

۲۲۶۹ پس آنگہ بگفتند سعد و عماد کہ دعوی ببرہاں شود مستفاد

۲۲۷۰ شنیدم من از پیر صاحب سماع کہ دارد بمستانِ حق اتباع

۲۲۷۱ کہ یک خادمے بود محمود نام کہ او بود قوال قاضی مدام

۲۲۷۲ بدو گفت قاضی کہ ہاں ای جواں دریں دیو خانہ فسونے بخواں

۲۲۷۳ بفرمان قاضی ہماں مرد راہ فروگفت قولے دراں بزمگاہ

۲۲۷۴ برقص آمد آں قاضئ ملک حال ہمی راند حالے چو اہل کمال

۲۲۷۵ بسے خار و آتش بے امتحاں فگندند در پائے قاضی رواں

۲۲۷۶ ازاں حال قاضی خبر ہم نداشت دراں ذوق از خارہا غم نداشت

۲۲۷۷ مغنی پس از ساعتے شد خموش ہماں قاضی از مستی آمد بہوش

۲۲۷۸ گرفت آنگہے دست سعد عماد بتعظیم و تکریم شاباں کرد شاد

۲۲۷۹ پس آنگاہ از مجلس شہ نجاست عصا را طلب کرد نعلین خواست

۲۲۸۰ ہماں روز شاں برد در خانقاہ یکے دعوتے دادہ شد عذرخواہ

۲۲۸۱ چو پرداختند از شراب و طعام عراق آمد اندر نوا بعد شام

۲۲۸۲ مغنی برآہنگ جاں گرد ساز دل اہلِ دل آمد اندر گداز

۲۲۸۳ ہم آغاز کار اینچناں درگرفت کہ عاشقِ دل خود ز جاں برگرفت

۲۲۸۴ اثر کرد احوالِ خاصاں بعام برقص آمدہ اہلِ مجلس تمام

۲۲۸۵ شنیدم درے بستہ تا صبحگاہ بکردند رقصے دراں خانقاہ

نوٹ: کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٢٢٨٦ چو شد مطرب از بانگِ مؤذن خموش ‌ ‌ ز مستی همه مجلس آمد بهوش

٢٢٨٧ گروهے بعزمِ نمازِ عشا ‌ ‌ بپا خاست زاں مجلسِ جانفزا

٢٢٨٨ کشادند یکسر درِ خانقاه ‌ ‌ بدیدند شب رفت و شد صبحگاه

٢٢٨٩ ازاں حال ماندند اندر عجب ‌ ‌ که تا چشم برهم زنی رفت شب

٢٢٩٠ چه بودست بیهوش مجلس تمام ‌ ‌ کسے کم خبر داشت از صبح و شام

٢٢٩١ فسونے دل انگیز آمد سرود ‌ ‌ دمے عشق آمیز آمد سرود

٢٢٩٢ شنیدم گروهے بهندوستاں ‌ ‌ بگردند در دشت صید افگناں

٢٢٩٣ چو آهو به بیند دریں مرغزار ‌ ‌ برآئینِ طرفه کنندش شکار

٢٢٩٤ سرودے بگویند تستش کنند ‌ ‌ یکے بند برپا و دستش کنند

٢٢٩٥ ز آهو چو آهو شود صبر و هوش ‌ ‌ سراسیمه برجائے ماند خموش

٢٢٩٦ در آیند آں قوم از هر طرف ‌ ‌ کنندش خدنگ بلا را هدف

٢٢٩٧ گه آماج سازندش از زخمِ تیر ‌ ‌ کنند آنگهے زنده یکسر اسیر

٢٢٩٨ چو حیوانِ دشتی ز آواز تر ‌ ‌ بدینساں که گفتم شود بے خبر

٢٢٩٩ ندانم چه دل دارد آں آدمی ‌ ‌ که بے بهره باشد ز حظّے چنیں

٢٣٠٠ بیا ساقیا مے رواں کن چو رود ‌ ‌ که در جنبش آورد ما را سرود

٢٣٠١ بر آهنگِ بربط همی ده شراب ‌ ‌ بکن خانهٔ عقل یکسر خراب

عزیمت کردن سلطان شمس الدّین در اطراف دهلی و مالیدن حصار هائے محکم

٢٣٠٢ چو افواجِ آں خسروِ نیکنام ‌ ‌ گرفتند اقصائے دهلی تمام

٢٣٠٣ دو سه حصنِ محکم مقرر بماند ‌ ‌ دراں حصنها شه حشم خود براند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۳۰۴ نخستین بزد خیمه در کالیور — پس از یک مهش از سپه گرد دور

۲۳۰۵ چو بگرفت شاهِ کریم آں حصار — دراں دز رها کرد یک مرد کار

۲۳۰۶ وزاں جا رواں شد بسوی تختگاه — چو در شهر آمد پس از یک دو ماه

۲۳۰۷ سپه راند در جانب رنتهور — که کم بد چناں حصن در هیچ دور

۲۳۰۸ چو شه را بدست آمد آں حصن هم — سوئے تختگه راند زانجا حشم

۲۳۰۹ دراں حصن راوت عرض را گذاشت — بهر و فوجے از سرکشاں واگذاشت

۲۳۱۰ چو رایات اعلیٰ بحضرت رسید — نه تنها که با فتح و نصرت رسید

۲۳۱۱ همی کرد ترتیب ملک و سپاه — همه شهر و کشور شدش نیکخواه

۲۳۱۲ همی کرد در عدل و احساں شروع — که آگاه بود از اصول و فروع

۲۳۱۳ بگفتے بهر کشورے عزم ساز — گر آگاهش الهام گفتے براز

۲۳۱۴ دگر نے اگر خواستے یکزماں — بقوت گرفتے سراسر جهاں

۲۳۱۵ چو در عالم دیگرش بود رائے — غم خلق خوردے برائے خدا

۲۳۱۶ دلش بود مشغول حق روز و شب — چه اندر فراغ و چه اندر شغب

۲۳۱۷ شنیدم که در عهد آں شهریار — یکے فتنهٔ زاد از روزگار

شورانگیختن ملحداں در مسجد جامع دهلی و تلف شدن ایشاں دراں

۲۳۱۸ بشهر اندروں قومے از ملحداں — در آمد ز هر سو یگانِ دوگاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۱۲ (الف) بملک خداداده خرسند بود شب و روز شکر نعم می فزود

۲۳۱۹ یکے روز آں قوم جنبش نمود — شنیدم کہ آں روز آدینہ بود
۲۳۲۰ چو در مسجد جمعہ آں ملحداں — رسیدند کردند شورے عیاں
۲۳۲۱ ہمی خواستندی خسیسانِ دہر — کہ شہ را کشند و بگیرند شہر
۲۳۲۲ بارشاد روز بد و بخت شوم — کشیدند تیغے میانِ ہجوم
۲۳۲۳ بکردند خستہ تنے چند را — دریدند پیراہنے چند را
۲۳۲۴ ہماندم شنیدم کہ از ہر طرف — شدہ خلق در قصدِ شاں صف بصف
۲۳۲۵ دریدند تنہائے شاں را بہ تیغ — بریدند سرہائے شاں بیدریغ
۲۳۲۶ فرو شست آں شور و غوغا تمام — نمازے ادا کرد ہر خاص و عام
۲۳۲۷ وزاں پس ز مسجد بگشتند باز — باوطانِ مالوف بعد از نماز

رد کردن سلطان شمس الدین بلبن خرد را

۲۳۲۸ شنیدم کہ یک روز تجارِ چین — رسیدند بر شاہِ روئے زمین
۲۳۲۹ F.۷۹ زہر جنس اشیا از آں بوم و بر — کشیدند پیشِ شہِ نامور
۲۳۳۰ متاعے کہ می کرد شہ اختیار — مہندس ہمی کرد بر شہ شمار
۲۳۳۱ شنیدم چہل بندۂ ترک نیز — کشیدند پیشِ شہِ با تمیز
۲۳۳۲ ازاں چہل یک کرد در شہریار — نگر بندۂ بود نسرین عذار
۲۳۳۳ چو شہ دید اندر پر و بال او — بشد آگہ از گوہرِ آل او
۲۳۳۴ بداں ترک را بلبنِ خرد نام — کہ بود اندرو جوہر احترام
۲۳۳۵ بدل گفت شہ کیں چنیں پیکرے — شود عاقبت صاحب افسرے
۲۳۳۶ نباید چنیں کس دریں تختگاہ — کہ ملکے نشاید دو صاحب کلاہ
۲۳۳۷ ہمہ حال رد کردش آں شہریار — بتجار بسپردش اصحاب بار
۲۳۳۸ کمالِ جنیدی وزیری گزیں — کہ بود است ہم عاقل و ہم امیں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۳۹ شنیدم کزاں قوم آں ترک را — خرید از پئے شاہِ فرمانروا
۲۳۴۰ چو بردش بہ پیشِ شہِ سرفراز — شہ از بالِ او در عجب ماند باز
۲۳۴۱ بدل گفت آں را کہ پروردگار — بکرد از پئے مملکت آشکار
۲۳۴۲ دو صد بارش ار رد کند آدمی — باقبالِ او کم در آید کمی
۲۳۴۳ بفرمود پس شاہِ گیتی پناہ — کہ او را سپارند در پایگاہ
۲۳۴۴ بداں تا شب و روز سرگیں کشد — ہمہ رنجِ اسپانِ سرگیں کشد
۲۳۴۵ ہمی کرد خدمت دراں پایگاہ — بفرمانِ شاہِ جہاں چند گاہ
۲۳۴۶ یکے روز ترکانِ حضرت تمام — بگفتند بر خسروِ نیک نام
۲۳۴۷ کہ شاہا چو دولت بترکاں رسید — سرِ رایتِ شاں بکیواں رسید
۲۳۴۸ کنوں حیف باشد دریں تختگاہ — کہ ترکے کند خدمتِ پایگاہ
۲۳۴۹ چو ایں قصہ خسرو ز خاصاں شنید — ہماں روزش از پایگہ برکشید
۲۳۵۰ بفرمود غمخواریِ اشکرہ — شنیدم کہ آں گوہرے یکسرہ
۲۳۵۱ ببازار یک روز خوش می گذشت — یکے مژدہ او را پدیدار گشت
۲۳۵۲ نگر کوز پیرے ز اہلِ نظر — ہمی گفت نشستہ دراں رہگذر
۲۳۵۳ کہ در یک دوگانے ہمہ ملکِ ہند — دریں رہ گرامی شود دلپسند
۲۳۵۴ شنیدم چو آں مژدہ بلکبن رسید — نگہ کرد در کیسہ دانگے ندید
۲۳۵۵ دواں رفت در خانہ تدبیر کرد — بیاورد دادش بداں پیر مرد
۲۳۵۶ دوگانی چو افتاد بر دستِ پیر — بگفتا کلیدِ ممالک بگیر
۲۳۵۷ بدستت ہمہ ملکِ ہندوستاں — سپردیم اے مردِ صاحب قراں
۲۳۵۸ وزاں پس ز غمخواریِ اشکرہ — کشیدش شہنشہ بروں یکسرہ
۲۳۵۹ پس آنگہ بکردش امیرِ شکار — کہ دیدش قوی زیرک و ہوشیار
۲۳۶۰ شد آں مردِ زیرک پس از چند گاہ — مقرب تر از جملہ خاصانِ شاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۶۱ هم آخر شنیدم که آن نامور — بسے ملک راند اندریں بوم وبر

فرستادن سلطان شمش الدین پسر مهتر را در لکھنوتی وضابطه شدن در لکھنوتی

۲۳۶۲ چو شه گشت ضابطه در اقصائی هند — ز دریا بمالید تا آب سند
۲۳۶۳ یکے بود مهتر بداں شاه را — شهش در اوده کرد فرمانروا
۲۳۶۴ شنیدم چو شاهش ز دهلی براند — مر او را لقب ناصر الدین بخواند
۲۳۶۵ F.۸. یکے چتر لعلش بسر بر نهاد — بر آئین شاهانش خلعت بداد
۲۳۶۶ هماں ناصر الدین روشن ضمیر — چه اندر اوده شاد سکونت پذیر
۲۳۶۷ همی راند ملکے چو شهزادگاں — همی داد دستے با فتادگاں
۲۳۶۸ همه سرکشاں را بمالید گوش — فرو شاند ز اقصائے کشور خروش
۲۳۶۹ غیاث الدین او را اطاعت نمود — که در کشور گور صفدار بود
۲۳۷۰ یکے سرکشے بود خلجی نژاد — همه زر بشهزاده هر سال داد
۲۳۷۱ شنیدم که سالے بمرز گزید — سپه ناصر الدین بقصدش کشید
۲۳۷۲ چو بشنید خلجی که آمد سپاه — شنیدم نزد پیچے از پور شاه
۲۳۷۳ در اقصائے کشور مصافے بداد — هم آخر بفوجش شکستے فتاد
۲۳۷۴ گرفتند او را بریدند سر — همه لشکرش گشت زیر و زبر
۲۳۷۵ هماں ناصر الدین چو فیروز شد — علمهای او عالم افروز شد
۲۳۷۶ همه کشور گور را ضبط کرد — ز گردن فرازاں بر آورد گرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۷۷ بلکھنوتی آنگه برآمد به تخت — بنیروی اقبال و یاری بخت

۲۳۷۸ همی راند ملکے دران بوم و بر — شد آن مرز مضبوط او سر بسر

۲۳۷۹ برآمد ز عهدش چو یک نیم سال — بخورشید جاهش درآمد زوال

۲۳۸۰ چو تاریخ شد ششصد و بیست و شش — خرامید در باغ فردوس خوش

۲۳۸۱ پس از دی ز آبستنان حرم — یکے زاد شهزادهٔ محترم

۲۳۸۲ همان طفل اندر ره ده مرگشت — چو شهزادگان ناز پرورده گشت

۲۳۸۳ حکایت شنیدم ز کار آگهان — که چون ناصرالدین برفت از جهان

۲۳۸۴ یکے خلجی بود بلکا بنام — پس از فوت شهزاده شد دوستکام

۲۳۸۵ برآمد به تخت اندران روزگار — همو شد دران بوم و بر شهریار

۲۳۸۶ شنیدم سر از شاه دهلی بتافت — هم آخر ز ایام فرصت نیافت

رسیدن خبر وفات ناصرالدین از لکھنوتی و لشکر کشیدن سلطان شمس الدین دران دیار

۲۳۸۷ شنیدم چو آن شاهِ فرزانه فر — خبر یافت از فوت نورِ بصر

۲۳۸۸ ز بس گریه نورے بچشمش نماند — دگر روز لشکر ز دهلی براند

۲۳۸۹ یکے تیغ بر قصد بلکا کشید — خروشان بلکھنوتی اندر رسید

۲۳۹۰ چو بشنید بلکا که آمد سپاه — شنیدم صف آراست در حربگاه

۲۳۹۱ بسے دست و پا زد دران دار و گیر — هم آخر بدست سپه شد اسیر

۲۳۹۲ دران ملک خسرو بسے ترک و تاز — بکرد و سوے تختگه گشت باز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۳۹۳ دراں ملک جانی ملک را گذاشت   که در باب او لطف بسیار داشت
۲۳۹۴ چو آمد شتاباں سوئے تختگاه   ره چهار ماهه بریده دو ماه
۲۳۹۵ چو رایات اعلیٰ بدہلی رسید   تو گوئی به گل باد صبحے رسید
۲۳۹۶ همه خلق رشگفت از دو خرمی   همه شهر گلشن شد از بے غمی

تاختن سلطان شمس الدین التمش در بھیلسا و اجین نگری

۲۳۹۷ چو تاریخ شد ششصد و سی و یک   سوئے بھیلساں راند خسرو برک
۲۳۹۸ بنیروے قدرت علم بر فراخت   هماں شهر بگرفت و کشور بتاخت
۲۳۹۹ بضبطش درآمد همه بوم و بر   مطیعش شده سرکشاں سر بسر
۲۴۰۰ F.N1 دراں کشور آنگه یکے از سراں   رہا کرد آں خسرو کامراں
۲۴۰۱ بروز دگر راند آز آنجا سپاه   بسمت اجین آں جهانگیر شاه
۲۴۰۲ باقبال آں خسرو محتشم   بضبط آمد آں کشور و بوم هم
۲۴۰۳ سرانش همه گشته فرماں پذیر   همه سرکشانش شده دستگیر
۲۴۰۴ زن و بچهٔ مفسداں برده گشت   شده بے سپر هر کجا کوه و دشت
۲۴۰۵ هماں سنگ مهکاک آمد بدست   که بد معبد زمرهٔ بت پرست
۲۴۰۶ هماں پیکر بکرماجیت رائے   که بود است رائی مجسطی کشای
۲۴۰۷ هماں کرن بھون و بتان دگر   گرفتند ترکان هندو شکر
۲۴۰۸ شکستند هر جا که بتخانه بود   بگشتند هر جا که بیگانه بود
۲۴۰۹ بهر جا که هندو بدوزخ رسید   مگر آنکه سر در اطاعت کشید
۲۴۱۰ پس از چندمه شاه از اں ترکتاز   سوئے تختگه با ظفر گشت باز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر آمدن فخر الملک عصامی وزیرِ بغداد در شہرِ دہلی و وزارت یافتنِ او

۲۴۱۱ شنیدم وزیرے ببغداد بود — محیطِ کرم معدنِ داد بود
۲۴۱۲ پرستش ہمہ حل و عقد دیار — سپردہ سلاطینِ آں روزگار
۲۴۱۳ دراں مُلک قرنے وزارت براند — جہانے فخرِ ملکِ عصامیش خواند
۲۴۱۴ مدارِ ممالک بُد از ہوش و رائی — ضمیرش بہر باب مشکل کشای
۲۴۱۵ کسے کو بگشتے دراں مُلکِ شاہ — وزیرش بگردی دراں تختگاہ
۲۴۱۶ نہ بے رائے او ہیچ رائی زدے — نہ بے علم او دست و پائی زدے
۲۴۱۷ ہم آخر شنیدم دراں تختگاہ — یکے مرد خودرائے شد بادشاہ
۲۴۱۸ وزیرِ گزیں پیش آں شہریار — یکے رائے زد اندراں روزگار
۲۴۱۹ ہماں شاہ چو مرد خودرائی بود — ز رائے متینش عدولے نمود
۲۴۲۰ وزیرِ گزیں چوں چناں حال دید — شنیدم کزاں تختگہ مہرہ چید
۲۴۲۱ رُخ آورد در سمت ہندوستاں — ابا خیل و اتباعِ با دوستاں
۲۴۲۲ ہماں شاہ خودرای و ناپختہ مرد — بسے خواست عذر خطائی کہ کرد
۲۴۲۳ بداں تا وزیرِ مصفا ضمیر — دراں مُلک گرد و سکونت پذیر
۲۴۲۴ ز خودرائیش صاحبِ ہوشیار — چو آشفتہ بود اندراں روزگار
۲۴۲۵ ز جہدش شنیدم کہ کم بازگشت — سوئے کشورِ ہند دمساز گشت
۲۴۲۶ چو دستور ازاں مُلک بیروں فتاد — شنیدم دراں مُلک بس فتنہ زاد
۲۴۲۷ وزیرِ گزیں سر بملتاں کشید — چو خیلش تمامی بملتاں رسید
۲۴۲۸ ازاں خیل قومے بملتاں بماند — دگر خلق بادے بدہلی براند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۲۹ چو نزدیکِ دہلی در آمد وزیر — شنید این خبر شاہِ روشن ضمیر
۲۴۳۰ کہ آمد ز بغداد یک مردِ کار — کہ بود دستِ دستورِ آں خوش دیار
۲۴۳۱ شنیدم ز دہلی خرامید تفت — بتعظیم او چند فرسخ برفت
۲۴۳۲ وزیرِ گزیں ہم دراثنائے راہ — بصد خرّمی گرد پابوسِ شاہ
۲۴۳۳ بسے پیشکش پیشِ خسرو کشید — پذیرفت از و شاہِ اختر سعید
۲۴۳۴ وزاں پس بصد لطف بنواختش — ہماں روز دستورِ خود ساختش
۲۴۳۵ دگر روزِ فرخندہ دستور و شاہ — خراماں رسیدند در تختگاہ
۲۴۳۶ بسی سال آں شاہِ روشن ضمیر — ہمی راند ملکے بہ رائے وزیر
۲۴۳۷ ہم آخر بر آئینِ کار آگہاں — ببردند رختے ز دارِ جہاں
۲۴۳۸ ازیں کوچگہ ہر یکے ناقہ راند — وزیشاں بجز نامِ نیکو نماند
۲۴۳۹ بکرسی پنجم مرا بالیقیں — یکے آمدے آں وزیرِ گزیں؟
۲۴۴۰ دعایش مرا روز و شب یاد باد — روانِ عزیزش ز من شاد باد

وفات یافتنِ سلطان شمس الدین التتمش نوّر اللہ مرقدہ

۲۴۴۱ ز تاریخ چوں ششصد و سی گذشت — سہ دیگر در آں مدّت افزوں گذشت
۲۴۴۲ شہ شرق شمس الدین آں ہند گیر — کہ بود است دانا و روشن ضمیر
۲۴۴۳ چو در بیست و شش سال ملکے براند — بملکِ دگر تند مرکب جہاند
۲۴۴۴ چو خورشید را گشت وقتِ زوال — تنش گشت بی تاب ازاں تیرہ حال
۲۴۴۵ رخش ہمچو زرد آفتابے بماند — یکے روزہ رہ ہم ازیں ملک راند؟
۲۴۴۶ شنیدم چو خورشید در پردہ شد — جہاں گنج در زیرِ گل کردہ شد
۲۴۴۷ جہاں گشت تاریک بی آفتاب — قیامت شد اندر جہانے خراب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۴۸ شهِ شرق بنهاد سر در غروب — جهان تیره شد تا شمال و جنوب
۲۴۴۹ همه خلق نالان شده سو بسو — همه شهر گریان شده کو بکو
۲۴۵۰ سیه پوش شد چتر از ماتمش — بسر خاک افسر فگند از غمش
۲۴۵۱ کله از سر افگنده اهلِ کلاه — بماتم کمر بسته خاصانِ شاه
۲۴۵۲ فگند از غمش خاک بر سر زمین — کبودی بپوشید چرخ برین
۲۴۵۳ دران تعزیت عالمے خون گریست — بثلثِ مہے ربعِ مسکون گریست

مشورت کردنِ ارکانِ دولت برائے کار ملک و ملک دادن برکن الدین فیروز شاه

۲۴۵۴ هم آخر چو از گریه پرداختند — بیک شب سران انجمن ساختند
۲۴۵۵ همه بندگانِ شهِ نامور — بغمخواری ملک بسته کمر
۲۴۵۶ چو آن بلبنِ خرد و بلبنِ بزرگ — بسے بنده دیگر چه تازی چه ترک
۲۴۵۷ بگفتند چون شاهِ هندوستان — بزد خیمه بیرون ازین بوستان
۲۴۵۸ درین بوستانِ مرمت پذیر — بباید عمارت گرے ناگزیر
۲۴۵۹ که بے باغبان باغ بے بر بود — همه ملک بے شاه مضطر بود
۲۴۶۰ چو کردند بسیار گفت و شنید — شب آخر شد و صبحِ دولت دمید
۲۴۶۱ بگفتند پس بر همه یک زبان — که داریم بس شمع زان دودمان
۲۴۶۲ دو پور و یکے دختر شهریار — درین تنگنا ماندست زشه یادگار
۲۴۶۳ ازان هر سه فیروز بالغ تر است — که شهزاده نغز و خوب اختر است
۲۴۶۴ نشانیم او را درین تختگاه — که شهزاده خوشتر بود جائے شاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۴۶۵ چو گفتند در انجمن آں سخن برین گشته راضی همه انجمن
۲۴۶۶ پس آنگاه چوں شاہ سیارگاں گرفته جہاں را کراں تا کراں
۲۴۶۷ ز مجلس همه سرکشاں خاستند یکے بارجائے بیار استند
۲۴۶۸ در بارجا تخت زرّیں زدند وز انجا بسوئے حرم آمدند

جلوس سلطان رکن الدّین فیروز شاہ ابن سلطان شمس الدّین نوّر اللہ مرقدہما

۲۴۶۹ F۸۳ بخواندند پس پورِ شاہِ عجم بہ فرّش نہادند دیہیم جم
۲۴۷۰ بدادند او را بدان تخت جای بہ پیشش ستادند ہر یک بپای
۲۴۷۱ گروہے یمین و گروہے یسار کمر بستہ در خدمت شہریار
۲۴۷۲ مر آں شاہ را رکنِ دیں شد لقب کہ بد ہندوی زاد و ترکی نسب
۲۴۷۳ چو جائے پدر گشت فیروز شاہ نگشت از رسوم پدر چند گاہ
۲۴۷۴ چو زیں قصہ ماہی سہ چاری گذشت ز رسمِ پدر شاہ خود رائی گشت
۲۴۷۵ غرورِ جوانیش در سر فتاد سخنہائے پیراں نیاورد یاد
۲۴۷۶ شنیدم کہ با بندگانِ پدر کہ بد ہر یک از ضبط شاہی دگر
۲۴۷۷ همہ خشم و گردن کشی ساز کرد همہ فسق و اسراف آغاز کرد
۲۴۷۸ خزانہ کشادے بہر صبحگاہ زرے خرج کردے بنا جایگاہ
۲۴۷۹ بہر روز چوں صبحدم تا بشب همہ زر فشاندے بہ اہلِ طرب
۲۴۸۰ بشوخی تلف کرد اموالِ را بغفلت گذشتی بدو سال را
۲۴۸۱ چو ترکانِ گردن کش و سرفراز کہ بودند از شاہِ نو بے نیاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۴۸۲ زبدخواہیِ شاہ مضطر شدند   بتدبیرِ ایں کارِ کہتر شدند
۲۴۸۳ بگفتند کیں کودکِ خام رائے   مدام است با ما خصومت گرائے
۲۴۸۴ بردآب از خاصگانِ پدر   درآزار دارد روانِ پدر
۲۴۸۵ باسرافِ اموال برباد داد   خزاین ازو بس بنقصاں نہاد
۲۴۸۶ چناں گشتہ او مستِ نوشِ شراب   کہ از غفلتش گشت عالم خراب
۲۴۸۷ شہے کو بہر روز و شب مے خورد   غمِ زیردستانِ خود کے خورد
۲۴۸۸ چہ معلومش از حالِ درماندگاں   چہ آگاہش از بیشِ درماندگاں
۲۴۸۹ چنیں کس نباشد بشاہی سرا   چنیں شہ نباشد بہ کشور روا
۲۴۹۰ ہمہ کار برراے خود می برد   زخودراے ایدوں کسے بر خورد
۲۴۹۱ ہماں بہ کہ او را ازیں تختگاہ   فرستیم در مجلسے چندگاہ
۲۴۹۲ بجایش یکے را ز شہزادگاں   نشانیم و بندیم پیشش میاں
۲۴۹۳ ہماں سرفرازاں باہنگ و ہوش   بریں قصہ یکسر نہادند گوش
۲۴۹۴ دگر روز آں شاہ خودرائی را   بکردند در حصنِ ہانسی جلا
۲۴۹۵ جلوسِ ہماں پورِ شاہِ گزیں   بتاریخِ نقلِ پدر بد یقیں
۲۴۹۶ چو از حبسِ فیروز پرداختند   بہ ایوانِ شہ انجمن ساختند
۲۴۹۷ وزیں پس بگفتند باہمدگر   کہ بے شہ جہاں ماند در شور و شر
۲۴۹۸ ندانیم تا چیست تدبیرِ کار   بسازیم ازیں پس کرا شہریار
۲۴۹۹ چو ارکانِ دولت دریں قیل و قال   زحیرت بماندند آشفتہ حال
۲۵۰۰ شنیدم کہ بدشاہ را دخترے   برافشاند از غرفہ معجرے
۲۵۰۱ بگفتا منم دخترِ شہریار   سزد بر سرم افسرِ شہریار
۲۵۰۲ مرا شہ ولی عہدِ خود کردہ بود   بمن خاتمِ ملک بسپردہ بود
۲۵۰۳ شما گر گذشتید از حکمِ شاہ   نہادید بر فرقِ غیرے کلاہ
۲۵۰۴ ہمہ آخرِ حال حیراں شدید   وزاں کردۂ خود پشیماں شدید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۵۰۵ بلے ہر کہ گردد ز حکمِ شہاں — ندامت بود کار او در جہاں
۲۵۰۶ ز ابنائے شہ چوں دریں تختگاہ — نیامد کسے در خورِ جائے شاہ
۲۵۰۷ F.۸۸ گذارید ازیں پس ہمہ قیل و قال — مراہم کہ دختِ شہم چند سال
۲۵۰۸ پئے امتحاں تاج بر سر نہید — مگر از غمِ مملکت وا رہید
۲۵۰۹ ز مرداں اگر بہ ہست آیم مرا — بدارید بر جائے فرماں روا
۲۵۱۰ وگر خود دگر گونہ بینید کار — برید از سرم افسرِ شہریار
۲۵۱۱ سپارید آنرا کہ دارید رای — بگردید پیشش اطاعت گرای
۲۵۱۲ شنیدم کہ از دختِ شاہِ جہاں — شنیدند ایں قصہ کارآگہاں
۲۵۱۳ دگر بارہ گفتند با یکدگر — کہ دختر بہ از نا ہمایوں پسر
۲۵۱۴ بسا زن کہ در جنگ مرد افگن ست — بسا مرد کاندر طفیلِ زن ست
۲۵۱۵ گر ایں دخترِ شہ دریں تختگاہ — سزد گر شود بہ ز ابنائے شاہ
۲۵۱۶ سراں چوں بریں رائے راضی شدند — پئے دفعِ اندوہِ ماضی شدند

جلوسِ سلطان رضیۃ الدین دخترِ سلطان شمس الدین التمش

۲۵۱۷ دگر روز کیں ساقیِ سبز جام — مے لعل افشاند گر در خام
۲۵۱۸ جہاں ساغرِ عیش از سر گرفت — فلک نقلِ غم از میاں بر گرفت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۵۱۹ صبا[1] صحنِ گیتی زخاشاک رُفت — سرودِ طرب مرغِ غمناک گفت
۲۵۲۰ به[2] بزمِ جهان دورِ دیگر بگشت — زمانه بساطِ کهن در نوشت
۲۵۲۱ حکیمان بگفتند با یکدگر — دگر دور ناهید آمد مگر
۲۵۲۲ جهان سربسر شد چو خلدِ برین — برونق چو دیدند بزمے چنین
۲۵۲۳ حریفانِ[3] بزمِ کهن خاستند — یکے مجلسِ خود بیاراستند
۲۵۲۴ پس آنگاه[4] زد اندراں بزم گاه — یکے تختِ زرّیں سرانِ سپاه
۲۵۲۵ براں تخت دخترِ سلیمانِ هند — برآمد بارشادِ ارکانِ هند
۲۵۲۶ به پیشش ستادند اهلِ حرم — برائین[5] سان که در پیشِ شاہان خدم
۲۵۲۷ درون سراپرده جمله زناں — بروں سراپرده شیرافگناں
۲۵۲۸ سراں سمت قبله نهادند سر — بخدمتش ببستند از جاں کمر
۲۵۲۹ مراد را شده رضیة الدیں لقب — که بد دخترِ شاهِ والا نسب
۲۵۳۰ همی راند ملک آں زنِ نامدار — بکارش کمر بسته مردانِ کار
۲۵۳۱ جلوسِ وے اندر سرائے سپنج — یقیں بود در ششصد و سی و پنج
۲۵۳۲ چو از عهدِ رضیه برآمد سه سال — دگر سکه زد عالمِ بدسگال
۲۵۳۳ شنیدم که از پرده بیروں فتاد — گذشت از حیا دل بشوخی نهاد
۲۵۳۴ بپوشید روزے قبا و کلاه — برفت آمد از کاخِ کیواں پناه
۲۵۳۵ شد آنگاه بر پشتِ پیلے سوار — همی گشت در هر طرف آشکار
۲۵۳۶ ازاں پس شنیدم مهے شش دگر — همال خسروِ دخترِ نامور
۲۵۳۷ بدادی پس از هفتهٔ بارِ عام — شدے خاص و عام از رخش شادکام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۵۳۸ سواری بگردے پس از یک دو ماه — رکابش برفتند اهلِ کلاه
۲۵۳۹ چو شش سه ازین قصه کامل گذشت — بدو بدگمان عام تا خاص گشت
۲۵۴۰ شنیدم غلامے ز جنسِ حبش — بدی در سواری بر مرکبش
۲۵۴۱ گرفتے بیک دست بازوئے او — بدادی سواریش بی گفت و گو
۲۵۴۲ بدان مرد شاهِ جهان ز اعلام — شهش کرده بوده است یاقوت نام
۲۵۴۳ F.۸۵ امیر آخرش شاه و شهزاده بود — بفرمانِ رضیه رضا داده بود
۲۵۴۴ چو ارکانِ دولت دران روزگار — بدیدند گستاخیش آشکار
۲۵۴۵ ببردند غیرت ازان ماجرا — بگفتند بایکدگر در جدا
۲۵۴۶ کزین گونه کین دیو در ملکِ جم — مسخر تر آمد ز جمله خدم
۲۵۴۷ عجب نے که گر دست یابد گهے — پئے نقشِ خاتم نگیند رهے
۲۵۴۸ زنان جمله در دام آهرمنند — بخلوت همه کارِ شیطان کنند
۲۵۴۹ نکردی توان بر زنان اعتماد — نشاید بر آهرمنان اعتماد
۲۵۵۰ نیاید وفا از زنان هیچ گاه — وفا مرد شد هم ز مردان بخواه
۲۵۵۱ زنان در بلا خوشتر از گلشن اند — ولے در جدا بدتر از گلخن اند
۲۵۵۲ چو شورید نفسِ زنِ پارسا — بخلوت دهد با سگے هم رضا
۲۵۵۳ بزن مرد اگر استواری کند — بران مردِ زن ریشخندی کند
۲۵۵۴ نشانِ خطر شد بهر جا زن است — خصوص آنکه هم خوئی آهرمن است
۲۵۵۵ نزیبد بزن تاج و تختِ شهان — که شد مملکت قسمِ کار آگهان
۲۵۵۶ جهانداری از زن نیاید نکو — که در اصل ناقص شده است عقل او
۲۵۵۷ زن آن به که با چرخه سازد مدام — که مستش کند مسند احترام
۲۵۵۸ حریفش سزد مینه غم ساغرش — خوش است غنهٔ دوک خنیاگرش
۲۵۵۹ کله بر سرِ زن خرد زان نه گرد — که شد وضع خاص از پئے فرقِ مرد
۲۵۶۰ زنے که طرب جوید و جاه هم — ز شهوت تواند بُد آزاد - کم

۲۵۶۱ زن آن به که در پرده باشد مدام — به محنت کند خوئی هر صبح و شام
۲۵۶۲ هر آن زن که در پرده خنده بلند — سرش زود بر خاک باید فگند
۲۵۶۳ چه افتاد ما را خطائے نخست — که گشتیم راضی بدین رائے سست
۲۵۶۴ خطائے دگر باشد ار بعد ازین — مقرر گزاریم دستش نگین
۲۵۶۵ خردمند هرگز ندارد روا — که افتد خرد را خطا در خطا
۲۵۶۶ همان به که اکنون ز رائے صواب — برآریم دریمین از خلاب
۲۵۶۷ بحرف خطا خط رد در کشیم — برین لوح تمثال دیگر کشیم
۲۵۶۸ عروس ممالک به مردے دهیم — بفر قش کلاه کیانی نهیم
۲۵۶۹ بخنجر چو خورشید یاقوت را — سپاریم یکسر بکان فنا
۲۵۷۰ ز مردی نباشد که پیش زنی — نهیم از سر غافلی گردنے
۲۵۷۱ خصوصاً ازین پس که اهل جهان — بگشتند در حق او بدگمان
۲۵۷۲ چو ترکان چنین کاری آراستند — ازان مجلس آنگاه برخاستند

حبس شدن سلطان رضیه و کشته شدن یاقوت امیر آخور شاه و شهزاده

۲۵۷۳ شنیدم دگر روز وقت سحر — همان دختر خسرو نامور
۲۵۷۴ قبا کرد در بر کلاهے نهاد — ز منظر بروں آمد و بار داد
۲۵۷۵ به پیشش ستادند ترکان مست — همه چین برابرو و خنجر بدست
۲۵۷۶ شنیدم همان روز یاقوت را — بکشتند یکسر دران بارجا
۲۵۷۷ گرفتند پس رضیه را بے درنگ — نهادند بندش بپائی درنگ
۲۵۷۸ وزاں پس ابا بندهاے گراں — به تبرنده کردند او را رواں
۲۵۷۹ دگرگونه شد گونهٔ روزگار — فلک کرد نقشے دگر آشکار F.۸۶
۲۵۸۰ دگر مرغے از بیضهٔ آسماں — عیاں گشت در مرغزار جهاں

۲۵۸۱ عجب بیضهٔ دارد این چرخِ دون | ازاں بیضه پس مُرغ آرد برون
۲۵۸۲ عجب تر کزاں بیضه خیزد مدام | چه صیّاد و صید و چه دانه چه دام
۲۵۸۳ خرے را کند جفت با فاخته | بنسبت کجا خر کجا فاخته
۲۵۸۴ ز ہد خانهٔ ماکیاں گه بوم | بسے دام دارد بهر مرز و بوم
۲۵۸۵ ستاند ز شهباز گه آشیاں | بسازد درو مسکنِ ماکیاں
۲۵۸۶ نه چنگلِ او چه صعوه چه باز | نرسته ز دامش یکے مرغ باز
۲۵۸۷ ولے مرغِ زیرک دریں دامگاه | نسازد همه عمر آرامگاه
۲۵۸۸ گه و بیگه و روز و شب صبح و شام | بر آهنگِ پرواز باشد مدام
۲۵۸۹ خوش آں مرغ کز سینهٔ او کباب | ببستاں رسد نوشگاهِ شراب
۲۵۹۰ رو دانش بسوزِ فراقِ چمن | بر آرد نوائے خوش از باب زن
۲۵۹۱ بگوید که چوں سر بسر سوختم | به مجلس ز خود شمع افروختم
۲۵۹۲ بیا ساقیا گرچه در آتشم | چو بادِ چمن می رسد سرخوشم
۲۵۹۳ یکے جرعه بر خاکِ من بر فشاں | ز آبِ حیاتم بده تازه جاں

جلوسِ معزّ الدّین بهرام شاه ابنِ سلطان شمس الدّین التتمش طاب مرقدهما

۲۵۹۴ چو تاریخ شد ششصد و سی و هفت | مهے پنج دیگر زیادت گذشت
۲۵۹۵ یکے کودک از رضیه بد خرد تر | که بودے شهِ راستیں را پسر
۲۵۹۶ نشاندند او را به تختِ کیاں | ببستند هر یک به پیشش میاں
۲۵۹۷ معزّ الدّین آں شاه را شد لقب | که شهزادهٔ بود ترکی نسب
۲۵۹۸ خطابش بخواندند بهرام شاه | بکارش کمر بسته اهلِ کلاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۵۹۹ زعهدش چو یکسال کامل گذشت — زنقصانِ ادراک بدعهد گشت
۲۶۰۰ بشهوت پرستی برآورد نام — وزو بدگمان گشت همه خاص و عام
۲۶۰۱ بهر جا زنے دید صاحب جمال — بکردی بزور و زرش دست مال
۲۶۰۲ یکے شاه خونریز بے باک شد — بهندوستان جائے ضحاک شد
۲۶۰۳ بعهدش مغول شاه لاهور را — گرفتند و کشتند فرمانروا
۲۶۰۴ چو ظلم و فسادش ز حد برگذشت — خصالش بهر کشور افسانه گشت
۲۶۰۵ همان بندگانِ شهِ نیکنام — فراهم شده باز روزے تمام
۲۶۰۶ بگفتند کس را ز ابناء شاه — ندیدیم شایانِ تاج و کلاه
۲۶۰۷ دو پور و یکے دختِ فرمانروا — نشاندیم جائے شهِ درگشا
۲۶۰۸ یکے سر بخشم و خصومت نهاد — دوم گشت مشغولِ ظلم و فساد
۲۶۰۹ سیوم دخترِ شاهِ کشورکشا — بخود بدگمان کرد آفاق را
۲۶۱۰ نداریم تا اندریں تختگاه — بسازیم ازیں پس کرا بادشاه
۲۶۱۱ دریں فکر بودند هر روز و شب — که ناگه برآورد دوران شغب

عقد کردن لاطونه رضیه را در تبرنده و لشکر کشیدن در دهلی

۲۶۱۲ به تبرنده چوں رضیه محبوس گشت — وزیں قصه یکسال و شش مه گذشت
۲۶۱۳ شنیدم یکے ترک لاطونه نام — که هامون سپر بود یاوه خرام F.۸۷
۲۶۱۴ بگشتے بسر حد هر کشورے — نه تنها که با مختصر لشکرے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۱۵ درا قصای کشور رشدے عزم ساز   بغفلت بکردی یکے ترک وتاز
۲۶۱۶ ازانجا سبک در دیارے دگر   سپہ راند آں ترک پرخاش گر
۲۶۱۷ بیک جا مہے کم گرفتی قرار   گذشتے بریں گونہ اش روزگار
۲۶۱۸ ہماں مرد ناگہ بہ تبرہندہ در   خروشاں بر آمد ابا کر و فر
۲۶۱۹ بغفلت ہماں حصنِ محکم گرفت   بسے رختِ مرغانِ پرکم گرفت
۲۶۲۰ ز زنداں ہماں رضیہ را بر کشید   بتزویجِ خویشش چو راضی بدید
۲۶۲۱ شنیدم کہ مر رضیہ را عقد کرد   چو شد اجتماعے میانِ دو فرد
۲۶۲۲ یکے روز رضیہ بخلوت نہفت   بلاطونہ رازے دل انگیز گفت
۲۶۲۳ کہ من دختِ شاہِ جہاں پرورم   سہ سال و مہ تاج بد بر سرم
۲۶۲۴ بوحشت ز من بندگانِ پدر   ربودند تاج کیانی ز سر
۲۶۲۵ وزاں پس بپایم نہادند بند   ہمی داشتندم بعینِ گزند
۲۶۲۶ کہ ناگہ تو ایدر کشیدی سپاہ   مرا بر کشیدی ازاں حبس گاہ
۲۶۲۷ کنوں خیز تا ہر دو یکدل شویم   ابا لشکرے سوئے دہلی رویم
۲۶۲۸ ہمہ شہر و بوم است ہوا خواہِ من   کہ بودم نکو خواہِ ہر مرد و زن
۲۶۲۹ چو از دور رایاتِ من بنگرند   ہمہ رخ سوئے لشکرم آورند
۲۶۳۰ چو گردد ہمہ خلق با من یکے   بدست آیدم ملک من بے شکے
۲۶۳۱ چو لاطونہ ایں راز از زن شنید   بغیرِ رضا ہیچ پاسخ ندید
۲۶۳۲ زن و شو چو زیں قصہ پرداختند   دو سہ ہفتہ تدبیر می ساختند
۲۶۳۳ دگر روز رضیہ سپہ بر کشید   بکین توزیِ ملک خنجر کشید
۲۶۳۴ بسے مرد ازاں بوم و بر جمع کرد   کہ بودند نام آور اندر نبرد
۲۶۳۵ چہ تو ور چہ چتو ئی پرخاش گر   چہ کھوکر چہ ہیرا و مردم شکر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۶۳۶ بیاری دهی راند در تختگاه　　چو گفتند این قصه را پیش شاه

رسیدن خبر جنبشِ سلطان رضیه بسلطان معزالدین و لشکر فرستادنِ سلطان معزالدین بقصدِ او

۲۶۳۷ سرانِ سپه را شهنشه بخواند　　همین قصه در پیش شان باز خواند
۲۶۳۸ بگفتا که اے سرکشانِ سلف　　همی آید آن خواهرِ ناخلف
۲۶۳۹ بگوئید تدبیر این کار چیست　　مرا جز شما صاحبِ رائی کیست
۲۶۴۰ سرانِ سپه چون ز فرمانروا　　شنیدند گفتند شه را دعا
۲۶۴۱ وز این پس بگفتند کاے شهریار　　گریزے نه بینیم جز از کارزار
۲۶۴۲ بفرمائے تا خیمه بیرون زنیم　　زرے ده که پولاد را بشکنیم
۲۶۴۳ دگر روز خسرو خزانه گشاد　　یلانِ سپه را مواجب بداد
۲۶۴۴ یلانِ سپه چون زرے یافتند　　پئے سازِ بیگانه بشتافتند
۲۶۴۵ سپه چونکه شد ساخته سربسر　　روان کرد لشکر شهِ نامور
۲۶۴۶ بدان بلبن خرد فرمانروا　　بفرمود کای گردِ کشورکشا
۲۶۴۷ تو سر لشکری اندرین لشکرم　　نباشد چو تو محرمے دیگرم
۲۶۴۸ بباید چنان برکشی تیغِ کین　　که در خون شود غرقه روئے زمین
۲۶۴۹ F.88 چو بشنید این قصه بلبن ز شاه　　بشنیدم سپه راند از تختگاه
۲۶۵۰ همی رفت تا سر بدشتے کشید　　که افواجِ رضیه دران دشت دید
۲۶۵۱ بفرمود تا سرکشانِ سپاه　　که بودند نام آورِ تخت گاه
۲۶۵۲ میان را به بندند بر سازِ جنگ　　بتازند بر دشمنان بے درنگ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۶۵۳ برافواجِ بیگانہ ہوئے زنند | بیک ہوئے بدخواہ را بشکنند

۲۶۵۴ چو این قصہ بشنید اہلِ سپاہ | یکے حملہ آورد بر کینہ خواہ

۲۶۵۵ شنیدم ہمہ از جملۂ اولین | بیک طرفۃ العین دراں دشت کین

۲۶۵۶ درافواجِ رضیہ شکستے فتاد | ہماں رضیہ سر در ہزیمت نہاد

۲۶۵۷ شکستہ ازانجا بہ تبرندہ راند | بہر گام از دیدہ خوں می فشاند

۲۶۵۸ شنیدم سپاہش دراں کارزار | بسے بے سپر شد دراں روزگار

۲۶۵۹ زچنداں سپاہے کہ آوردہ بود | بخونِ جگر جمع شاں کردہ بود

۲۶۶۰ چناں شد پراگندہ گاہے فرار | کہ بر وے نہ پیوست ازاں یکسوار

۲۶۶۱ وزاں پس ہماں بلبنِ ہوشمند | چو در فوجِ رضیہ شکستے فگند

۲۶۶۲ خروشاں سوئے تختگہ گشت باز | ابا ہم عناں گردنِ فراز

۲۶۶۳ چو با فتح و نصرت بحضرت رسید | عناں سوئے درگاہِ خسرو کشید

۲۶۶۴ ابا سرکشاں گرد پابوسِ شاہ | بگفت آنچہ بگذشت در حربگاہ

۲۶۶۵ چو بشنید از و شاہِ فرخ نژاد | بخندید ہمچوں گل بامداد

۲۶۶۶ سرانرا بگفتا کہ خلعت دہند | کلاہِ شرف بر سر شاں نہند

۲۶۶۷ ہماں روز بزمِ طرب ساز کرد | سرانِ سپہ با خود انباز کرد

۲۶۶۸ بداد اندراں مجلسِ عیش بار | نشستہ سرانش یمین و یسار

۲۶۶۹ یکے ہفتہ آں شاہِ فیروز جنگ | ہمی زد بقارورۂ حزن سنگ

لشکر کشیدنِ سلطان رضیہ بارِ دوم در جانبِ دہلی و منہزم شدنِ او با شوہر و کشتہ شدن در حدِ کیتھل

۲۶۷۰ چو بگذشت ازاں قصہ ماہی سہ چار | دگر فتنہ زاد از روزگار

۲۶۷۱ دگر بارہ آں رضیہ با گمرہاں | کمر بست بہر کلاہِ شہاں

۲۶۷۲ پراگندہ چندیک جائے کرد | پس آنگہ سوئے تختگہ رائے کرد

۲۶۷۳ معز الدین آں شاہِ عشرت گرائی — بگفتا ہماں بلبنِ درکشائے
۲۶۷۴ بقصدش دگر بارہ راند سپاہ — ابا سرفرازانِ صاحب کلاہ
۲۶۷۵ سپہ راند آں بلبنِ چیرہ دست — کہ یکبار از و فوج رضیہ شکست
۲۶۷۶ بر آہنگِ کیں می خرامید تفت — چو از تختگہ ہشت فرسنگ رفت
۲۶۷۷ بلشکرگہِ رضیہ اندر رسید — دو لشکر چو مر یکدگر را بدید
۲۶۷۸ بشد لشکرِ رضیہ یکسر سوار — بروں زد ز دز از پئے کارزار
۲۶۷۹ دو لشکر بمیداں مقابل ستاد — ز ہر سوئے نامرد را دل فتاد
۲۶۸۰ دلاور خروشاں شد از ہر سپاہ — چو شیر آہوئے دیدہ در صیدگاہ
۲۶۸۱ ولے لشکرِ شاہ بد چیرہ تر — کز و بار اول عدو تافت سر
۲۶۸۲ ہمی زد مثلِ ہر یلِ چیرہ دست — کہ بشکستہ را باز بتواں شکست
۲۶۸۳ وزاں سوئے افواجِ رضیہ تمام — چو مرغے کہ برجستہ باشد ز دام
۲۶۸۴ ہمہ ساختہ از برائے فرار — ز دلہائے شاں رخت بستہ قرار
۲۶۸۵ F.۸۹ چو زیں ماجرا یک زمانے گذشت — خروشے در آمد دراں سادہ دشت
۲۶۸۶ بیکبارہ افواجِ دہلی تمام — رُخ آورد سوئے حریفانِ خام
۲۶۸۷ بیک حملہ افواجِ مغلوبہ را — شکستند شیرانِ کشورگشا
۲۶۸۸ چو دیدند بدخواہ ہمچوں حباب — ز آسیب بادے نماند ست بر آب
۲۶۸۹ کشیدند ہمہ خنجرِ آبدار — گرفتند دنبالِ اہلِ فرار
۲۶۹۰ در جنگِ رضیہ پریشاں فتاد — گریزاں سر سوئے کیتھل نہاد
۲۶۹۱ بہ کیتھل گروہے ز ہندوستاں — چو دیدند در دامِ مرغے چناں
۲۶۹۲ گرفتند بر رسمِ عذر و ریا — بکشتند لا طونیہ و رضیہ را
۲۶۹۳ ز تاریخ بد ششصد و سی و ہشت — کہ کشتند شاں زاں بیک تیرہ دشت
۲۶۹۴ چو فیروز شد بلبنِ کینہ خواہ — بحضرت رُخ آورد زاں حربگاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۹۵ E:۸۹	برایوانِ شہ رفت بعد از دُعا	خبر داد مر خسرو خویش را
۲۶۹۶	تلف گشتنِ رضیہ و شوہرش	پریشانی از لشکر و کشورش
۲۶۹۷	زبلبن چو بشنید بہرام شاہ	بصد عیش و عشرت برآمد بگاہ
۲۶۹۸	طلب کرد ارکانِ دولت تمام	بفرمود خلعت بہر خاص و عام
۲۶۹۹	بفرمانِ آں شاہِ فیروزمند	بسے کلہ بستند ہر سو بلند

حبس کردنِ ارکانِ دولت سلطان معزّ الدّین را و ملک بعلاء الدّین والدنیا مفوّض گردانیدن

۲۷۰۰	چو شد ششصد و سی و نہ برکمال	ز عہدے معزے برآمد دو سال
۲۷۰۱	ہماں کہنہ ترکانِ شمسی تمام	بداں تا بود مُلک در انتظام
۲۷۰۲	شنیدم دگر بارہ با یکدگر	بگفتند کایں شاہِ بیدادگر
۲۷۰۳	بہ بیداد ظلم اینچناں خود گرفت	کہ آں عالمِ عدل یکسو گرفت
۲۷۰۴	یکے حیلہ می بایدانگیختن	کہ دائم شود رسمِ خوں ریختن
۲۷۰۵	دو پور و یکے دخترِ بادشاہ	نشاندیم جایشِ دریں تختگاہ
۲۷۰۶	ندیدیم از ہیچکس روبہی	نہ شائستہ شد کس بفرماندہی
۲۷۰۷	ہماں بہ کہ اکنوں دریں تختگاہ	نشانیم اولاد اولادِ شاہ
۲۷۰۸	مگر کارِ ایں ملک ساماں شود	دگر بارہ ایں بوم بستاں شود
۲۷۰۹	چو از دیدنِ ظلم گشتیم سیر	نشاید دریں مصلحت کرد دیر
۲۷۱۰	شنیدم چو ترکانِ گردن فراز	بگفتند در خود حدیثے براز
۲۷۱۱	دگر روز آں شاہِ خودکام را	بکردند معزول ازاں تخت جا
۲۷۱۲	بدست و بپالش نہادند بند	نشاندند در حبس گاہ گزند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

جلوس سلطان علاء الدین ابن سلطان رکن الدین فیروز شاہ یعنی نبیرہ سلطان شمس الدین التتمش

۲۷۱۳ چو بهرام از ملک معزول شد — بزندان شنیدم که مقتول شد
۲۷۱۴ دگر روز ترکانِ کشور کشا — نشاندند بر تخت مسعود را
۲۷۱۵ مگر بود او پور فیروز شاه — زجدّ و پدر وارثِ تاج و گاه
۲۷۱۶ علاء الدین اورا لقب خواندند — بفرقش بسے گوہر افشاندند
۲۷۱۷ توجه بر و گشت اتراک را — ز فوجش شکوہ آمد افلاک را
۲۷۱۸ سراں خدمتش کردہ امیدوار — کہ گیرد مگر ملک ازوے قرار
۲۷۱۹ بسی و نہ و ششصد آں پور شاه — بر آمد بتخت ازاں تخت گاه
۲۷۲۰ E ۹۰ شنیدم کہ آں شاہِ تا یک دو سال — ہمی راند ملکے چو اہل کمال
۲۷۲۱ بعہدش مغل در حدِ اچہ تاخت — شہنشہ ز دہلی علم بر فراخت
۲۷۲۲ بفوج ملاعین شکستے فگند — بسے کافر آورد اندر کمند
۲۷۲۳ چو بشکست افواجِ کفار را — سوئے تختگہ شد عزیمت گرا
۲۷۲۴ بشہر آمد و از عدالت گذشت — ز تاراجِ کفار مغرور گشت
۲۷۲۵ سر انداز اقطاعِ معزول شد — شدہ دشمنش ہر کجا بود ہر د
۲۷۲۶ ز تحویل و تبدیل شہر و دیار — بشورید خلقے دراں روزگار
۲۷۲۷ شہ از سرکشی کم نمی کرد ہیچ — ہمی بود دایم سیاست بسیچ
۲۷۲۸ بسے سرکشاں را ز تندی بکشت — ز خوں ریختن شد مزاجش درست
۲۷۲۹ بلے ہر کہ در ظلم مغرور گشت — مزاجش ازاں قاعدہ کم گذشت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

محبوس شدنِ علاؤ الدّین پسر سلطان رکن الدّین فیروز شاہ

۲۷۳۰ چو از عہدِ مسعود شد چہار سال — فتاد اخترش در ہبوط و وبال
۲۷۳۱ ہمہ خلق از خوئے او شد نفور — کہ دیدند غرقش بہ بحرِ غرور
۲۷۳۲ بلے ہر کہ در ورطۂ غرق گشت — چو بینند کآبش ز سر برگذشت
۲۷۳۳ بگیرند از واہلِ دانش کراں — بداں تا نیفتند در بیمِ جاں
۲۷۳۴ کہ مردم چو افتند بگرداب در — کشند دستِ گیرندہ را در خطر
۲۷۳۵ غرض چونکہ آں شاہ غرقِ غرور — ہمہ خلق را کرد از خود نفور
۲۷۳۶ گرفتند از و اہلِ دولت کراں — ہمہ بستہ از بہرِ دفعش میاں
۲۷۳۸ دو سہ ہفتہ گشتند اندر کمیں — کہ از وے ربایند تاج و نگیں
۲۷۳۸ ہم آخر یکے روز بشتافتند — بغفلت برو قدرتے یافتند
۲۷۳۹ گرفتند آں شاہِ خود رائے را — وزاں پس نہادند بندش بپا
۲۷۴۰ پس از چند روزش سرانِ سپاہ — بکردند ہمراہ بہرام شاہ
۲۷۴۱ از ینہا بسے یاد دارد جہاں — فریبش نخوردند کار آگہاں

جلوسِ سلطان ناصر الدّین ابن ناصر الدّین

۲۷۴۲ کسے را کہ حق بہرِ دولت سرشت — ز قومِ کرم بر جبینش نبشت
۲۷۴۳ ز مغرب بہ مشرق برندش نہاں — بداں تا چو خورشید گیرد جہاں
۲۷۴۴ بخواب اندرش پاسباں ست بخت — بہ بیداریش ہم عناں ست بخت

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۴۵ به هر جا که باشد خدا یار اوست | قضا و قدر ممد کار اوست
۲۷۴۶ نه و هفت و چهار ار شود دشمنش | نگردد یکی موی کژ بر تنش
۲۷۴۷ سپهر و کواکب نقیبش بوند | زمین و زمانه رقیبش بوند
۲۷۴۸ سعادت مر او را کند دایگی | بود عز و جاهش بهمسایگی
۲۷۴۹ بصد عز تنش پرورش می دهند | چو وقتش رسد تاج بر سر نهند
۲۷۵۰ مرا چون در افسانه افتاد رای | چنین گفت پیر فسانه سرای
۲۷۵۱ که چون ناصر الدین روشن ضمیر | که بد پور التمش هند گیر
۲۷۵۲ باقلیم لکهنوتی آن شاه راد | بخطِ قضا و قدر سر نهاد
۲۷۵۳ بشهزاده مانده ازو یک پسر | که بد مولدش بعد فوتِ پدر
۲۷۵۴ چو شد بالغ آن طفلِ فرخ نژاد | جهان را بداد و دهش مژده داد
۲۷۵۵ علاء الدین آن پورِ فیروز نیو | چو در ملکِ هندوستان بد خدیو
۲۷۵۶ F 91 فرستاد بروی ز دهلی نوند | ابا جامه و نامهٔ دلپسند
۲۷۵۷ بدان تا به بهرایچ آن بختیار | چو شیران همی بود در مرغزار
۲۷۵۸ هم آخر چو ترکانِ کشورکشا | بکشتند در حبس مسعود را
۲۷۵۹ نهانیش خواندند ازان بوم و بر | نهادند تاجِ کیانش بسر
۲۷۶۰ به پیشش نهادند سر بر زمین | بدستش سپردند ملک و نگین
۲۷۶۱ شده ناصر الدین مر او را لقب | که بد ممد دینِ حق روز و شب
۲۷۶۲ ز تاریخ بد ششصد و چهار و چل | که بر تخت شد آن شهِ شیردل
۲۷۶۳ همان بلبن خرد صفدار راد | بدو دخترِ خود به تزویج داد
۲۷۶۴ چو داماد شد آن شهِ کامیاب | بدان ترک یل کرد الغ خان خطاب
۲۷۶۵ شد آن شاه را مملکت مستقیم | که بود است شاهی حلیم و کریم
۲۷۶۶ بکردے رضا جوئیِ خاص و عام | ازو گشت شاکر خلایق تمام
۲۷۶۷ به جستے رضای سرانِ سپاه | بدی هر یکے را بجان نیک خواه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۷۶۸ نہ بے علمِ شاں ہیچ رائی زدے — نہ بے حکمِ شاں دست و پائی زدے
۲۷۶۹ نخوردے گہی آب بی علمِ شاں — نکردے دمے خواب بی علمِ شاں
۲۷۷۰ ہمی راند ملکے چو آزادگاں — نہ چوں دیگرے شفتہ شہزادگاں

عزیمت ہمی راند ناصر الدّین درحدود اُچہ و ملتان بقصدِ دفعِ مغل و فیروزی یافتن دراں

۲۷۷۱ چو بر شش افزود پنجاہ و شش — فتاد اختر ہند در کش مکش
۲۷۷۲ یکے لشکرے آمد از کافراں — ہمی تاختت در اُچہ و مولتاں
۲۷۷۳ خلائق بہر دز حصاری شدند — ز ظلم ملاعین بزاری شدند
۲۷۷۴ ہمہ بے سپر شد حدودِ دیار — ز اوطانِ دہقاں بر آمد دمار
۲۷۷۵ چو ایں حادثہ شاہ گیہاں شنید — شنیدم کہ لشکر ز دہلی کشید
۲۷۷۶ زمیں شد ز سمِ ستوراں ستوہ — کفید از شکوہش بہر جا کہ کوہ
۲۷۷۷ نہاں گشت گردوں ز گرد سیاہ — تو گوئی کہ ابرے بر آمد سیاہ
۲۷۷۸ چہ ابرے کہ آفاق را سایہ کرد — ولے از مخالف بر آورد گرد
۲۷۷۹ ہمہ خونِ دشمن چکید زاں سحاب — صف خصم از او چوں سواران آب
۲۷۸۰ غرض ناصر الدّینِ گیتی پناہ — چو لشکر رواں کرد از تخت گاہ
۲۷۸۱ ہمی راند تا سر بملتاں کشید — علمہائے از سر بکیواں کشید
۲۷۸۲ وزاں پس بگفت ای سرانِ کہن — برائے شما پختہ گردد سخن
۲۷۸۳ مدارِ ممالک ز رائے شماست — خرد در بلاغت گواہی شماست
۲۷۸۴ ضمیرِ شما ہست چوں آفتاب — ز رائے شما عطف بنود صواب
۲۷۸۵ چہ گوئید در بابِ دفعِ مغل — کہ عقلِ شما ہست چوں عقلِ کل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۷۸۶	چه تدبیر باید دریں کار و بار	چگونه ستیزد با مغل کارزار
۲۷۸۷	سراں چونکه ایں قصهٔ دلپذیر	شنیدند ازاں شاهِ روشن ضمیر
۲۷۸۸	شگفتند چوں گل ز بادِ صبا	شهنشاه را گفت هر یک دعا
۲۷۸۹	چو آں قطبِ دینِ حسین مردِ راد	که بوداست در اصلِ غوری نژاد
۲۷۹۰	یکے از هزارانِ آں عهد بود	بکارِ ممالک مدد می نمود
۲۷۹۱	گهِ نیزه بازی بنوکِ سناں	ربودے شبک چیز از آسماں
۲۷۹۲ F.۹۲	دگر آں الغخاں که بد خسرِ شاه	ز رائش شده قائم آں تختگاه
۲۷۹۳	عجب ترکے از اهلِ تدبیر بود	که بختش جواں رائی او پیر بود
۲۷۹۴	دگر آں شیر خاں گردن فراز	که شه را یکے بود از اهلِ راز
۲۷۹۵	دگر آں ظهیرِ ممالک که شاه	وکیلِ درش کرد بیگاه و گاه
۲۷۹۶	یکے بود روشن دل و نیکنام	چراغے هم از دودهٔ بوعصام
۲۷۹۷	هم از فخرِ ملکِ عصامی بهند	بداده هماں گوهرِ دلپسند
۲۷۹۸	دگر بلبن زر که شاهِ جهاں	بدو داده بد کشورِ مولتاں
۲۷۹۹	دگر سرفرازاں که از نامِ شاں	بماندست در هفت کشور نشاں
۲۸۰۰	شنیدم که بعد از دعا و ثنا	بگفتند مر شاهِ آزاده را
۲۸۰۱	که شاها بجانِ تو تا زنده ایم	همه بر عدوے تو تازنده ایم
۲۸۰۲	چو ماییم در پیشِ فرماں روا	نشاید وغا با مغل شاه را
۲۸۰۳	بفرما که رانیم زایدر سپاه	سپاهِ مغل را بگیریم راه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۸۰۴ کمیں‌ساز (ط) کردیم بر دشمناں … کنیم از کمیں دفعِ آہرمناں
۲۸۰۵ ز ما ہر کہ در کار سستی کنند … سرِ شاں را شہنشہ بخاک افگند
۲۸۰۶ چو رائے چنیں سرکشانِ سپاہ … زدند از سرِ راستی پیشِ شاہ
۲۸۰۷ شہنشہ ہماندم بفرمود شاں … کہ لشکر برانید از مولتاں
۲۸۰۸ ہمہ سرکشاں خیمہ بیروں زدند … چو شیر افگناں قصدِ دشمن کنند
۲۸۰۹ برآرند پوست از سرِ دشمناں … شکارند افواجِ آہرمناں
۲۸۱۰ الف خاں دراں لشکرِ بے شمار … بسر لشکرے سرورِ آرد بکار
۲۸۱۱ دگر جملہ گرداں مطیعش شوند … بجائے کہ او گوید آنجا روند

کمین کردنِ لشکرِ دہلی در آبِ سندھ فیروزی یافتن بر مغل

۲۸۱۲ سرانِ سپہ چوں بفرمانِ شاہ … براندند بر قصدِ کافرِ سیاہ
۲۸۱۳ گزشتند یکسر ز اقصائے ہند … کمینے بکردند در آبِ سند
۲۸۱۴ یکے ہفتہ بودند در انتظار … کہ کے دررسد لشکرِ خاکسار
۲۸۱۵ پس از ہفتۂ فوجِ کافر تمام … چو مرغاں بپائے خود آمد بدام
۲۸۱۶ ہمہ تاختہ در نواحیِ ہند … خروشاں رسیدند در آبِ سند
۲۸۱۷ گراں بارگشتہ سوارانِ شاں … نہادہ ہمہ رخت بر مرکباں
۲۸۱۸ یکے کردہ بر اسپ بردہ سوار … فگندہ بزیں آلتِ کارزار
۲۸۱۹ دگر گشتہ بے غم ز پرخاشِ جنگ … فرس محمل و بارکش کردہ تنگ
۲۸۲۰ قدم می زد اندر رہ و می غنود … بہر گام می کرد دہ جا سجود
۲۸۲۱ بریں گونہ چوں آں گروہِ نژند … رسیدند ناگہ بعینِ گزند
۲۸۲۲ ز ہر سو سپہ از کمیں گہ بخاست … چہ از جانبِ چپ چہ از سوئے راست
۲۸۲۳ بداں نابکاراں جہاں تاختند … کہ تنہائے شاں را ہدف ساختند

(ط) نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۲۴ سپاہِ مغل دست و پا کرد گم — عناں باز نشناخت از پاردم
۲۸۲۵ سراسیمہ شد جملہ افواجِ شاں — کمر بستہ گردوں بتاراجِ شاں
۲۸۲۶ فتادہ سواراں ز اسپاں بخاک — پیادہ ہمی شد نہاں در مغاک
۲۸۲۷ بیکدم سوارانِ ہندوستاں — گرفتند اسپان و کشتند شاں
۲۸۲۸ سپاہِ مغل شد سراسر زبوں — سراسر شد اعلامِ شاں سرنگوں
۲۸۲۹ ‡ ۹۲ یکے کشتہ شد دیگرے شد اسیر — یکے شد بگریہ دگر در نفیر
۲۸۳۰ بجستند مرغانِ ہندوستاں — شدہ ہر یک از دام در بوستاں
۲۸۳۱ صفِ ہند فیروز شد بر مغل — بر آمد ز ہر سو خروشِ دہل
۲۸۳۲ سرانِ سپہ شادیانہ زناں — گرفتند شاداں رہِ مولتاں
۲۸۳۳ رسیدند بر شہ پس از چند روز — ہمہ سرفرازانِ کشور فروز
۲۸۳۴ بکردند پابوسِ شاہِ گزیں — شہنشہ بسے کرد شاں آفریں
۲۸۳۵ بہر یک پس آنگاہ تشریف داد — کلاہِ شرف بر سرِ شاں نہاد

ضبط کردنِ سلطان ناصر الدین اطرافِ اُچہ و مُلتان را

۲۸۳۶ چو فارغ شد از کارِ کفار شاہ — بہر سو رواں کرد فوجے سپاہ
۲۸۳۷ بمالید اطرافِ مُلتاں تمام — در آورد بس مرغِ زریں بدام
۲۸۳۸ ہمہ سرکشاں را بمالید گوش — وطن کرد بر جائے غولاں سروش
۲۸۳۹ ز بیگانہ مرغاں تہی کردہ بوم — ریاحیں بر آمد بجائے زقوم
۲۸۴۰ چمن در چمن شد ہمہ بوم و بر — بجز سبزہ کس کم بر آورد سر
۲۸۴۱ شدہ شہر و کشور ہوا خواہِ او — وزاں پس شنیدم شہِ نامجو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۲۸۴۲ هماں بلبنِ[۱۴] زر بملتاں گذاشت | که درباب او لطف بسیار داشت
۲۸۴۳ رواں کرد آنگه از آنجا سپاه | بدهلی رسید از پس یک دو ماه
۲۸۴۴ ز رویش همه خلقِ چوں گل شگفت | سخن کس بغیر دعایش نگفت

پسر آمدن در حرم سلطان ناصر الدّین و شادی کردن و آذین بستن در شهر و کوی

۲۸۴۵ خوشش آں شاخِ نو رسته و بارور | که نفعش بود در گل و برگ و بر
۲۸۴۶ بیاساید از سایهٔ در جهاں | تماشاگه آید بکار آگهاں
۲۸۴۷ زمیں گردد از بیخ او استوار | ستونِ فلک گردد از خاکسار
۲۸۴۸ خورد بر از و طوطیٔ آسماں | درو مرغِ جنّت کند آشیاں
۲۸۴۹ گلش جاه و بارش سعادت بود | جهانے ازاں شاخِ گلشن شود
۲۸۵۰ زند کوس بر سدرة المنتهیٰ | علم بر کشد بر رباطِ سها
۲۸۵۱ از و برخورد جملگی خاص و عام | کند سایه باغِ جهاں را تمام
۲۸۵۲ برومند باشد به صیف و شتا | مرادش بود میوه در هر هوا
۲۸۵۳ گلش تازه دارد مشامِ جهاں | ز برگش شود برگ کار آگهاں
۲۸۵۴ منافع ده جمله اجزائے او | بود جمله عالم از و بهره جو
۲۸۵۵ هم از نزهتش بهره گیرد بهار | هم از وے بود تازه هر لاله زار
۲۸۵۶ ز هر برگ او شاخے آید بروں | ز هر شاخِ او میوه زاید فزوں
۲۸۵۷ چنیں شاخ بود از بهارِ کرم | که در هند زاد از نهالِ عجم
۲۸۵۸ هماں ناصر الدّین فرخ خصال | که بگرفت از و اصلِ ترکاں جمال
۲۸۵۹ شنیدم چو ششصد ز تاریخ رفت | زیادت براں گشت پنجاه و هفت

نوٹ ۱۴ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۶۰.F.۹۴	یکے شاخ ازاں سرو آزاد زاد	کزاں شاخ سایہ بطوبیٰ فتاد
۲۸۶۱	ہمہ تازہ شد مرغزار جہاں	بہر چار سو جوئے زر شد رواں
۲۸۶۲	شد از قبہا شہر دارالفراغ	ز تازہ درختاں و اطراف باغ
۲۸۶۳	درخت سعادت برومند گشت	طرب خانہ شد ہر کجا کوہ و دشت
۲۸۶۴	گلِ مُلک از باد دولت شگفت	صبا صحنِ گیتی ز خاشاک رفت
۲۸۶۵	جہاں سربسر میہماں خانہ شد	ہوا بادہ و چرخ پیمانہ شد
۲۸۶۶	گلابے کہ از ابرِ نیساں چکید	صدف بار در شد بوقتِ سعید
۲۸۶۷	ہم آخر چو خورشید شد در شرف	برون داد دری خوش آب آں صدف
۲۸۶۸	ز شاہے عیاں گشت شہزادۂ	ز آزادۂ زادہ آزادۂ
۲۸۶۹	مگر بود خورشید مہ را قراں	کہ شد تازہ عالم ز تاثیرِ آں
۲۸۷۰	چہل روز خلقے چہ روز و چہ شب	دراں دور داد ندا دادِ طرب
۲۸۷۱	دراں خانہ جز میہمانی نبود	بہر کوچہ جز کامرانی نبود
۲۸۷۲	ہم آخر بر انساں کہ رسمِ جہاں است	بروز و شبش عیش و اندوہ نہاں است
۲۸۷۳	دراں دور یک فتنہ گرد آشکار	بلے بعدِ مستی دہد مے خمار

برگشتنِ بلبن زر از سلطان ناصر الدین و آگاہی یافتنِ سلطان و لشکر فرستادن براد

۲۸۷۴	شنیدم کہ در عینِ آں خورمی	کہ بد شہر در عالم بے غمی
۲۸۷۵	یکے قاصد از حدِ ملتاں رسید	خزانے تو گوئی ز بستاں رسید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۷۶ ببردند آں پیک را پیش شاه
چو شه کرد در روئے قاصد نگاه

۲۸۷۷ عجب کرد زاں مرد آشفته ای
که دیدش ز نزدی ز سر تا بپا

۲۸۷۸ دو ابروش با هم بر آورده سر
غم دل همی گفت با یکدگر

۲۸۷۹ جبینش سراسر گره در گره
چو فرسوده و سالخورده زره

۲۸۸۰ بپرسید از و شاه فیروز فن
که اے راهِ پیمائے ملکِ محن

۲۸۸۱ بدیں ناخوشی از کجا آمدی
مگر از دیارِ عنا آمدی

۲۸۸۲ چو بشنید پیک از شهِ راستیں
حدیثے گوارا تر از انگبیں

۲۸۸۳ دعا گفت بعد از زمیں بوس شاه
وزاں پس بگفت اے شهِ دیں پناه

۲۸۸۴ همی آیم از اچه و مولتاں
کزاں بوم و کشور بر آمد فغاں

۲۸۸۵ دراں باغ بادِ خزانی وزید
دیارش سر اندر خرابی کشید

۲۸۸۶ هماں بلبنِ زرگه در مولتاں
هم از دستِ شه گشته بد مرزباں

۲۸۸۷ ز فرمانِ خسرو بپیچید سر
بر آورد شورے دراں بوم و بر

۲۸۸۸ شنیدم چو بشنید شاهِ کریم
طلب کرد کند آورانِ قدیم

۲۸۸۹ از ایشاں بپرسید تدبیر کار
کزیں فتنه چوں شد توانِ رستگار

۲۸۹۰ سراں را چو شه گفت ایں ماجرا
بگفتند در یک زبانش دعا

۲۸۹۱ پس آنگه کشادند درجِ دهن
دراں باب می گفت هر یک سخن

۲۸۹۲ یکے گفت کاں بلبنِ بے وفا
چو سر تافت از حضرتِ بادشا

۲۸۹۳ اگر شه براند بقصدش سپاه
تهی ماند از ذاتِ شه تختگاه

۲۸۹۴ مبادا که بے خسرو نامور
بخیزد ازیں سوئے شورے دگر

۲۸۹۵ ور ایدونک بر وے فرستد سپاه
سر آهنگ سازد یکے نیک خواه

نوٹ لی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۸۹۶ F. چه دانیم تا چون رود کارِ جنگ — بسوئے که میزان کشد سر بسنگ
۲۸۹۷ همان به که صفدارِ والا تبار — گذارد بدنبالِ او آن دیار
۲۸۹۸ دگر گفت کان سرحدِ کشور ست — گرش وا گذاریم نادر خور ست
۲۸۹۹ چو گیریم سهل این چنیں فتنه را — سراسر به سستی کند کارِ ما
۲۹۰۰ دریں باب می گفت هر کس سخن — سخن چوں بسے شد دراں انجمن
۲۹۰۱ الغخانِ صفدر زباں بر گشاد — بهر مجبری نطق مهرے نهاد
۲۹۰۲ بگفتا که اے سرکشانِ دلیر — سخن رفت بسیار بالا و زیر
۲۹۰۳ مرا هم یکے رائے رو می دهد — بگویم اگر شه بدیں دل نهد
۲۹۰۴ بشهر اندروں خود بود شهریار — سپارد به من لشکرے کامگار
۲۹۰۵ برم لشکر آنجا باقبالِ شاه — کنم بے سپر فرقِ آں کینه خواه
۲۹۰۶ ضماں می شوم اندرِ شهریار — گر آریم شکسته ازانِ دیار
۲۹۰۷ بریزند خونم بر ایوانِ شاه — نگیرم گه حشر دامانِ شاه
۲۹۰۸ الغخاں دریں کار چوں عهده گشت — همه قیل و قال سراں بر گذشت
۲۹۰۹ دریں رائے دادند هر یک رضا — چه فرماں براں و چه فرماں روا

عزیمت کردن الغخاں جانب ملتان و فیروزی یافتن او بر بدخواه

۲۹۱۰ دگر روز کز کاخِ ازرق لباس — فشانند هر سو زرے بے قیاس
۲۹۱۱ ز کوسِ الغخاں به آمد خروش — سپاهی چو دریا در آمد بجوش
۲۹۱۲ تبیره بفرمانِ سلطان زدند — یکے سایباں سوئے ملتاں زدند
۲۹۱۳ دگر روز الغخاں بفرمانِ شاه — رواں کرد در سمتِ ملتاں سپاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٢٩١٤ همی رفت تا مرز[۱] ملتان رسید — به هر روز یک منزلے می برید
٢٩١٥ گذشت آبِ راوی الغخانِ راد — به پیرامنِ حصن آمد چو باد
٢٩١٦ بزد کوس بر حصن روئے نمود — مگر بلبنِ زر به ملتان نبود
٢٩١٧ به پنجاب رفته بداں مرد کار — بداں تا شود ضبط او آں دیار
٢٩١٨ محمد که بودے مر او را پسر — به ملتاں رها کرده بودش مگر
٢٩١٩ چو لشکر بزد خیمه گرد حصار — محمد همی جست راهِ فرار
٢٩٢٠ ز برگشتنِ خلقِ زورش شگفت — همی رفت هر لحظه کارش ز دست
٢٩٢١ ازاں پیش کش خلق گیرد زبون — اماں خواست و از حصن آمد برون
٢٩٢٢ بدو خلعتے داد الغخان راد — درِ لطف بر اهلِ ملتاں گشاد
٢٩٢٣ درونِ حصار آمد آں سرفراز — بکردند دروازه‌ها جمله باز
٢٩٢٤ دلِ اهلِ ملتاں شگفت از طرب — همی کرد هر یک خوشی روز و شب
٢٩٢٥ شنیدم چو بگذشت روزی سه چار — بدلهائے آشفته آمد قرار
٢٩٢٦ محمد که جست آنچناں رستخیز — شب و روز می دید راهِ گریز
٢٩٢٧ بیک شب محلّے چناں بر بیافت — گریزاں سوئے والدِ خود شتافت
٢٩٢٨ به پنجاب روز سیوم سر کشید — پدر شاد شد چونکه رویش بدید
٢٩٢٩ بپرسید از حالِ خلقِ حصار — دگر قصهٔ لشکرِ شهریار
٢٩٣٠ محمد به پیشش تمامے بگفت — وزاں قصه‌ها یک سخن کم نهفت
٢٩٣١ شنیدم چو از جملگی سرگذشت — هماں بلبنِ زر چو آگاه گشت
٢٩٣٢ بدل گفت کز جانبِ تخت گاه — بیاورد الغخان فراواں سپاه
٢٩٣٣ کنوں خلقِ ملتاں بر و یار شد — سپاهش همه حال بسیار شد
٢٩٣٤ مرا با چنیں لشکرے مختصر — نباشد برد تاختن از هنر

نوٹ ۱ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۳۵	هماں بہ کز اینجا تحاشی کنم	بروں زیں بر و بوم خیمہ زنم
۲۹۳۶	هم آخر سہ کارزارش نماند	پس از چند روزے ز پنجاب راند
۲۹۳۷	همی رفت تا سر بہ بنیاں کشید	هم آنجا مقامِ سکونت گزید
۲۹۳۸	وزاں پس شنیدم مغل را دوبار	بملتاں درآورد آں نامدار
۲۹۳۹	کہ نوئے بدست آیدش آں مقام	کز اصحابِ ملتاں کشد انتقام
۲۹۴۰	چو بد نیتش بد دراں کاروبار	شنیدم کہ شد منهزم هر دوبار
۲۹۴۱	هم آخر الغخاں پس از چند گاه	رخ آورد در حضرتِ بادشاه

رسیدنِ الغ خان در حضرت و بعد چند گاه خود را زحمتی ساختن و بدان بهانہ التماسِ چترِ سپید کردن

۲۹۴۲	شنیدم الغخانِ اختر سعید	ز ملتاں چو در شهرِ دهلی رسید
۲۹۴۳	همی بود در خدمتِ شهریار	همی بود ضابطِ بهرِ کاروبار
۲۹۴۴	شهنشہ نشستہ بد اندر میاں	الغخاں همی راند ملکِ کیاں
۲۹۴۵	شنیدم کہ آں شاهِ فرخندہ رای	یکے بود از خاصگانِ خدای
۲۹۴۶	بدو عاریت بود تاج و سریر	کہ بودے بکارِ پلاس و حصیر
۲۹۴۷	شب و روز آں خوشتر از جانِ پاک	بدے مست از ذکرِ یزدانِ پاک
۲۹۴۸	شهش خواند و ملکِ جهاں سربسر	ولے ملکِ او در جهانے دگر
۲۹۴۹	چو محمودِ غزنیں بکارِ خدا	کمر بستہ هم در کلاه و قبا
۲۹۵۰	شنیدم کتابت بکردے مدام	ازاں وجہ همواره خوردے طعام
۲۹۵۱	یکے حبہ از دخلِ هندوستاں	پئے نفسِ خود آں شہِ کامراں
۲۹۵۲	نکرده تصرف دراں بیست سال	بدے محترز دایم از بیتِ مال

نوٹ [illegible] ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۵۳ همه بیت مال آن شهِ محتشم　　سپردے باصحاب علم و علم
۲۹۵۴ بیاسوده از وے فقیه و فقیر　　درا وصافِ خلقش گدا و امیر
۲۹۵۵ شنیدم همان نیک فرخنده فر　　که خورد آبِ حیوان بظلماتِ در
۲۹۵۶ گروهیش گویند از اولیاست　　گروهے ست خوانند از انبیاست
۲۹۵۷ پیام آورِ ملکِ اقبال و جاه　　بشارت دهِ خاصگانِ آلٰه
۲۹۵۸ تماشا گن باغ دلبستانِ عشق　　عیادت کن دردمندانِ عشق
۲۹۵۹ دلیلِ سعادت بهر کاروان　　به منزل برِ جمله پس ماندگان
۲۹۶۰ پناه دهندهٔ خاتمِ انبیا　　انیسِ همه اُمّتِ مصطفا
۲۹۶۱ خضر نام آن مرغِ باغِ بهشت　　هوا شد بپرواز او گل سرشت
۲۹۶۲ بدان ناصر الدین شهِ نیکنام　　که از که شدے همدم و هم کلام
۲۹۶۳ بخواندے بر او چند افسونِ زار　　همه بیرون از قیل و قالِ مجاز
۲۹۶۴ چو فارغ شدی زان همه گفت و گو　　پس آنگه شدی غائب از پیشِ اوؑ
۲۹۶۵ من اوصاف آن خسروِ نیکنام　　به چندان شنیدم که گویم تمام
۲۹۶۶ چو شب کوته و قصه دارم دراز　　ز اطنابِ شاید مرا احتراز
۲۹۶۷ الا اے هنر پرورِ تیز هوش　　که داری بر افسانهٔ بنده گوش
۲۹۶۸ بود شرط کافسانه گوئے مجاز　　در اثنای افسانهاے دراز F.۹۷
۲۹۶۹ کند سامع قصه را هوشیار　　چو بیند ملولش کند اختصار
۲۹۷۰ من اینک درین گنجدانِ غریب　　که از عالمِ غیب آمد نصیب
۲۹۷۱ چو فرصت ندیدم به صنعت گری　　ضرورت قلم می زنم سرسری
۲۹۷۲ بسے مرغِ زیرک درین بوستان　　ازین پیش یعنی به هندوستان
۲۹۷۳ نوائے زد و رفت ازین مرغزار　　رها کرد هر یک بسے یادگار
۲۹۷۴ نه زیشان یکے قصه ناگفته ماند　　نه زیشان یکے درِ ناسفته ماند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۷۵ بجور زند حلوائے معنی تمام — نہ تنہا کہ با جملگی خاص و عام

۲۹۷۶ چو بودند بکرم ز خوانِ کرم — پئے میہماں پس آیندہ ہم

۲۹۷۷ نصیبے دریں خوانچہ بگذاشتند — کز آیندہ آگاہی داشتند

۲۹۷۸ منم آں پس آیندہ مہمانِ شاں — کہ ناں ریزہ چینیم ہم از خوانِ شاں

۲۹۷۹ اگر شکر ایشاں بجا نارد م — ز گلزارِ معنی کجا برخورم

۲۹۸۰ خدایا تو ارواح شاں را مدام — بفردوسِ اعلیٰ ہمی دہ مقام

۲۹۸۱ مرا نیز اندر سر انجامِ کار — طفیلِ ہمہ جا دراں مرغزار

۲۹۸۲ بدہ ساغرم زاں شراب طہور — کہ ساقی و نقلش بود عیش و حور

۲۹۸۳ بیا ساقیا تا شود وقتِ آں — کہ گردیم ازاں نقل و مے کامراں

۲۹۸۴ بدہ بادہ بر یادِ آں بزمگاہ — کہ جز دوست کس را درو نیست راہ

خواستنِ الغخاں از حضرتِ شاہ چترِ سپید

۲۹۸۵ ہماں ناصر الدین فرخندہ روی — بر آئینِ شاہاں ز فرخندہ خوی

۲۹۸۶ ہمی راند ملکے دراں تخت گاہ — نمی خورد غم جز غم دادخواہ

۲۹۸۷ بریں جملہ چوں چند گاہے گذشت — الغخاں طلبگار دیہم گشت

۲۹۸۸ چنانش درافتاد سودائے چتر — کہ بیمار شد در تمنائے چتر

۲۹۸۹ تن خود پئے چتر بیمار ساخت — یکے لعبتے با شہنشاہ باخت

۲۹۹۰ دو سہ روز نامد بدرگاہِ شاہ — شہنشہ یاد می کرد بیگاہ و گاہ

۲۹۹۱ پس از چند روز آں شہ سرفراز — فرستاد بروی یکے را بہ راز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۲۹۹۲ بدو گفت خانز اسلامم بگوی — وزاں پس بگویش کہ ای نامجوی
۲۹۹۳ بہ پرسید خسرو فراواں ترا — کہ درد تو چیست وچہ داری دوا
۲۹۹۴ دو سہ روز شد سوی ما نامدی — جہاں شد غمیں تا چرا نامدی
۲۹۹۵ بماندست بے تو ہمہ کارِ ملک — برفت است رونق ز بازارِ ملک
۲۹۹۶ اگر می توانی باید ربیا — دگر نے بماں حال خود وا نما
۲۹۹۷ الغخاں چو از حاجب شہریار — شنید ایں ہمہ قصۂ خوشگوار
۲۹۹۸ بگفتا کہ اے حاجب خاص شاہ — کز ایوانِ شہ کردی ایں سوی راہ
۲۹۹۹ زاید ر بدرگاہ خسرو خرام — رسی چوں بر آں خسروِ نیکنام
۳۰۰۰ زمن پائے شہ بوس و عذری خواہ — وزاں پس بگو از زبانم بشاہ
۳۰۰۱ کہ شاہا ز تو درد و غم باد دور — تنت با شفا باد دل با سرور
۳۰۰۲ سہ روز ست کہ دور از شہ کامراں — کہ گشت از حرارت تنم ناتواں
۳۰۰۳ بسوزم ہمہ از درون و بروں — نہ روزم قرار است و نی شب سکوں
۳۰۰۴ E۹۸ و نام می رسد یک زماں آفتاب — ہمی گردم از سوز بے آب و تاب
۳۰۰۵ ہمی آیدم جان و دل در گداز — ازیں رو بروں نایم ای سرفراز
۳۰۰۶ گرم شاہ از لطف فرماں دہد — پئے دفع ایں درد درماں دہد
۳۰۰۷ یکے جست چتری بسازم سپید — بزیرش کنم وصل چوبی زبید
۳۰۰۸ بجائے ہمایش نہم طاس زر — بگاہِ سواریش دارم بہ سر
۳۰۰۹ رہم باز از تابشِ آفتاب — بہ بینم برخِ خسروِ کامیاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۰۱۰ بهر روز آیم[*1] بر ایوان شاه — بتقصیر ماضی شوم عذر خواه
۳۰۱۱ چو حاجب بدرگاه خسرو رسید — بشه گفت آنچه از الغخان شنید
۳۰۱۲ به حاجب هماندم شه کامران — بگفتا که رو باز در پیش خان
۳۰۱۳ بگویش که ای خان کشور گشا — فدای تو بادا سر و چتر ما
۳۰۱۴ اگر خان بگوید همین چتر خویش — فرستیم بر خان فرخنده کیش
۳۰۱۵ بکن آنچه خواهی ز فرمان تراست — بیا زود چون بی تو غم یار ماست
۳۰۱۶ چو خان را اجازت شد از شهریار — همان لحظه شد اندران کاروبار
۳۰۱۷ دگر روز آن چتر بر سر نهاد — بیامد بر ایوان صفدر راد
۳۰۱۸ درون خواند شاه[*2] و کنارش گرفت — درون گهر از نثارش گرفت
۳۰۱۹ بپرسید آنگه که ای کامران — چه گونست اکنون تن ناتوان
۳۰۲۰ هنوزش دوا چیست صاحب بگوی — درین مملکت هر چه جوئی بجوی
۳۰۲۱ چو بشنید خان گفت شرمنده وار — ز بعد دعا گوی شهریار
۳۰۲۲ که شاها تنم این زمان شد قوی — که آسودم از منظر خسروی
۳۰۲۳ شنیدم ملک قطب دین حسن — که غوری بد آن صفدر پیل تن
۳۰۲۴ یکی بد ز شیران آن مرغزار — یگانه بهیجا دران روزگار
۳۰۲۵ مگر بود حاضر دران بارگاه — که خان گرد آن روز پابوس شاه
۳۰۲۶ ازو شد یکی چربکی آشکار — که آمد زیانش در انجام کار
۳۰۲۷ بلی ناید از چربک الا زیان — ز چربک برافتاد بس خانمان
۳۰۲۸ نباشد همه حال چربک روا — که گه جان فزایست گهی جانفزا
۳۰۲۹ که از لاغ اغیار گردد قرین — گهی در خصومت شود همنشین
۳۰۳۰ همه حال چربک خصومت گر است — خصوصاً بوقتی که نادر خور است

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۰۳۱ غرض چوں ملک قطبِ دین حسن · که بودست گرگے کہن در دمن
۳۰۳۲ بچیر بک الغخانِ یل را شکست · الغخاں گره در دِل از کینه بست
۳۰۳۳ شب و روز می بود اندر کمیں · که کے وقت یابد پئے قصد و کیں
۳۰۳۴ یکے روز شه داده بودست بار · یلانش ستاده یمین و یسار
۳۰۳۵ الغخاں گروہے بساز کمیں · بیاورد* در قصر بر قصدِ کیں
۳۰۳۶ بگفتا* که بر ہر دری زاں گروه · برآورده جمّاری و خنجری
۳۰۳۷ چو آں قطب آید میانِ دو در · ز پیش و پس او برآرند سر
۳۰۳۸ برایند از جوئے خوں ناگہاں · سرش را ببرند با ہمرہاں
۳۰۳۹ چو بشنید آں قطبِ دین حسن · که در بارِ خاص* است شاهِ زمن
۳۰۴۰ ز خانه رواں گشت آں شه سوار · بداں تا کند خدمتِ شہریار
۳۰۴۱ شتاباں در آمد بر ایوانِ شاه · وزاں پس* رواں شد سوئے بارگاه
۳۰۴۲ F.99 بشنیدم میانِ دو در چوں رسید · ز پیش و پس آں اہلِ کیں در دوید
۳۰۴۳ بافتاد بر روے زہر سوئے تیغ · سرش را بریدند پس بے دریغ
۳۰۴۴ شنیدم چو شد کشته آں پہلواں · شغب خاست از ہر طرف یکزماں
۳۰۴۵ چو بشنید شه گفت کیں شور چیست · سر شور و غوغا دریں شور کیست
۳۰۴۶ الغخاں به پیشِ شہنشاه بود · وزاں شورِ خود کرده آگاه بود
۳۰۴۷ بشد پیشتر گفت کای شہریار · ازیں شور و غوغا تو باکے مدار
۳۰۴۸ یکے خار بود است بگذار ملک · که ہمواره بودے زیانکارِ ملک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۰۴۹ بگفتیم کاں خار را بر کنند / سرش را بایوانِ شہ بفگنند
۳۰۵۰ چو بشنید آں شاہ فرخندہ فر / کہ مقتول شد قطبِ دینِ حسن
۳۰۵۱ نہانی یکے نالۂ بر کشید / درونِ قبا پیرہن بر درید
۳۰۵۲ بسے غم ہمی خورد اندر نہفت / بروئے الغخاں نیارست گفت
۳۰۵۳ ہمہ حالِ قطبِ حسن شد بباد / زیک چرب یکے ایں چنیں فتنہ زاد

گرویستن پسرانِ سلطان ناصرالدین با پسرانِ الغخان و فرہ بردنِ شہزادگاں از پسرانِ الغخاں

۳۰۵۴ شنیدم ز پیرانِ ثابت سخن / کہ گویند افسانہائے کہن
۳۰۵۵ مگر ناصرالدین شہزادہ را / کہ بودہ است الحق شہ باصفا
۳۰۵۶ دو پور نکو خلق و آزاد بود / کہ در مملکت شاہِ شاں زادہ بود
۳۰۵۷ چو آں ہر دو شہزادہ بالغ شدند / ز ایامِ طفلی بروں آمدند
۳۰۵۸ دو پورِ الغخانِ خسرو نشاں / کہ بودند ہم خالِ شہزادگاں
۳۰۵۹ بہ شہزادگاں آمدندے مدام / شدندے بیکجائے روز تمام
۳۰۶۰ گہے گوئی بمیداں ہمی تاختند / گہے در چمن بزم می ساختند
۳۰۶۱ یکے روز ہر چہار آزادگاں / دو پور الغخان دو شہزادگاں
۳۰۶۲ برفتند در گلشنے صبحدم / ببردند با خود مے و نقل ہم
۳۰۶۳ دراں باغ یک مجلسے ساختند / مے عیش در ساغر انداختند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

٣٠٦٤ زمے گشت چوں یکدو سہ ساغری — حکایت ہمی رفت از ہر دری
٣٠٦٥ سخن ناگہاں در کفایت فتاد — حدیثے بکار درایت فتاد
٣٠٦٦ پس آنگہ شنیدم کہ خان زادگاں — دراں حال گفتند در یک زباں
٣٠٦٧ کہ چوں والد ما دریں روزگار — نباشد کسے زیرک و ہوشیار
٣٠٦٨ شنیدم چو شہزادگاں ایں سخن — شنیدند لاغے فگندند بن
٣٠٦٩ بگفتند کای ہمان عزیز — اگر ہست در خاں فراواں تمیز
٣٠٧٠ ہم آخر بہ بینی* کہ اندر جہاں — شود عاجز از زیرکی ناگہاں
٣٠٧١ گر او پیر پختہ و ما ہم خام — چو خواہیم کا در اور آریم دام
٣٠٧٢ بمیداں ز اسپش فرو افگنیم — بتدبیر آورا پیادہ کنیم
٣٠٧٣ چو گفتند ایں قصہ شہزادگاں — بجوشش آمدہ خون ابنائے خاں
٣٠٧٤ بگفتند گر خاں بگفت شما — فرود آید از اسپ خود یک زماں
٣٠٧٥ بگفت شما در گرو ناگزر — بمائیم ہشتاد دینار زر
٣٠٧٦ دگر خود فرو ناید از اسپ خاں — رود خام تدبیر شہزادگاں
٣٠٧٧ ز ابنائے خسرو گرو ما بریم — کز ایشاں بہرکار دانا تریم
٣٠٧٨ پذیرفتہ ایں شرط شہزادگاں — بریں ماندہ ہر چہار آزادگاں
٣٠٧٩ چو آں روز بگذشت ہر چہار سر — بمیداں برفتند روز دگر
٣٠٨٠ الغ خاں دراں روز چالش کناں — بہ پیچید در سمت میداں عناں
٣٠٨١ چو آمد بہ میداں بخوبی اختری — ہمی گرد ہر سوئے جولانگری
٣٠٨٢ شنیدم یکے زاں دو شہزادگاں — ابا خان آزادہ شد ہم عناں
٣٠٨٣ دو و سہ بار با خاں دوانید اسپ — وز ایں پس بہ پیشش جہانیدہ اسپ
٣٠٨٤ دراں حال از دست چابک فگند — ز خاں خواست پس چابک آں ہوشمند

* نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو ۔

۳۰۸۵ فرود آمد از* اسپ آن خانِ راد — ستد چابک و دستِ شهزاده داد
۳۰۸۶ وز این پس ز میدان بگشتند باز — خرامان و خندان بگشتند باز
۳۰۸۷ گرو چون ببردند شهزادگان — گرفتند دامانِ ابنایِ خان
۳۰۸۸ بجستند هشتاد دینارِ زر — برفتند خانزادگان بر پدر
۳۰۸۹ نمودند پیشش همه قصه باز — بجستند دینار از آن سرفراز
۳۰۹۰ شنیدم چو بشنید خان سرگذشت — عجب کرد از آن قصه و طیره گشت
۳۰۹۱ بدل گفت کابنایِ فرمان روا — بدین سان که گشتند حیله‌گرا
۳۰۹۲ یکی روز ما را به مکر و فنون — بگیرند و بندند و ریزند خون
۳۰۹۳ اگر که‌تر این کار را سر بریم — بغفلت فریبِ جهان کم خوریم
۳۰۹۴ وز این پس ز خازن بهر دو پسر — دهانید هشتاد دینارِ زر
۳۰۹۵ برفتند آن هر دو آزادگان — بدادند دینارِ شهزادگان
۳۰۹۶ الغخان چو در بابِ شهزادگان — شد از بازیِ کودکان بدگمان
۳۰۹۷ شب و روز تدبیر انگیختی — بر آن رای کان زد بسی بیختی
۳۰۹۸ هم آخر شنیدم ز نقلِ خرد — ز بس بیختن زد یکی رایِ بد
۳۰۹۹ بشه در فقاعی بدادند زهر — بر آمد بهر سوی شوری به شهر
۳۱۰۰ ز تاریخ بد ششصد و شصت و پنج — که شه شد روان زین سرای سپنج
۳۱۰۱ جهانِ کهن طرفه بازی گریست — فریبندهٔ کودکان اکثریست
۳۱۰۲ بسی تاجِ شاهانِ فرخ نژاد — ببازیِ طفلان سپارد بباد
۳۱۰۳ یکی نوشِ او نیست خالی ز نیش — یکی راحتش نیست بیرون ز ریش
۳۱۰۴ همه آبِ حیوانِ او زهر دار — همه مرد مهیاسش مردم شکار
۳۱۰۵ خمارِ از پیش گر مقدم شدی — کس آلودهٔ خمرِ او کم شدی
۳۱۰۶ گه و بیگه و روز و شب صبح و شام — خرابست جهانی ز دورش مدام
۳۱۰۷ ندارند مردان ز دورش خبر — که غرق اند اندر شرابی دگر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۰۸ بیا ساقیا جرعهٔ زان شراب — بده تا شود عقل خانه خراب
۳۱۰۹ ازان جرعه ام آن چنان مست کن — که میخوارهٔ نو ز خمِ کهن

جلوس سلطان غیاث الدین بلبن خرد

۳۱۱۰ شنیدم ز پیرانِ ہندی نژاد — که دارند اسرارِ دیرینه یاد
۳۱۱۱ که چون ناصر الدین فرخنده خوی — سفر کرد زین عالم جنگجوی
۳۱۱۲ جهان فرشِ اقبالِ او در نوشت — بساطے دگر نو پدیدار گشت
۳۱۱۳ بتختِ کیانی الغخان نشست — سرانِ ادران روز دندان شکست
۳۱۱۴ سران سر بسر سر بفرمانِ او — درآورد بے زحمت گفت و گو
۳۱۱۵ F.۱۰۱ غیاث الدین آن شاه راشد لقب — نشسته فرو از جلوسش شغب
۳۱۱۶ بعهدش جهان را رهِ بیداد بست — بدورش زمان پای ظالم شکست
۳۱۱۷ همی راند ملکے به صد فرهی — ز رویش همه ملک را رو بهی
۳۱۱۸ ز تاریخ بد ششصد و شصت و پنج — ز اجلاسِ او گشت گیتی ز رنج
۳۱۱۹ دوم سال در سمتِ چتور تاخت — ششم سال در ملکِ لاہور تاخت
۳۱۲۰ ز اطرافِ دہلی ہمان شیر مرد — بهر جا یکے جنگلے قلع کرد
۳۱۲۱ حصارِ جبرائی وزکی ز سر — عمارت بکرد آن شه نامور
۳۱۲۲ نباشد ازو حصنِ گوپال گیر — بدستش بسے سرکش آمد اسیر
۳۱۲۳ ز اجلاسِ او چونکه شد هشت سال — یکے فتنه زاد دورانِ زال

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

برگشتنِ طغرل در لکھنوتی و رفتنِ ترمتی ع و طغرل در لکھنوتی و شکستنِ او و حنا بستن در پائے او و آویختن در آوردہ

٣١٢۴ یکے بندۂ ترک طغرل بنام — هم از بندگانِ شہِ نیکنام
٣١٢٥ باقطاعِ لکھنوتی از حکم شاہ — رواں کرد از شہرِ دہلی سپاہ
٣١٢٦ بہ شمشیر آں ملک را ضبط کرد — کہ بودست شیرے بہ دشتِ نبرد
٣١٢٧ چو مضبوطِ او شد ہمہ بوم و بر — کمر بستہ پیشش سراں سر بسر
٣١٢٨ شنیدم کہ برگشت از شہریار — چو بشنید شہ اندراں روزگار
٣١٢٩ ترمتی کہ او بندۂ شاہ بود — بفرمانِ خسرو عزیمت نمود
٣١٣٠ سبک بست بر قصدِ طغرل کمر — رواں شد بہ لکھنوتی آں نامور
٣١٣١ ہمی راند لشکر بعید گیر و دار — کہ بگذشت از ترہت و از بہار
٣١٣٢ چو بشنید طغرل کہ لشکر رسید — سبک لشکر از شہر بیروں کشید
٣١٣٣ ہمی راند لشکر بروزے دہے — بسرحدِ خود کرد لشکر گہے
٣١٣۴ وزیں سو ترمتی پس از چند روز — درآمد بسرحدِ آں کینہ توز
٣١٣٥ دو لشکر یکے روز یکجا شدند — برآہنگِ پیکار و ہیجا شدند
٣١٣٦ زمانے ستادند در دشتِ کیں — سرہ کرد ہر سر سپاہے زمیں
٣١٣٧ وزاں پس ہماں طغرلِ چیرہ دست — غریبید و جنبید چوں شیرِ مست
٣١٣٨ بیک حملہ قلبِ عدو برگرفت — ازاں حملہ ماندہ جہاں در شگفت
٣١٣٩ ترمتی چو دید آنچناں رستخیز — عناں را بہ پیچید شد در گریز
٣١۴٠ شتاباں بہ سمتِ اودھ رخ نہاد — ہمہ لشکرِ او پریشاں فتاد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۴۱ شکسته چو اندر اودهه سر کشید — شه این قصه در شهر دهلی شنید
۳۱۴۲ شنیدم همان دم الاغی شتاب — بسوئے اودهه راند آن کامیاب
۳۱۴۳ بفرمان دهان اودهه آشکار — بنشسته دبیر شه دون شکار
۳۱۴۴ که باید بگیرند آن سست را — که نامش ترمتی نیامد سزا
۳۱۴۵ ترمتی دلاور بود در شکار — چو بشکست آن سست در کارزار
۳۱۴۶ حنائے بہ بستند بر دست و پاش — کنند این خبر در همه شهر فاشش[1]
۳۱۴۷ پس آنگه بدروازه اش سرنگون — برآرند او را و ریزند خون
۳۱۴۸ بدان تا دگر باره سر لشکرے — شکسته نیابد ز بوم و برے
۳۱۴۹ بفرمان دهان چونکه فرمانِ شاه — رسانید آن پیکِ ایوانِ شاه
۳۱۵۰ گریزے ندیدند فرمان دهان — ز مضمونِ فرمانِ شاه جهان[2]
۳۱۵۱ ع۱۰۲ گرفتند آن مرد را آشکار — نمودند آن رقعهٔ شهریار
۳۱۵۲ وزاں پس بکردند بروے قصاص — بلرزید ازاں ماجرا عام و خاص

روان کردنِ سلطان غیاث الدین بلبن بهادر را در لکھنوتی و شکسته آمدنِ بهادر از لکھنوتی

۳۱۵۳ شنیدم چو زیں ماجرا چند گاه — برآمد یکے روز فرمودِ شاه
۳۱۵۴ که راند بهادر ز دهلی حشم — که بد شاه را بندهٔ محترم
۳۱۵۵ بقصدِ همان طغرلِ سخت سر — رود سوئے لکھنوتی آن شیر نر
۳۱۵۶ ز اقطاع او چون برآرد دمار — پس آنگه کند قصد آن نابکار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۱۵۷	بہادر رواں شد بہ فرمانِ شاہ	برو نامزد شد فراواں سپاہ
۳۱۵۸	ہمی رفت تا حدِ ترہت گذشت	بمالید بسیار ہامون و دشت
۳۱۵۹	چو در حدِ لکھنوتی آمد سپاہ	شنیدم ہماں طغرلِ کینہ خواہ
۳۱۶۰	سپاہِ خود از شہر بیروں کشید	خروشاں بسرحدِ خود در رسید
۳۱۶۱	یکے روز ہم اولِ بامداد	در اقصائے اقطاعِ آں خوش بلاد
۳۱۶۲	دو لشکر بیک دشت حاضر شدند	دلیران ہر سوئے قادر شدند
۳۱۶۳	شنیدم ہماں طغرلِ چیرہ دست	نخستیں میاں را بہ پیکار بست
۳۱۶۴	نہ در میمنہ دید و نے میسرہ	بقلبِ بہادر نبرد یکسرہ
۳۱۶۵	چو بد چیرہ دست اندراں فن درست	بکوشید آں شیر کش تن درست
۳۱۶۶	کہ برگیرد افواجِ بدخواہ را	ببندد گہِ تافتن راہ را
۳۱۶۷	بہادر چو آں رزمِ طغرل بدید	کلاہ از سر باز خود بر کشید
۳۱۶۸	شنیدم سپہرِ سپر بر بناگوش بست	دراں دشت پیچید چوں شیر مست
۳۱۶۹	ببارید بر خصم بارانِ تیر	رواں کرد بر خصم پیکانِ تیر
۳۱۷۰	دو لشکر بیکدیگر آمیختند	بسے خوں دراں حربگہ ریختند
۳۱۷۱	یکے چیرہ از اولیں تاختن	نشانہ شدہ بہرِ جاں باختن
۳۱۷۲	یکے کردہ دعوئی بدرگاہِ شاہ	کہ آرم عدو زندہ در تختگاہ
۳۱۷۳	چو در ترکشے ہیچ تیرے نماند	کمانہا زہ از گوشہا بر فشاند
۳۱۷۴	ز انگشتہا گشتہ یکسر کباب	بماندہ فرو دستہا از شتاب
۳۱۷۵	دلیراں ببردند دستے بہ تیغ	براندند در یکدگر بے دریغ
۳۱۷۶	شنیدم کہ ناگہ دراں حربگاہ	یکے فوج از لشکرِ تختگاہ
۳۱۷۷	شکستہ عناں داد اندر فرار	ببرد از دلِ لشکرِ خود قرار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۱۷۸ هم آخر ز افواج دهلی غزان — خرامید از پس یگان و دوگان

۳۱۷۹ بر فوج برنای معدود ماند — بهر جا که نام آوری بود ماند

۳۱۸۰ تنگ گشته افواج دهلی تمام — شده ناقهٔ صبرشان بی زمام

۳۱۸۱ چو آن طغرل بادلی یافته — سپاه عدو دید رو تافته

۳۱۸۲ بزد بانگ و آمد برون از سپاه — بیفتاد در لشکر تخت گاه

۳۱۸۳ بنیروی اقبال آن شیر مست — دوباره سپاه عدو را شکست

۳۱۸۴ بهادر عنان در هزیمت سپرد — بصد حیله زان تهلکه جان ببرد

۳۱۸۵ سپاهش سراسر پراگنده گشت — گریزان ز سرحد طغرل گذشت

۳۱۸۶ بهادر چو زد خیمه در تخت گاه — گسسته زمام و شکسته سپاه

۳۱۸۷ F.1.3 شنیدم که آن خسرو خشمناک — همی خواست خونش بریزد بخاک

۳۱۸۸ گروهی که بودند نزدیک شاه — بگفتند کین بنده را بی گناه

۳۱۸۹ ز گرمی کینه مکشش زنهار — که گردی پشیمان سر انجام کار

۳۱۹۰ شنیدیم از زمرهٔ معتبر — که بودند با وی دران جنگ در

۳۱۹۱ که آن روز کاری که این مرد کرد — همین را میسر بود در نبرد

۳۱۹۲ بجائی که لشکر تهی جمله داد — چو مردان بیک تن در انجا ستاد

۳۱۹۳ بسی تیغها زد دران حربگاه — درین حال دارد سپاهی گواه

۳۱۹۴ هم آخر چو جائی ستادن نماند — ضرورت برین سوی مرکب جهاند

۳۱۹۵ چو این قصه خسرو ز خاصان شنید — زمانی مزاجش به نرمی کشید

۳۱۹۶ بگفتا که از پیش دورش کنند — یکی پیلبان سمت طغرل زنند

۳۱۹۷ پس از چند روزی خود آمد برون — سپه راند بر قصد بدخواه دون

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

عزیمت سلطان غیاث الدین بلبن جانب لکھنوتی و فیروزی یافتن بر طغرل

۳۱۹۸ چو بر شش صد افزود هشتاد سال | عزیمت نمود آن شه خوشخصال
۳۱۹۹ بمالید بسیار هامون و دشت | خروشان ز ملک آمد و هر بر گذشت
۳۲۰۰ چو در حد لکھنوتی آن سرفراز | بزد خیمه بعد از بسے ترک و تاز
۳۲۰۱ بلرزید اقطاع طغرل تمام | هزاهز در افتاد در خاص و عام
۳۲۰۲ هماں طغرل بخت برگشته مرد | چو بد چیره دل التفاتے نکرد
۳۲۰۳ سپه راند از شهر در سمت شاه | ابا بازشش صعوهٔ کینه خواه
۳۲۰۴ شنیدم ز نش بود اختر شمار | بدانستے از حال لیل و نهار
۳۲۰۵ گران دید چوں اختر سوئے خویش | بدو گفت کای شاهِ فرخنده کیش
۳۲۰۶ که امروز از تیغ یابی اماں | بسے عیش رانی دریں بوستاں
۳۲۰۷ چو طغرل شمارشش بسے بارها | بدست امتحاں کرده در کارها
۳۲۰۸ حذر کرده طغرل به حکم شمار | طلب کرد با خویش چندے سوار
۳۲۰۹ بروں آمد از لشکر و خیل خویش | درونش از گرانی طالع بریش
۳۲۱۰ بزد خیمهٔ در یکے جویبار | که بود است یکسو ز جمله دیار
۳۲۱۱ شنیدم علی نام شیر افگنے | که آهن دلے بود رویین تنے
۳۲۱۲ چو رستم به خنجر چو آرش به تیر | بسے سرکش اندر کمندش اسیر
۳۲۱۳ دراں روز کاں طغرل نابکار | بزد خیمهٔ بر لب جویبار
۳۲۱۴ ز لشکر بروں آمد آں سرفراز | همی گشت بر عادت بارہ تاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۲۱۵ سوارے دہی بود دنبالِ او — نسب نامۂ ہر یک از آلِ او
۳۲۱۶ ہمی گشت ہر سو غنیمت کناں — نہ تنہا کہ با چند شیر افگناں
۳۲۱۷ فتادش دراں دشت ناگہ گذر — بجوئے کہ بد کردہ طغرل حذر
۳۲۱۸ یکے خرگہے لعل دید آں جواں — زدہ بر لبِ جویبارے رواں
۳۲۱۹ تنے چند بر گردِ آں جویبار — ہمی گشت اندر یمین و یسار
۳۲۲۰ ز اسپاں فرود آمدہ سر بسر — شدہ غافل از کارِ خوف و خطر
۳۲۲۱ یکے دفتست و دیگر گروہ گرای — ہمہ بے غم از عالمِ فتنہ زای
۳۲۲۲ علی چونکہ آں خیمۂ لعل دید — ہیونرا براں خیمہ یکسر کشید
۳۲۲۳ F.۱.۴ دروں دیدہ خفتہ یکے پہلواں — بسر موزہایش نشانِ کیاں
۳۲۲۴ مر او را یکے تیر زد در جگر — فرود آمد از اسپ و ببرید سر
۳۲۲۵ چو شد طغرل آنجا بغفلت تلف — بر آمد یکے شورے از ہر طرف
۳۲۲۶ شکستند تازانِ طغرل تمام — ہم از بے سری گشتہ بیدل تمام
۳۲۲۷ سرش را علی چوں ز تن برگرفت — از انجا رہِ راستِ لشکر گرفت
۳۲۲۸ ہماں سر بیاورد بر شہریار — شہش خلعتے داد گوہر نگار
۳۲۲۹ شنیدم علی را ازاں روز باز — بخوانند طغرل کشِ سرفراز

بازگشتن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ از لکھنوتی
و پسر خود بغرا خاں را در لکھنوتی گذاشتن

۳۲۳۰ چو شہ را بریں گونہ فتحے رسید — کہ طغرل بدستِ علی شد شہید
۳۲۳۱ دو سہ مہ در اطرافِ آں بوم و بر — ہمی تاخت آں شاہِ فیروز فر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۲۳۲ ہم آخر چو شد ضبطِ جملہ دیار — اطاعت نمودش ملوکِ کبار
۳۲۳۳ ہماں پورِ خود را شہِ کامیاب — کہ بد خانِ بغرا مر او را خطاب
۳۲۳۴ دراں تختگہ کرد فرمانروا — رہا کرد بروے دو فیروز را
۳۲۳۵ یکے خلجی آں مردِ فرخندہ رائے — دگر کوہِ جودیِ کشور گشا
۳۲۳۶ بفرمود شانزا شہِ نیکنام — کہ باشند بر شاہزادہ مدام
۳۲۳۷ شب و روز خاں را اطاعت کنند — باحکامِ ثابت مراعت کنند
۳۲۳۸ وگر خاں خطائے کند در دیار — نصیحت کنندش دراں کاروبار
۳۲۳۹ وزاں پس شہنشاہِ فیروز جنگ — سپہ راند در تختگہ بے درنگ
۳۲۴۰ پس از چند گاہے بدہلی رسید — دو سہ ہفتہ سر بعشرت کشید
۳۲۴۱ بہ بستند آذیں بشہر و دیار — نشاطے بکردند لیل و نہار
۳۲۴۲ جدا ماندگاں باز یکجا شدند — ز اندوہِ فرقت مبرا شدند
۳۲۴۳. ہمہ کشور و شہر شد شادماں — نشستند با یکدگر ہمدماں

کیفیتِ شہید شدنِ قان ملک عرف محمد خاں
پسرِ بزرگ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ

۳۲۴۴ شنیدم کہ شہ ہم ز آغازِ کار — کہ در دارِ اسلام شد شہریار
۳۲۴۵ محمد کہ بد پورِ آں کامیاب — بدو کرد خانِ محمد خطاب
۳۲۴۶ وزاں پس فرستاد در مولتاں — کہ بد سرحدِ ملک ہندوستاں
۳۲۴۷ چو در مولتاں رفت آں قاں ملک — کہ کردش دراں ملک سلطاں ملک

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۲۴۸ دلش بود دریا دمینا کفش   بگردِ جهاں کوهِ قافی صفش
۳۲۴۹ همی کرد کارے چو آزادگاں   همی بود بر رسمِ شهزادگاں
۳۲۵۰ چو بگذشت ازیں حال عهدی بعید   دو فوجِ مغل اندراں حد رسید
۳۲۵۱ همی تاخت اطرافِ آں مرز و بوم   خرابی کناں از قدمهائے شوم
۳۲۵۲ چو ایں قصه بشنید خانِ کریم   که ره یافت آهرمن اندر نعیم
۳۲۵۳ سرانِ سپه را اشارت نمود   که لشکر ز ملتاں برانند زود
۳۲۵۴ بهر جا که فوجِ مغل بشکنند   علمهائے شاں را بخاک افگنند
۳۲۵۵ بفرمانِ شهزاده جمله سراں   براندند یکسر سپاهے گراں
۳۲۵۶ بدهند گندهالی سپاهِ مغل   شنیدند زایندگانِ سبل
۳۲۵۷ F.۱۰۵ هماں سو براندند جمله سپاه   بروزِ دگر بامداداں پگاه
۳۲۵۸ دو لشکر بکردند یکجا قراں   بهر سو ستاده سپاهی گراں
۳۲۵۹ زمانے بکردند سازِ نبرد   سرانجا سپرده بمردانِ مرد
۳۲۶۰ وزاں پس ز فوجِ مغل هوی خاست   خروشے ز خرمهره هر سوی خاست
۳۲۶۱ بجنبید هم آسماں هم زمیں   فتاده بلرزه هم آن و هم ایں
۳۲۶۲ چناں بر خروشید فوجِ مغل   که شد هندیاں را فرامش دهل
۳۲۶۳ وز ایں پس مغل زد بر افواجِ هند   بکوشید در قصدِ تاراجِ هند
۳۲۶۴ زمانے صفِ هند بر پائے ماند   دو لشکر وزانجا بسے خوں فشاند
۳۲۶۵ زده یکدگر کشاں تیغ و تیر   خروشاں بهر سو بصد دار و گیر
۳۲۶۶ مغل گشت غالب چو بسیار بود   صفِ هند یکسر هزیمت نمود
۳۲۶۷ سرانِ سپه پیش شاں در گریز   پسِ شاں یلانِ مغل در ستیز
۳۲۶۸ گروهی دو دنبالِ شیرانِ هند   گرفته سگاں در نواحیِ سند
۳۲۶۹ کسے کز گریزندگاں ماند پس   برو یافت فوجِ مغل دسترس

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۲۷۰ وزاں پس مغل خرّم از بردِ خویش　　رُخ آورد در جانبِ بردِ خویش
۳۲۷۱ سراں جملہ رفتند در بولتاں　　بگفتند احوالِ خود پیشِ خاں
۳۲۷۲ چناں تند شد خاں بسر لشکراں　　کہ می خواست گردن زدن سرسراں
۳۲۷۳ ہم آخر نہاں باخود اندیشہ کرد　　کہ پیوستہ نبود ظفر در نبرد
۳۲۷۴ ہماں بہ کہ شاں ز غرامت کنم　　ز بے ہمتی شاں ملامت کنم
۳۲۷۵ کزیں گونہ بار دگر نشکنند　　بجاں سعی در کارِ ہیجا کنند
۳۲۷۶ پس آنگہ بگفتا کہ از ہر سرے　　جداگانہ خواہند مبلغ زرے
۳۲۷۷ شنیدم بہر تن پُرآب سیاہ　　بنشتہ براں زمرۂ پُر گناہ
۳۲۷۸ در اطلاق وجہِ غرامت نبشت　　سراں چوں بدیدند ایں لفظِ زشت
۳۲۷۹ گزیدے ببردند بہرِ دبیر　　گرفتند پایش سرانِ اسیر
۳۲۸۰ بگفتند کای فخرِ اہلِ قلم　　بجائے غرامت دگرکن رقم
۳۲۸۱ مبر آبِ روئے سرانِ سپاہ　　مکن اہلِ پیکار را روسیاہ
۳۲۸۲ دبیر ایں لطیفہ بشہزادہ گفت　　بخندید شہزادہ چوں گُل شگفت
۳۲۸۳ پس آنگہ غرامت بہ بخشید شاں　　بہ انعام و خلعت بپرسید شاں

زحمتی شدن سلطان غیاث الدّین بلبن شاہ و فرستادنِ طلب برائے قاآن ملک

۳۲۸۴ بسالے چو فصلِ بہاری گذشت　　خزاں ضابطِ مُلک کرار گشت
۳۲۸۵ بساطِ چمن شد تہی از نشاط　　ہوا گرد پر گرد از ہر رباط
۳۲۸۶ در اجسامِ شوریدہ خونِ فضول　　طبایع ز خبثِ ہوا شد ملول
۳۲۸۷ شدہ نرگسِ مست بیمار خیز　　ریاحیں شدہ چوبے از برگ ریز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٢٨٨ همه شاخها گشته بی برگ و بار — رمیده طیور از سر شاخسار

٣٢٨٩ بهر جا چمن بود پیغوله گشت — شده صحن هر باغ هامون و دشت

٣٢٩٠ تهی دست ماند از درم زیر شاخ — هوا خاک را داده برگ فراخ

٣٢٩١ هزاهز بهر گلشن از برگ ریز — بهر مرغزار از خزان خیز خیز

٣٢٩٢ F.106 زگشت چمن محترز آدمی — فتاده برون از جهان خرمی

٣٢٩٣ شنیدم دران وقت شد ناتوان — ز باد مخالف تن مرزبان

٣٢٩٤ همی کاست هر روز زور تنش — نماند از تنش جز که پیراهنش

٣٢٩٥ چو شه زحمت خود فراهم بدید — موثر درو هیچ مرهم ندید

٣٢٩٦ بدل گفت چون عمر آمد بسر — پسر بر سریرم سزاوار تر

٣٢٩٧ پس از فکر آن خسرو هوشیار — پی کارسازی شهرها و دیار

٣٢٩٨ سوی قاآن ملک کرد پیکی روان — نبشته بدان خان خسرو نشان

٣٢٩٩ سلام و دعا شاه گیتی پناه — وزاں پس بخواندش سوی تختگاه

٣٣٠٠ بدان تا بگاه سفر مرزبان — سپارد بدو ملک هندوستان

٣٣٠١ دهم روز پیکش بملتان رسید — چو شهزاده مضمون فرمان شنید

٣٣٠٢ پس از حمد و توحید پروردگار — جوابی بنشت از پی شهریار

٣٣٠٣ که ای شاه دوران کش و دین پناه — مبادا تهی از تو این تختگاه

٣٣٠٤ تنت دایم از رحمت آباد باد — دلت تا ابد عشرت آباد باد

٣٣٠٥ رسانید فرمان شاهم نوند — حروفش همه دیده را سودمند

٣٣٠٦ مرا خواند آن شاه روشن ضمیر — ز فرمان خسرو ندیدم گزیر

٣٣٠٧ همی آیم اینک بر ایوان شاه — روان کردم آن پیک زی آشنای راه

٣٣٠٨ مگر بود خان را مهمی به پیش — باقصای اقطاع معمور خویش

٣٣٠٩ همی خواست بعد از مهم آن جوان — عزیمت کند سوی شاه جهان

٣٣١٠ شنیدم چو برخواند شه این جواب — شگفت از در دل شاه مالک رقاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۳۱۱ چو مرهم رسان دید دردش بکاست — دلش شد قوی پیک را پیش خواست
۳۳۱۲ پس از پیک پرسید خسرو روان — که هان ای بشیر بشارت رسان
۳۳۱۳ خبرهای یوسف به یعقوب گوی — بطالب نشانی ز مطلوب گوی
۳۳۱۴ درآن دم که ایدر گزیدی سفر — کجا بود آن خانِ فرخنده فر
۳۳۱۵ پس آنگه دعا گفت پیکِ گزین — بتعظیم شه برد سر بر زمین
۳۳۱۶ بگفتا مرا خانِ خسرو نشان — هم از مولتان کرد ایدر روان
۳۳۱۷ دلِ شاه آزرده شد زین سخن — در اعضاش نو گشت دردِ کهن
۳۳۱۸ پس آنگه بگفت آن شهِ کامیاب — که برخان نویسند فصلی شتاب
۳۳۱۹ که ای جانِ من زنده از جانِ تو — مرا کرد بیمار هجرانِ تو
۳۳۲۰ چو دیدم حدیثی که از جان رسید — بدردم ز مضمونش درمان رسید
۳۳۲۱ هم آخر چنان گشت روشن که خان — مرا کرده از عشوه خوش یکزمان
۳۳۲۲ یقین آنکه آن خانِ کشور فروز — نجنبیده از شهرِ ملتان هنوز
۳۳۲۳ بعشوه مرا دیده بر راه داشت — بسوئی دگر خود علم بر فراشت
۳۳۲۴ کسی را که بر ملک باشد هوس — بجز راستی کم برآرد نفس
۳۳۲۵ چو آزردیم زین حدیثی دروغ — نباشد کنون گوهرت را فروغ
۳۳۲۶ چو برخان چنین پاسخ از شه رسید — سراسیمه شد خانِ اختر سعید
۳۳۲۷ چو دید از خسرو نشیبش نبود — بسوی که دل داشت رحلت نمود
۳۳۲۸ میازار جانِ پدر رای پسر — که آزرده گردی ز آهِ پدر
۳۳۲۹ اگر خواهی از عمرِ خود برخوری — همان به ز حکمِ پدر نگذری
۳۳۳۰ F.107 رضای دلِ پیر جوای جوان — کزین ره به پیری رسیدن توان

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عزیمت کردنِ قاآن ملک بہ قصدِ سوی مرکاو رسیدنِ سی ہزار مغل و شہید شدنِ قاآن ملک با مرادِ خویش در ہند جاترا

۳۳۳۱ ز خاں گشت چوں قومے از سو مرہ ‌‌ ‌ سپہ راند[1] خاں سوی شاں یکسرہ

۳۳۳۲ چو در حدِّ اقطاعِ شاں در رسید ‌ ‌ یکے خنجرِ کینہ را بر کشید

۳۳۳۳ بزد خیمۂ در حدِ جاترا اَل ‌ ‌ ہمی کرد اقطاعِ شاں پائمال

۳۳۳۴ یکے روز از نیک خواہانِ خاں ‌ ‌ بیاورد مکتوب پیکے دواں

۳۳۳۵ نبشتہ دراں نامہ آں مردِ کار ‌ ‌ کہ آمد سوارِ مغل سی ہزار

۳۳۳۶ سہ فرسنگ ماندست اندر میاں ‌ ‌ کہ بر خاں رسد لشکرِ کافراں

۳۳۳۷ چو آں نامہ[2] بر دستِ خاں اوفتاد ‌ ‌ شبک مہر از ان نامہ خان برگشاد

۳۳۳۸ چو شد[3] آگہ آں خانِ والا تبار ‌ ‌ کہ آمد سپاہِ مغل سی ہزار

۳۳۳۹ دوات و قلم خواست آں شیر مرد ‌ ‌ شنیدم کہ زد خامہ و تحریر کرد

۳۳۴۰ بداں تا نیفتد دلِ لشکرش ‌ ‌ خرابی نیاید بوم و برش

۳۳۴۱ وزیں پس سرانِ سپہ را بخواند ‌ ‌ ہمیں قصہ در پیشِ شاں باز خواند

۳۳۴۲ چو دیدند آں قوم باہوش و ہنگ ‌ ‌ کہ خاں با مغل دارد آہنگِ جنگ

۳۳۴۳ نصیحت بکردند شہزادہ را ‌ ‌ بگفتند آں خانِ آزادہ را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۳۴۴ که عارا ست ترا اے سرافراز خاں | مقابل شدن با سیاہ سگاں

۳۳۴۵ سپہ راہمیں جا بفرما مقام | تو تنہا ز ایدر بہ پہلستاں خرام

۳۳۴۶ بجائے کہ مائیم باشد خطا | کہ خاں با مغل خود رود در وغا

۳۳۴۷ ہم از دور اے خانِ والا تبار | ہمی کن تماشائے مردانِ کار

۳۳۴۸ نشاید ترا خود بجائے درنگ | کہ جنگ است ترا ز دو اقبال سنگ

۳۳۴۹ کہ داند کہ گاہِ ستیزِ سراں | کدامیں طرف کفہ آید گراں

۳۳۵۰ اگر کشتہ گردد چو ما صد ہزار | فرستد ہزاراں دگر شہریار

۳۳۵۱ ولیکن مبادا از بادِ فنا | سرِ موئے خاں گر شود در وغا

۳۳۵۲ جہاں روزِ روشن بگردد سیاہ | خصوصاً کہ بر شاہِ گیتی پناہ

۳۳۵۳ چو بشنید خاں ایں نصیحت تمام | ز تحسیں بیفزود شاں احترام

۳۳۵۴ بگفتا کہ از نیک خواہانِ شاہ | چنیں آید اے زمرۂ نیک خواہ

۳۳۵۵ کہ شہزادگاں را نصیحت کنند | حدیثِ خوشے درمیاں افگنند

۳۳۵۶ بکارِ ولی نعمتاں جاں دہند | شب و روز در کارِ شاں سر نہند

۳۳۵۷ ولیکن نشاید کہ شہزادگاں | بتابند از پیشِ دشمن عناں

۳۳۵۸ مغل سی نہ گر خود بود صد ہزار | ہماں بہ نتابم سر از کارزار

۳۳۵۹ درآید و نکہ اقبال یاری دہد | قضا دست بر کامگاری دہد

۳۳۶۰ بر افواجِ دشمن شکست آوریم | دریں کشور و بوم نامے بریم

۳۳۶۱ وگر خود دگرگونہ بینیم کار | چو مرداں بہ پیچیم در کارزار

۳۳۶۲ بکارِ وغا چوں سراں سر نہیم | براہِ خدا چوں یلاں جاں دہیم

۳۳۶۳ ہمہ حال مائیم دیں دشتِ کیں | رہا کم کند شیر شرزہ زمیں

مصاف دادن خان ملک با مغل و غالب شدنِ مغل و شکستنِ ایشاں لشکرِ اسلام و شہید شدنِ خان بر دستِ قترونہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۳۶۴ ف۱۰۸ دگر روز کز ساغرِ سر نگوں — فشاندند در دامنِ کوه خوں
۳۳۶۵ فلک خنجرِ خوں فشاں بر کشید — جگرگاهِ هندوئے شب بر درید
۳۳۶۶ یزکہاۓ کافر نمودار گرد — صفِ هند را جمله بیدار کرد
۳۳۶۷ چو شد لشکرِ هند یکسو سوار — سپاهِ مغل جمله شد آشکار
۳۳۶۸ چو لشکر ستاده بیکدشتِ کیں — بلرزه شده آسمان و زمیں
۳۳۶۹ کواکب بر ایشاں نظر داشته — هوا گشته از گرد انباشته
۳۳۷۰ خروشید فوجِ مغل ناگهاں — بزد هوئے بر رسم خود یکزماں
۳۳۷۱ وزاں پس بجنبید از هر طرف — بزد بر صفِ هندیاں صف به صف
۳۳۷۲ چو خاں دید غوغائے فوجِ مغل — بگفتا زدن کوس و نائے دهل
۳۳۷۳ چو شیراں پے افشرده در کارزار — سپه را بگفتا شود هوشیار
۳۳۷۴ سپر لشکرش بر بناگوش بست — یلاں برده بر ناچخ و تیغ دست
۳۳۷۵ شنیدم که شهزادهٔ نامور — یکے آنلج والئے بشد پیشتر
۳۳۷۶ چو فوجِ مغل دید آں خیرگی — زمانے بشد آهسته از خیرگی
۳۳۷۷ به یک قلب گاهی عناں بر کشید — وزیں سو صفِ هندیاں در رسید
۳۳۷۸ به پیچید شیرانِ هر دو سپاه — عنانِ هیوناں دراں قلب گاه
۳۳۷۹ دلیراں ز هر سوئے بر کوفتند — بناچخ سرِ یکدگر کوفتند
۳۳۸۰ بباریده از تیر بارانِ خوں — بهر جائے گشته طوفانِ خوں
۳۳۸۱ شنیدم زگه تا نمازِ دگر — دراں جنگ کس را نبود دستِ ظفر
۳۳۸۲ سپاهِ مغل جهد بسیار کرد — که مالد صفِ هند را در نبرد
۳۳۸۳ هم آخر چو قایم شد آں جنگ سخت — کسے را نشد زاں دو صف یار بخت

شهادت یافتن محمد خان یعنی خان شهید علیه الرحمة والغفران

۳۳۸۴ سرے منگلی نام در فوجِ خاں — که مشهور بود از نژادِ غزال

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۳۸۵ مغل نیز آگہ بد از حالِ او … نہ از حالِ او بلکہ از قالِ او
۳۳۸۶ چو شد بستہ کارے بکارِ نبرد … مغل جست و جو کرد ازاں مستمرد
۳۳۸۷ ہم آخر چو دانست کاں زرد روئے … کدامیں طرف ہست دراں ہائے ہوئے
۳۳۸۸ یکایک نبرد در صفِ منگلی … یکے رخنہ شد در صفِ منگلی
۳۳۸۹ سگاں چوں یکے رخنہ یافتند … خروشاں دراں رخنہ بشتافتند
۳۳۹۰ صفِ منگلی جملہ بنمود پشت … مغل از صفِ شاں بسے مرد کشت
۳۳۹۱ چو بشکست یک فوجِ ہندوستاں … ہزاہزدر افتاد در ہندیاں
۳۳۹۲ مغل چیرہ شد تیغہا برکشید … صفِ چند دیگر زہر سو درید
۳۳۹۳ خلل گشت بنیادِ افواجِ ہند … قضا گشت راضی بتاراجِ ہند
۳۳۹۴ یلاں را بہ ترکش چو تیرے نماند … ز خنجر کشیدن گریزے نماند
۳۳۹۵ زدہ یک زماں تیغہا بے دریغ … چو بر خود و جوشن بشکستند تیغ
۳۳۹۶ شنیدم صفِ خاں بدندان و مشت … بسے مردانہ فوجِ کافر بہ کشت
۳۳۹۷ ہم آخر مغل چونکہ بسیار بود … زہر سو بیکبارہ زورے نمود
۳۳۹۸ صفِ ہند یا نزاشکستے فتاد … مغل دست بر کشتن شاں نہاد
۳۳۹۹ بہر جا سرے بود پامال گشت … یکے رستخیزے درانجا گذشت
۳۴۰۰ ہماں قآن ملک پورِ فرماں روا … بسے تیغہا زد دراں جنگ جا
۳۴۰۱ F.I.9 چو پہلوئے خود ہیچ کس را ندید … عناں را سوئے جوئبارے کشید
۳۴۰۲ ہمی رفت تنہا دراں جوئبار … بدیدش مگر یک قروِنہ سوار
۳۴۰۳ سوئے خاں یکے تیر پر تاب کرد … جہانے ازاں تیر بے تاب کرد
۳۴۰۴ ہماں تیر بر شہرگِ جاں رسید … تنِ مرزباں را بہ سستی کشید
۳۴۰۵ بغلطید از زین و بر گل فتاد … ستد نامِ حق و انگہے جاں بداد
۳۴۰۶ الٰہی شناسا چناں کن مرا … چنانچہ بباید شناسم ترا
۳۴۰۷ قروِنہ چو شہ را دراں حال دید … بقصدش سبک بارگی را کشید
۳۴۰۸ بیامد ستد جملہ اسبابِ خاں … چہ اسپ و چہ تیغ و چہ تیر و کماں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۰۹ مگر قاآں ملک بد بہ خنگے سوار ۔۔۔ کہ بد نامور اندراں روزگار
۳۴۱۰ قرونہ براں خنگِ دولت نشست ۔۔۔ گرفتست خود را جنیبت بدست
۳۴۱۱ وزاں پس رواں شد ازاں تیرہ دشت ۔۔۔ سوار ادر افواجِ خود فی گذشت
۳۴۱۲ مگر یک ز مطربان از بزمِ خاں ۔۔۔ اسیر آمدہ بود بر دستِ شاں
۳۴۱۳ از ایشاں یکے اسپِ خاں را شناخت ۔۔۔ ہماں ترکش مرزباں را شناخت
۳۴۱۴ بزد نعرہ و خاک بر سر فگند ۔۔۔ سر و ریِ خود را سراسر بکند
۳۴۱۵ بپرسید از و کافرِ ترجماں ۔۔۔ کہ چیست ایں نفیر و خروش و فغاں
۳۴۱۶ اشارت بکردش سوئے دست راست ۔۔۔ کہ ایں ترکش و اسپ صفدار ماست
۳۴۱۷ جہاں جملہ آگہ ز اکرامِ اوست ۔۔۔ بہندوستاں قاآں ملک نامِ اوست
۳۴۱۸ شنیدم مغل نام خانِ شہید ۔۔۔ چو از مطربِ مجلسِ خاں شنید
۳۴۱۹ گروہے ازاں قوم ثابت رکاب ۔۔۔ براندند سوئے قرونہ شتاب
۳۴۲۰ دویدند از دستہ نداسپِ خاں ۔۔۔ گرفتند ادرا پس از بہرِ جاں
۳۴۲۱ کہ ایں اسپ خنگ از کجا یافتی ۔۔۔ کجا ترکش و تیغ را یافتی
۳۴۲۲ کہ بر پشتِ ایں خنگ بود است شاہ ۔۔۔ ہماں خانِ صفدارِ ہندی ورلے
۳۴۲۳ قرونہ رواں شد سوئے جوبیار ۔۔۔ دواں در پسِ او فراواں سوار
۳۴۲۴ چو در شہدِ خانِ مکرم رسید ۔۔۔ بگفتا ہمیں است خانِ شہید
۳۴۲۵ مغل ماند از بال خوں در شگفت ۔۔۔ وزاں جا تنِ مرزباں برگرفت
۳۴۲۶ رسانید بر حاکمِ خود رواں ۔۔۔ ابا ترکش و اسپ و تیغ و کماں
۳۴۲۷ چو شاہِ مغل دید بار و برش ۔۔۔ عجب کرد ازاں بو العجب پیکرش
۳۴۲۸ وزاں پس بگفتا ز ایدر کشید ۔۔۔ تنِ خان تبا بوستے اندر کشید
۳۴۲۹ ہمی خواست کاں پیکرِ خان زاد ۔۔۔ بوم دبرِ خود برو زیں بلاد
۳۴۳۰ ہماں رائے کالو کہ بد خسرِ خاں ۔۔۔ چو آگہ شد از قصۂ مرزباں
۳۴۳۱ بسا از گریہ و شورِ آہ و نفیر ۔۔۔ کہ ہر چہار در ماتم است ناگزیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۳۲ شنیدم بران زمرۂ بدسگال　　زاقطاعِ خود بس فرستاد مال

۳۴۳۳ زرے داد آں را کہ اخترِ سعید　　تنِ خاں زدستِ مغل وا خرید

شنیدن سلطان غیاث الدین بلبن شاہ واقعۂ خانِ شہید در عینِ زحمتِ وقت زیادہ شدنِ زحمتِ او از غایتِ حزنِ پسر

۳۴۳۴ چو از دارِ فانی خرامید خاں　　بفردوس بگرفت روحش مکاں

۳۴۳۵ گروہے ز خاصانِ خانِ شہید　　ز احوالِ آں راد اخترِ سعید

۳۴۳۶ بنشتند مکتوبا از بہرِ شاہ　　بکردند عنوانِ او را سیاہ

۳۴۳۷ F.115 شنیدم چو آں نامۂ ناحمید　　پس از چند روزے بہ حضرت رسید

۳۴۳۸ چو شہ دوستتش داشتے چند روز　　نہفتند از شاہِ کشور فروز

۳۴۳۹ گر از ہرد کو پیشِ شاہِ جہاں　　بگوید کہ با خاک پیوست خاں

۳۴۴۰ مزاجِ شہاں ہمچو آتش بود　　در آتش دمِ بادِ ناخوش بود

۳۴۴۱ ہم آخر شنیدم پس از چند گاہ　　نہادند آں نامہ در کفشِ شاہ

۳۴۴۲ موذن چو زد نعرۂ ہولہو　　شہ از تختِ برخاست بہرِ وضو

۳۴۴۳ بکفش اندروں پائے خود می کشید　　یکے نامہ افتادہ در کفش دید

۳۴۴۴ سرِ نامہ چوں دید خسرو سیاہ　　بزد نعرہ و بر زمیں زد کلاہ

۳۴۴۵ بگفتا کہ خانِ مکرم نماند　　ازیں ملک در ملکِ دیگر براند

۳۴۴۶ گروہے کہ بودند نزدیکِ شاہ　　دریدند جامہ کشیدند آہ

۳۴۴۷ جہاں سر بسر گوئی غم گرفت　　بساطِ زمیں جملہ ماتم گرفت

۳۴۴۸ زہر سو بسے نالۂ جاں گداز　　برآمد جہاں گشت بے برگ و ساز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۴۹ زگریهٔ دلِ مردمانِ بے سکون | بهر دم همی کرد طوفانِ خون

۳۴۵۰ ز دردِ تنِ آن شاهِ مجروح بود | بر آن درد صد دردِ دیگر فزود

۳۴۵۱ بسستی در آمد تنِ مرزبان | همی کاست هر دم تنِ مردمان

۳۴۵۲ چو شه شست دست از جهانِ فنا | بخاطر نماندست امیدِ بقا

ذکر پشیمان شدنِ سلطان غیاث الدین بلبن شاه از روی عورتے که پسر او درا بوسمت قتلغ کاری کشته بود و طلب کردنِ آن عورت را

۳۴۵۳ شنیدم که در عهدِ آن شهریار | گروهی اسیر آمد از قتلغ کار

۳۴۵۴ به بهتان مگر پور یک پیر زن | گرفتار شد اندران انجمن

۳۴۵۵ چو شد حکمِ آن طایفه بر قصاص | بگرد آمد از هر طرف عام و خاص

۳۴۵۶ بکشتند شان را بر ایوانِ شاه | مگر پور آن پیر زن بے گناه

۳۴۵۷ بو سمت دران طایفه کشته گشت | چنین ظلم بر پیر زن چون گذشت

۳۴۵۸ بپوشید نیلی همان کنده پیر | سیه کرد رو در زمان کنده پیر

۳۴۵۹ بدین سان بر ایوانِ خسرو ستاد | همی خواست از داورِ داد داد

۳۴۶۰ گهے نیم شب بر گرفتے نفیر | گذشتے نفیرش ز چرخِ اثیر

۳۴۶۱ گهے شب نمی ریختے صبحگاه | بجستے ز حق داد از دستِ شاه

۳۴۶۲ شهنشه بارها آهن و زر نمود | ازین هر دو امید و بیمش نبود

۳۴۶۳ بسے حیله کردند کان روسیاه | نشد هیچ شب غائب از کوی شاه

۳۴۶۴ هم آخر چو شد کشته خانِ شهید | به عام و به خاص این خبر بر رسید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۴۶۵ زنِ بیوه چوں ز خدا داد یافت   بعد شکر از کوئے خسرو شتافت

۳۴۶۶ بدنبالهٔ پنبهٔ دوک گشت   ز افغان و فریاد خواری گذشت

۳۴۶۷ شنیدم ز پیران هندوستاں   که چوں شاه آگه شد از مرگِ خاں

۳۴۶۸ چناں شد به ماتم که در هیچ گاه   نپوشید دیگر قبا و کلاه

۳۴۶۹ بسے جست شه آں زنِ بیوه را   که سازد حریفش به بزمِ عنا

۳۴۷۰ عوانا بهر سوئے بشتافتند   مر او را دراں شهر کم یافتند

۳۴۷۱ چو صفدار کم دید هم دردِ خویش   بجایش هماں درد بنشاند پیش

۳۴۷۲ شب و روز جامِ عنا می کشید   چو شد مست از خواب چاره ندید

۳۴۷۳ F.111 بیا ساقیا مرهمِ جاں بیار   به بیخته دلاں یک دو دُردے سپار

۳۴۷۴ چناں مست شاں کن که هر بامداد   ز درد و ز درماں نیارند یاد

نقل کردن سلطان غیاث الدّین بلبن شاه علیه الرّحمه
بعد محضر کردن و ملک به کیخسرو پسر محمّد خاں دادن

۳۴۷۵ دگر روز آں شاهِ ترکی نسب   که آمد غیاث الدّین اورا لقب

۳۴۷۶ طلب کرد خاصانِ حضرت تمام   یکے محضرے کرد از خاص و عام

۳۴۷۷ بپور سیاوخش کاؤس کے   که کیخسروِ هند شد نامِ وے

۳۴۷۸ حضور سراں تاج و خاتم سپرد   خود از عالمِ بے وفا رخت برد

۳۴۷۹ دگر ماتم انگند آفاق بن   غبارے برآمد ز خاکِ کهن

۳۴۸۰ ز هر چشم بکشاد صد رودِ نیل   زمیں جائے سبزه بپوشید نیل

۳۴۸۱ جهاں بود در ماتمِ خانِ راد   که اندر غمِ ماتمِ شه فتاد

۳۴۸۲ یکے هفته خلقے فزوں می گریست   پئے شاه و شهزاده خوں می گریست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۴۸۳ فگنده بسر خاکِ سر لشکراں ۔۔۔ برآورده شورے بهر سو رواں
۳۴۸۴ نبالید ارکانِ دولت تمام ۔۔۔ بر ایوانِ خسرو بهر صبح و شام
۳۴۸۵ چو از شیونِ شاه پرداختند ۔۔۔ پئے شہ یکے مقبره ساختند
۳۴۸۶ شنیدم که بهرِ هراسندگاں ۔۔۔ هماں مقبره گشت دار الاماں
۳۴۸۷ وزاں پس بهر جا که اهلِ گناه ۔۔۔ گرفتے دراں روضه یکسر پناه
۳۴۸۸ چه بدخواه ملک و چه مدیونِ مال ۔۔۔ چه موقوفِ ماه و چه محبوسِ سال
۳۴۸۹ چو گشتے دراں مقبره هم نفس ۔۔۔ کسے را نبودی بر و دست رس
۳۴۹۰ سراں چوں ازاں روضه پرداختند ۔۔۔ بر ایوانِ شه محضرے ساختند

جلوسِ سلطان معز الدین کیقباد پسر بغرا خاں

۳۴۹۱ پئے خیرِ ملک و صلاحِ زمن ۔۔۔ بکردند در کارِ شه انجمن
۳۴۹۲ چه کرتی چو ایکی که در کار زار ۔۔۔ دراں عهد هر یک شده نامدار
۳۴۹۳ چو آں جوزجی ترکِ ثابت کشاد ۔۔۔ نظام الدین آں باخرد میرداد
۳۴۹۴ دگر سر فرازانِ فرخنده رائے ۔۔۔ همه اژدها بند و قلعه کشائے
۳۴۹۵ بهم دیگر آں جمله کار آگهاں ۔۔۔ بگفتند فرمانِ شاهِ جهاں
۳۴۹۶ چنیں است بعد از شهِ کامگار ۔۔۔ یلانِ سپاه و سرانِ دیار
۳۴۹۷ سپارند گنجِ خسروے را کلید ۔۔۔ که از صلبِ خانِ محمد چکید
۳۴۹۸ گر ایدونکه بر گفتِ خسرو رویم ۔۔۔ سر انجام بیشک پشیماں شویم
۳۴۹۹ ز لکهنوتی آں خانِ بغرا خطاب ۔۔۔ بر اندریں سو سپاهی شتاب
۳۵۰۰ کند قصدِ تاج و دواجِ پدر ۔۔۔ رود تیغِ قهر اندریں بوم و بر
۳۵۰۱ که داند که چوں بگذرد رستخیز ۔۔۔ که خنداں بگردد که خونابه ریز
۳۵۰۲ کرا بخت از خاکِ بالیں کند ۔۔۔ بفرقِ که دیهیم زریں کند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمه ملاحظه هو۔

۳۵۰۳ به بیں هرچه آنجامد انجامِ کار | چه بازد دریں تعبیه روزگار
۳۵۰۴ هماں به یکے رائے خوشتر زنیم | دریں مملکت مُهرِ دیگر زنیم
۳۵۰۵ کلاهِ فریدونِ فرّخ نژاد | نهیم از خرد بر سرِ کیقباد
۳۵۰۶ چو ایں قصه بر خانِ بغرا خطاب | بگویند اید ره بیاید شتاب
۳۵۰۷ بداند که گر ملک رفت از پدر | جهاں گشت قائم بذاتِ پسر
۳۵۰۸ E۱۱۲ اگر ما بریں رائے کارے کنیم | غبار از هوائے طرب افگنیم
۳۵۰۹ خروشے نخیزد ازیں مرز و بوم | نروید بجائے ریاحیں زقوم
۳۵۱۰ سراں چوں شنیدند ایں قصّه را | بریں رائے دادند هر یک رضا
۳۵۱۱ دگر روز چوں لشکرِ شب شکست | شهِ شرق بر تختِ زرّیں نشست
۳۵۱۲ به شش صد برافزود هشتاد و شش | جهاں گشت خرّم هوا گشت خوش
۳۵۱۳ هماں کارسازاں سبک خاستند | یکے تختِ فیروزه آراستند
۳۵۱۴ هماں کیقبادِ جهانگیر را | براں تختِ فیروزه دادند جا
۳۵۱۵ سپردندش از ملک کیخسروی | جهاں را بدادند دورِ نوی
۳۵۱۶ معزّ الدیں آں شاه راشد لقب | که عالی حسب بود والا نسب
۳۵۱۷ سراں جمله بوسیده پیشِ زمیں | ستادند پس در یسار و یمیں
۳۵۱۸ دو رویه به بستند پیشش کمر | بصد بهجت آں سرکشاں سربسر
۳۵۱۹ چو دیهیم کیخسروی کیقباد | به نیروئے اقبال بر سر نهاد
۳۵۲۰ همی راند کامے دراں تختگاه | بکارش کمر بسته هر کج کلاه
۳۵۲۱ شب و روز در بزمِ طرب ساختے | باشغالِ دیگر نپرداختے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۲۲ به بزمش روان ساقیان صبح و شام — همه شکّریں لعلِ شیریں کلام
۳۵۲۳ همه عنبریں لف و صندل بدن — همه سرو قد و همه سیم تن
۳۵۲۴ شهِ شیرگیر اندراں آهواں — شب و روز بودے شکار افگناں

متفکر شدنِ سلطان معز الدین از استیلاء نو مسلماں

۳۵۲۵ دو و سه نو مسلمانِ ملکِ کهن — که شد کندشاں عاقبت بیخ و بن
۳۵۲۶ چو شه را بدیدند مشغولِ مے — بگشتند متولیِ ملکِ وے
۳۵۲۷ چناں گشت ضابط دراں روزگار — که بے علمِ شاں روز و شب شهریار
۳۵۲۸ نبودست ممکن که آبے خورد — نه مقدور کز حکمِ شاں بگذرد
۳۵۲۹ چو کرچی چو آں ایکیِ نابکار — چو آں جورجی مرد زنهار خوار
۳۵۳۰ یکے بود خود و شه اسیرِ زناں — دگر گشت پابندِ آهرمناں
۳۵۳۱ همی کرد تدبیر کز ملکِ جم — کند چند آهرمنِ خیره کم
۳۵۳۲ دریں فکر بودے به لیل و نهار — که چوں خیزد از باغِ دل خارِ خار
۳۵۳۳ چه ساں دفع کردند بوماں ز باغ — چگونه رسد بلبلاں را فراغ

کشته شدنِ نو مسلماناں که مستولیِ ملکِ سلطان بودند بانگیخت نظام الدین امیر داد

۳۵۳۴ نظام الدین آں امیر دادِ دیار — که بود است هم مجلسِ شهریار
۳۵۳۵ یکے مردے از اهلِ تدبیر بود — گرازے کهن شرزه پیر بود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۳۶ شنیدم بچیر بک بران میرداد — همان چند غدار کافر نژاد
۳۵۳۷ بگفتند کای پیر ماندہ ز کار — چه آید ز دستِ تو در کارزار
۳۵۳۸ همان پیر دادش بدینسان جواب — که گرگست در کهنگی کامیاب
۳۵۳۹ منم اندرین بیشه گرگِ کهن — که بس شرزه را بر کنم بیخ و بن
۳۵۴۰ اگر هیچ ناید ز من در وغا — توانم بسے چون شما مرد را
۳۵۴۱ بتدبیر آرم به قیدِ کمند — سپارم بدستِ بلا و گزند
۳۵۴۲ بدین گونه لائے درین سر چهار — گه از گه بر فتنے دران روزگار
۳۵۴۳ ع ۱۱۳ هم آخر چو آن زمرهٔ سست کیش — زبون گیر گشتند بر شاه خویش
۳۵۴۴ همان میر دادِ کهن ساله مرد — یکے حیله بر شاه ارشاد کرد
۳۵۴۵ بگفتا که اے شاهِ والا تبار — جهان باد بر نامِ تو پایدار
۳۵۴۶ سرِ حاسدان در کمندِ تو باد — روانِ خسیسان سپندِ تو باد
۳۵۴۷ تو دانی که شاهانِ فرخنده رائے — بتدبیر دارند اختر بپائے
۳۵۴۸ اگر با تو قومے درین تختگاه — دورویه شدند اے شهِ دین پناه
۳۵۴۹ بیارائی بزمے درین ساده کاخ — کن آراسته هم ز برگِ فراخ
۳۵۵۰ طلب کن همان قومِ غدار را — که بر ظالمان عذر باشد روا
۳۵۵۱ بهر یک بده خلعتے زرنگار — بفرمائے شان ساغرے خوشگوار
۳۵۵۲ بگو قومے از مفردانِ گزین — دران بزم باشند اندر کمین
۳۵۵۳ دران حال کان قوم گردید مست — صفت هوش شان باشد اندر شکست
۳۵۵۴ باهلِ کمین گوئی خنجر کشند — یکایک ز کنجِ کمین سر کشند
۳۵۵۵ کنند از تنِ هر یکے سر جدا — فرستند شان را به ملکِ فنا
۳۵۵۶ برانند از گلشنِ ملک خار — رهانید گیتی ز تشویشِ مار
۳۵۵۷ شنیدم که شه از پسِ چندگاه — بشد بر سرِ پند آن نیک خواه
۳۵۵۸ بروزے همان تعبیه ساز کرد — که آموختش آن کهن ساله مرد
۳۵۵۹ بتائیدِ اقبالِ شه روز راست — همه خارها از رهِ ملک خاست

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

رسیدنِ خبرِ وفاتِ سلطان غیاث الدین بغرا خان مقطع لکهنوتی

۳۵۶۰ چو آن خانِ بغرایِ کامران   خبر یافت از نقلِ شاهِ جهان

۳۵۶۱ قبا کرد و پیراهنِ خویش را   بگریه همی گفت وا حسرتا

۳۵۶۲ یکے بازو از دستِ من رفته بود   سرِ من کنون آسمان در ربود

۳۵۶۳ فلک داد برهم مرادِ درِ غم   رسانید و هردم پیاپے الم

۳۵۶۴ ز دردِ برادر دلم بود ریش   فراقِ پدر نیز آمد به پیش

۳۵۶۵ بماتم بدم بهرِ خانِ شهید   که شد شیونِ شاه بروے مزید

۳۵۶۶ بسے کرد ازیں گونه شور و شغب   جهانزاد در آورد در روز و شب

۳۵۶۷ یکے هفته در کنجِ ماتم نشست   بسَر مے زد از جورِ ایام دست

۳۵۶۸ چو یکچند بگذشت آن خان زاد   کلاهِ کیان بر سرِ خود نهاد

۳۵۶۹ طلب کرد خاصانِ خود را تمام   یکے محضرے ساخت از خاص و عام

۳۵۷۰ رُخ آورد بر روے کار آگهان   بگفتا اگر رفت شاهِ جهان

۳۵۷۱ پس از شه به فرقم بزیبد کلاه   که شایسته فرزندم از صلبِ شاه

۳۵۷۲ اگر من نباشم سزاوارِ ملک   بابنائے من سر کشد کارِ ملک

۳۵۷۳ یکے آنکه هستم کیانی نژاد   دگر حق همه سازِ ملکم بداد

۳۵۷۴ چو امروز از جمله اهلِ عجم   فزون مال دارم فراوان حشم

۳۵۷۵ ز همت نباشد که ملکِ پدر   بسستی گذارم به دستِ پسر

۳۵۷۶ دگر آنکه آن کودکِ خام کار   یکے رقعه بنوشت فرزندوار

۳۵۷۷ اجازت دریں کار از ما بخواست   گلِ دولت از باغباں وا بخواست

۳۵۷۸ کنون گشت واجب که لشکر کشیم   سوے تختگاهِ پدر سر کشیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۵۷۹ برآریم از ملکِ دہلی خروش ‌ ‌ ‌ ہماں بے ادب را بمالیم گوش

۳۵۸۰ وگر خود ہماں کودکِ بے ادب ‌ ‌ ‌ برآرد ز بدخوئی خود شغب

۳۵۸۱ بگیریم آں طفل را در زماں ‌ ‌ ‌ سپاریم وستِ دبستانیاں

جلوس سلطان ناصر الدّین بغرا خاں در لکھنوتی

۳۵۸۲ چو خاں گفت ازیں گونہ فصلے سہ چار ‌ ‌ ‌ دعا گفت اورا ملوکِ کبار

۳۵۸۳ وزاں پس بگفتند کای سرفراز ‌ ‌ ‌ درونت برآمودہ از گنج راز

۳۵۸۴ نگفتی یکے لفظ ہم ناصواب ‌ ‌ ‌ چو گوید کسے وصفِ دُرِّ خوش آب

۳۵۸۵ ہماں دم شنیدم کہ کارآگہاں ‌ ‌ ‌ سجودش ببردند رسمِ شہاں

۳۵۸۶ ستادند پیشش یمین ویسار ‌ ‌ ‌ برآہنگ و آئین اصحاب بار

۳۵۸۷ لقب ناصر الدّیں شد آں شاہ را ‌ ‌ ‌ کہ بد والدؒ پور و فرماں روا

۳۵۸۸ بہ پیشش دو فیروز فرخندہ رای ‌ ‌ ‌ کہ بودند محرم بہ کشور کشای

۳۵۸۹ شب و روز بودند در کار و بار ‌ ‌ ‌ بکارِ جہاں ہر یکے ہوشیار

۳۵۹۰ یکے خلجی و دیگر از گوہ جرد ‌ ‌ ‌ دلِ ہر یکے گنجِ تدبیر بود

جنبیدن سلطان ناصر الدّین از لکھنوتی بجانب حضرت دہلی حرسہا اللہ تعالیٰ

۳۵۹۱ زاجلاسِ او چونکہ شد چند گاہ ‌ ‌ ‌ ز لکھنوتی آورد بیروں سپاہ

۳۵۹۲ سپہ را در اقصائی خود عرض کرد ‌ ‌ ‌ ادا کرد معہودِ اہلِ نبرد

۳۵۹۳ دگر روز زرانداز حوالی سپاہ ‌ ‌ ‌ رُخ آورد در جانبِ تختگاہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٥٩٤ همی راند هر روز یک منزلے | ابا خاطرِ شاد و خرّم دلے
٣٥٩٥ ازیں سو معزّ الدّین آں شاهِ هند | بسمتِ اوده شد عزیمت پسند
٣٥٩٦ همی رفت چوں از اوده بر گذشت | ز جنبیدنِ والد آگاه گشت
٣٥٩٧ میانِ دو لشکر سه فرسنگ ماند | ز هر سوئے دلها چو اورنگ ماند
٣٥٩٨ هماں آب سرو ز هر لشکرے | بمانده دو فرسنگ یک کشورے
٣٥٩٩ نهاں کرده هر سوئے لشکر گهے | برآورده دهلیزے و خرگهے
٣٦٠٠ دراں روز ماندند بر جائے خویش | یزک را فرستاده هر یک به پیش
٣٦٠١ دگر روز کز جنبشِ آفتاب | جهاں از رخ افگند کحلی نقاب
٣٦٠٢ دو لشکر بجنبید از هر دو سو | دو شه راند چالش کناں روبرو
٣٦٠٣ یکے خسروِ مُلکِ هندوستاں | گلے نو شگفته دریں بوستاں
٣٦٠٤ یکے شاهِ لکهنوتی و پورِ شاه | همش پیل و هم کشور و هم سپاه
٣٦٠٥ بکرده یکے قصدِ مُلکِ پدر | کمر چست بسته بجنگِ پسر
٣٦٠٦ دگر کرده قصدِ پدر بهرِ تاج | طلب کرده تاجِ پدر با دواج
٣٦٠٧ دو شیرِ ژیاں در یکے مرغزار | بیک آهوئے کرده عزمِ شکار
٣٦٠٨ دراں تجربه چرخ را بر زباں | برفته هماں بیتِ خمسه رواں
٣٦٠٩ دو شیرِ گرسنه است و یک رانِ گور | کباب آنکسے راست کو راست زور
٣٦١٠ ز هر سو پئے کارزار آمدند | رواں بر سرِ رود بار آمدند
٣٦١١ دو جانب دو تختِ معلّی زدند | دو خورشید خیمه بصحرا زدند
٣٦١٢ بدادند هر جانبے بارِ عام | ستادند ارکانِ دولت تمام
٣٦١٣ پدر را دراں داوری بر پسر | بیفتاد از دور ناگه نظر
٣٦١٤ رگِ مهر جنبید اندر دلش | شد از شوقِ فرزند مضطر دلش
٣٦١٥ E115 وزاں سو پسر نیز چوں بر پدر | نظر کرد جنبید خونش ز سر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۱۶ دلِ ہر دو یکجا شدہ از دو روں | شدہ آبِ رہزن میانِ دو خوں
۳۶۱۷ وزاں پس پدر گفت با خود نہاں | کہ جانِ پسر بہ ز مُلکِ جہاں
۳۶۱۸ مرا بردہ بود دستِ شیطاں زراہ | کہ گشتم بقصدِ پسر[1] کینہ خواہ
۳۶۱۹ بکارم چہ رونق دہد روئے پیش | کہ خود بشکنم گوہرِ کانِ خویش
۳۶۲۰ زمینے کہ آں سرورِ عنا گرفت | گرفتم بدست آیدم ناگرفت
۳۶۲۱ ہم آخر یکے روز باید گذاشت | گر ادایم ایں خاک بر تخت داشت
۳۶۲۲ دراں دم گزیں کو جگہ بگذریم | ز گیتی چہ جز نامِ ناخوش بریم
۳۶۲۳ بگویند کاندر فلاں روزگار | پئے مُلکِ فانی فلاں شہریار
۳۶۲۴ ابا پورِ خود شد خصومت گزیں | بخونِ خود آلودہ شمشیرِ کیں
۳۶۲۵ ہماں بہ گزیں کار تائب شوم | زراہِ مروّت برون کم روم
۳۶۲۶ بلاحول باشم کہ بارِ دگر | مرا نبود آہرمنے راہبر
۳۶۲۷ وزاں پس یکے مردمِ ہوشیار | طلب کرد آں شاہِ والا تبار
۳۶۲۸ بگفتش کہ بر زورقے بر نشیں | برو راست بر خسروِ راستیں
۳۶۲۹ بدو گوئی کاے نورِ چشمِ پدر | چو افتاد مارا بروئیت نظر
۳۶۳۰ نظر از جمالت بیفروختیم | دراں یک نظر مُلک بفروختیم
۳۶۳۱ رخت گرچہ تعویضِ مُلکِ جہاں است | بہ نزدم ہنوز ایں گہر رایگاں است
۳۶۳۲ بیا تا ز خشم آوری بگذریم | پئے بر پئے اہلِ ہمت بریم
۳۶۳۳ بہ خیزیم یکسر ز مُلکِ جہاں | نشینیم یکجا چو کار آگہاں
۳۶۳۴ رخِ یکدگر را تماشا کنیم | بہ چشمِ حسد خاک و خار افگنیم
۳۶۳۵ فرستادہ چوں عبرہ کرد آب را | دوانش ببردند بر بادشا
۳۶۳۶ ہماں مردِ بحر در زمیں بوسہ داد | زباں در دعائے شہنشہ کشاد
۳۶۳۷ وزاں پس ہماں مردِ اختر سعید | بشہ گفت آنچہ از شہِ خود شنید
۳۶۳۸ چو شہ رازِ رگِ مہر جنبیدہ بود | بگفتارِ او در غمے می نمود

---

[1] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۳۹	شنیدم چو آں خسرو نیک رائے	بفرمود خلعت مر آیندہ را
۳۶۴۰	سوئے شہ رواں گرد آں گاہِ باز	فرستاد با وی دو سہ اہلِ راز
۳۶۴۱	بدیشاں نہانی یکے راز گفت	کہ تا غایت آں راز ماندست نہفت
۳۶۴۲	غرض چوں ازیں سو فرستادگاں	رسیدند بر شاہِ آزادگاں
۳۶۴۳	زمیں را ببوسید ہر یک ز دور	بکرد اقتباس از رخِ شاہ نور
۳۶۴۴	جداگانہ ہر یک دعائے بگفت	بشہ ہر یک آنگہ ثنائے بگفت
۳۶۴۵	ہماں رازدارانِ شاہِ جہاں	شدہ پیشِ بر رسمِ کار آگہاں
۳۶۴۶	یکے راز گفتند بر شہریار	کہ آں راز بر کس نشد آشکار
۳۶۴۷	چہ داند کسے تا میانِ کساں	چہ رازِ نہاں باشد اندر میاں
۳۶۴۸	غرض چوں بر آں شاہِ فرخندہ فر	نشانِ نہانی رسید از پسر
۳۶۴۹	ہماندم فرستاد بر وے پیام	کہ بادا جہاں زیرِ حکمت مدام
۳۶۵۰	منم داعیِ دولتِ شہریار	بقایش بخواہم بسالے ہزار
۳۶۵۱	مرا گر بود رخصتِ فرز بال	ہمیں دم کنم عبرہ آبِ رواں
۳۶۵۲	پناہندہ آیم بر ایوانِ شاہ	مطیعانہ گردم برو عذر خواہ
E۱۱۶ ۳۶۵۳	وزیں پس بفرمانِ شہ سر نہم	بدستِ خودش بر سر افسر نہم
۳۶۵۴	بصد جہد بندم بکارش میاں	نیندیشم از ہیچ سود و زیاں
۳۶۵۵	چو بر شاہِ دہلی رسید ایں پیام	ز یاریِ اقبال شد شاد کام
۳۶۵۶	بدل گفت کاں شاہِ والا نسب	گر آید بر نخواہم نباشد ادب
۳۶۵۷	شہی دیگر و مردمی دیگر است	ادب بر سرِ آدمی افسر است
۳۶۵۸	ہماں بہ کہ من خود بر ایوانِ شاہ	بتقصیرِ ماضی شوم عذر خواہ
۳۶۵۹	بگفت ایں و از تختِ فیروز خاست	مراتب طلب کرد و کشتی بخواست
۳۶۶۰	چو بر کشتیِ خسرواں شد سوار	بخواندش شہِ بحر و بر روزگار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۶۱ همی راند ملّاح کشتی شتاب — چو بادے که جولاں کند روے آب
۳۶۶۲ شده جرم کشتی ز عنوانِ شاه — چو از قربِ خورشید در غرّه ماه
۳۶۶۳ یکے چترِ لعلے در آبِ رواں — چو خورشید بنموده در آسماں
۳۶۶۴ چو کشتیِ خسرو کرانه گرفت — دہل زن رواں شادیانه گرفت
۳۶۶۵ ہماں شاه لکھنوتی از تختِ خاست — رواں شد سوئے خسروِ شرق راست
۳۶۶۶ شهِ دہلی از زورق آمد فرو — سوئے یک دگر رانده ہر نامجو
۳۶۶۷ شنیدم که ہم در لبِ جویبار — گرفتند آں ہر دو سرکش کنار
۳۶۶۸ وزاں پس سوئے تخت کردند میل — زده سر به پابوسِ شاں آبِ نیل
۳۶۶۹ چو آں ہر دو شاهِ خداوند بخت — خراماں رسیدند نزدیکِ تخت
۳۶۷۰ پدر بازوے آں خجسته پسر — گرفت و بگفتش که اے نامور
۳۶۷۱ تو بر تخت بنشیں بفرخندگی — کمر بسته ام من پئے بندگی
۳۶۷۲ پسر گفت کاے شاه فرخنده فر — توئی بر سرِ تخت شائسته تر
۳۶۷۳ تو بر تخت بنشین و من بنده وار — کمر پیشِ تو بندم اے شہریار
۳۶۷۴ وزاں پس پدر آیتِ فتح خواند — گرفتش بیک دست و بر تخت شاند
۳۶۷۵ خود از پیشِ او پائے پس گشت باز — بکردش زمیں بوسی آں سرفراز
۳۶۷۶ کنارے گرفتند بارِ دگر — برابر نشستند بر تختِ زر
۳۶۷۷ بر آورده بانگے نقیبانِ بار — ستاده گریزاں بیمین و یسار
۳۶۷۸ بیک تخت بنشسته دو فرمانروا — قراں گشته سعدینِ آفاق را
۳۶۷۹ گذشته همه حالِ خود مختصر — شنیدند و گفتند با ہمدگر
۳۶۸۰ پس آں ناصر الدیں شهِ نیکنام — بسالارِ خواں گفت کارِ طعام
۳۶۸۱ دوید اشپک زود سالارِ خواں — کشیدند نعمت جہاں در جہاں
۳۶۸۲ چو شد مایده چرخ تنبول گشت — دو پاسے از آں روز فرّخ گذشت
۳۶۸۳ برآمد سراپرده بر گردِ تخت — درو جز دو صفدارِ فیروز بخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۶۸۴ شنیدم دران بارگه تا سه روز ‏ ‏ ‏ گرفتند خلوت دو کشور فروز
۳۶۸۵ بدادند روز دگر بارِ عام ‏ ‏ ‏ شده حاضر ارکانِ دولت تمام
۳۶۸۶ ہماں ناصر الدّیں فرّخ نژاد ‏ ‏ ‏ بسے خدمتی داد مر کیقباد
۳۶۸۷ بسے پیل و بس مال آورد بیش ‏ ‏ ‏ طلب کرد اطلاقِ اقطاعِ خویش
۳۶۸۸ اطاعت نمودش چو فرماں بران ‏ ‏ ‏ عجب کرده زاں حال سرلشکران
۳۶۸۹ پس آں کیومرث کیانی نژاد ‏ ‏ ‏ که بد پور فرخندهٔ کیقباد
۳۶۹۰ بپابوسِ جدِ ہمایوں خصال ‏ ‏ ‏ دراں بارِ عام آمد آں خرد سال
۳۶۹۱ F.117 یکے پیل بد بر درِ شہ کامیاب ‏ ‏ ‏ که شد پیلِ تازی مر او را خطاب
۳۶۹۲ چناں پیل در ملکِ ہندوستاں ‏ ‏ ‏ نداداست کس ہیچ عہدی نشاں
۳۶۹۳ ہماں پیل مر کیومرثِ گزیں ‏ ‏ ‏ به بخشید آں خسروی راستیں
۳۶۹۴ پس آں ہر دو صفدر ازمیموں سیر ‏ ‏ ‏ وداعے بکردند ہر یک دگر
۳۶۹۵ شنیدم بران شه دو فیروز بود ‏ ‏ ‏ یکے از خلج دوم از کوه بود
۳۶۹۶ خلج را لقب بود آں شاهِ راد ‏ ‏ ‏ که دایم کند خدمتِ کیقباد
۳۶۹۷ شب و روز پیشش بود پیشوا ‏ ‏ ‏ بہر کار بیند صواب و خطا
۳۶۹۸ چناں یک دگر داد شاں حق صفا ‏ ‏ ‏ که شد بے غبار از دو جانب ہوا
۳۶۹۹ دمِ حاسداں گشته زہره شگاف ‏ ‏ ‏ دلِ دوستاں گشته از عیش صاف
۳۷۰۰ کنارے گرفتند گریه کناں ‏ ‏ ‏ چو در عینِ باراں دو شاخِ جواں
۳۷۰۱ اگر خلق گیرد ز دریا کنار ‏ ‏ ‏ کنارے گرفتند شاں در بحار
۳۷۰۲ وزاں پس ہماں کیقبادِ گزیں ‏ ‏ ‏ دراں بحرِ غم گشت کشتی نشیں
۳۷۰۳ بصد گریه آں شاهِ والا تبار ‏ ‏ ‏ گرفته کنارے ازاں جویبار
۳۷۰۴ ہماں ناصر الدین فرخنده فر ‏ ‏ ‏ شنیدم که بعد وداعِ پسر
۳۷۰۵ برآورده بس نالهائے نہاں ‏ ‏ ‏ بیک رخش بنشست گریه کناں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۷۰۶ پس از چندگه هر دو آں ساده کیش | رسیدند در ملکت و مأوای خویش

۳۷۰۷ پسر کوس زد در ره تخت گاه | پدر راند در کشور خود سپاه

۳۷۰۸ باقطاعِ خود هر یکے جا گرفت | قضا هر دو را کار بالا گرفت

۳۷۰۹ همی راند هر یک دراں دور کام | ببودند بے شاهد و مے مدام

۳۷۱۰ هم آخر ازیں بزم گه خاستند | بجائے دگر مجلس آراستند

۳۷۱۱ بیا ساقیا دورِ ما هوش دار | که آخر شد است مجلسِ روزگار

۳۷۱۲ فروزایں دلِ ما ز روشن شراب | بگرداں قرانِ مه و آفتاب

کشته شدنِ کیخسرو پسر خانِ شهید
و پشیمان شدنِ سلطان معزالدین

۳۷۱۳ شنیدم ز افسانه گویانِ هند | حدیثے دل آویز و خاطر پسند

۳۷۱۴ که کیخسرو آں پورِ خانِ شهید | که بر داده جدش جهان را کلید

۳۷۱۵ سراں چوں دگر گونه رائے زدند | بهامونِ اندیشه پائے زدند

۳۷۱۶ وزاں پس هماں زمرهٔ تیره رائے | باقطاعِ ملتانش دادند جائے

۳۷۱۷ چو کیخسرو دل به ملتاں رسید | که بود ست اقطاعِ خانِ شهید

۳۷۱۸ مهے چند آں پورِ خانِ کبیر | همی بود آنجا سکونت پذیر

۳۷۱۹ بظاهر عمارت بکردے دیار | بدے باطنش از جراحت فگار

۳۷۲۰ دلش غرق بودے بدریائے فکر | تماشا گهش گشته صحرائے فکر

۳۷۲۱ بگفتے شب و روز با خود نهاں | که دیدی چه کردند با ما سراں

۳۷۲۲ کلاهے که خود شه بفرقم نهاد | ربودند دادند مر کیقباد

۳۷۲۳ گرایدونکه دل بر زبونی نهم | ببستی دریں کار تن در دهم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۲۴ درو دم نیاید ز کار آگہاں — زبونِ جہانم بخواند جہاں
۳۷۲۵ دریں کار بسیار اندیشہ کرد — چو بود دست خود رائے و ناپختہ مرد
۳۷۲۶ یکے روز بر بارگے بر نشست — ز ملتاں بروں آمد آں شیر مست
۳۷۲۷ ع۱۱۸ شکار افگناں چند فرسنگ رفت — وزانجا بہ غزنیں خرامید تفت
۳۷۲۸ کسے را کہ در بابِ او لطف داشت — بہر دو دگر جملہ لشکر گذاشت
۳۷۲۹ پس از چند گہ با گروہے سوار — بہ ملکِ مغل رفت آں خام کار
۳۷۳۰ بداں تا پئے ملکِ ہندوستاں — کند اہلِ دل را اسیرِ سگاں
۳۷۳۱ چو بد نیتِ اصلِ او بر فساد — دراں کارش اقبال یاری نداد
۳۷۳۲ مغل را دراں وقت با اہلِ خویش — گرہ بود دیگر مہمے بہ پیش
۳۷۳۳ بکارش از آں رو نپرداختند — دو سہ مہ در اہمال انداختند
۳۷۳۴ ہم آخر چو شد مفلس آں خام مرد — بدست آنچہ بودش ہمہ صرف کرد
۳۷۳۵ بتدبیر جست از میانِ مغل — رہا کرد ہم اختر و ہم دہل
۳۷۳۶ پشیماں شدہ باز در سمتِ ہند — ز ملکِ مغل شد مراحل پسند
۳۷۳۷ شنیدم چو اندر حدِ دہلی رسید — شہ ایں قصہ را از ہر کس شنید
۳۷۳۸ دلش گشت خرم ازیں خوش خبر — کہ بادش رسانید بوئے پدر
۳۷۳۹ ہمی خواست آں خسروِ نامجو — فرستد گروہے سراں پیشِ او
۳۷۴۰ بداں تا بہ آئین و رسمِ شہاں — بشہرش در آرند کار آگہاں
۳۷۴۱ نظام الدین آں میر دادِ کہن — چو بشنید از ہر کسے ایں سخن
۳۷۴۲ بشہ آمد و ایں سخن صحہ کرد — دگر رائے زد ایں کہن سال مرد
۳۷۴۳ بگفتا کہ اے شاہِ صافی ضمیر — یکے قصہ بشنو ز گرگانِ پیر
۳۷۴۴ برادر میاور دریں بوم و بر — کہ در کارِ ملکے نگنجد پدر
۳۷۴۵ خصوصاً آں برادر کہ از بہرِ تاج — مغل را پذیرفت باج و خراج
۳۷۴۶ چہ دانی دریں رہ بسے خارہاست — نہاں در تہِ مردمی کارہاست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۴۷ سرے را سبکتر برو کن رواں — که دفعش هما نجا کند ناگهاں
۳۷۴۸ وگر نے تو دانی دریں کار و بار — اگر فتنه زاید به انجام کار
۳۷۴۹ اگر قابلی و نصیحت پذیر — سخنهائے پیرانه آساں مگیر
۳۷۵۰ شنیدم هم از زمرهٔ باستاں — که شه را غلط شد دراں داستاں
۳۷۵۱ چو شه گشت راضی هماں میرداد — که از رایش ایں فتنه بیروں فتاد
۳۷۵۲ فرستاد قومے براں بیگناه — که هم در منڈولی به فرمانِ شاه
۳۷۵۳ بریدند سر مردِ ناپخته را — شنیدم چو بشنید فرماں روا
۳۷۵۴ پشیماں شد از کشتنِ خونِ خویش — فسوسے همی برد از اندازه بیش
۳۷۵۵ دلش بدگماں گشت بر میرداد — که ایں فتنه زاں پیرِ مکار زاد

زهر تعبیه کردنِ نظام الدین امیرِ داد برائے سلطان معز الدین و دریافتنِ سلطان در شراب

۳۷۵۶ شنیدم هماں میرِ داد تباه — چو شد آگه از بدگمانیٔ شاه
۳۷۵۷ به ترسید کش خسروِ بدگماں — ز غصه سیاست کند ناگهاں
۳۷۵۸ دلش گفت تا شام سازد حریف — بکن چاشت کن زیرکی و ظریف
۳۷۵۹ وزاں پس پئے خسروِ هوشیار — شرابے عجب ساخت آں نابکار
۳۷۶۰ مروّق مَے ساخت از بهرِ شاه — سرشتش به عطر اندر و چند گاه
۳۷۶۱ بقرابه آنگه ز خم ریختش — ابا زهرِ قاتل بر آمیختش
۳۷۶۲ یکے روز هم اوّلِ بامداد — بر ایوانِ شاهِ جهاں سر نهاد
۳۷۶۳ F.119 نهاں برد با خویشتن قرابه هم — چو بد محرمِ بزمِ شاهِ عجم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۶۴ F.119 یکایک به خلوت گهِ شه شتافت ... شهنشاه را مست دوشینه یافت
۳۷۶۵ بگفتا که شاها ز جامِ فتوح ... ترا باد تا صبحِ محشر صبوح[۱]
۳۷۶۶ بهر بامدادان صاحب به خیر ... عدویت مسلسل درین کهنه دیر
۳۷۶۷ تو می نوش خوش ساغرِ خوشگوار ... که بدخواه بنهاد سر در خمار
۳۷۶۸ شنیدم که بر خسرو کامیاب ... دعایش در آن صبح شد مستجاب
۳۷۶۹ غرض چون شهنشاش دید تعظیم کرد ... بگفتا که این بادهٔ سال خورد
۳۷۷۰ رخت گرد خورّم صباحِ مرا ... صبوحی بخور می جامِ حبا
۳۷۷۱ چو شه را بدین گونه دید آن حریف ... بگفت ای سرِ خسروانِ ظریف
۳۷۷۲ یکی شربتی تحفه آورده ام ... کز آن چند می صبحدم خورده ام
۳۷۷۳ مرا گر اجازت دهد شهریار ... در دن آرم آن بادهٔ خوشگوار
۳۷۷۴ شهش گفت ما مست و وقتِ سحر ... بیار آنچه داری بقرابه در
۳۷۷۵ چو رخصت بدو داد فرمان روا ... دوان رفت آورد قرابه را
۳۷۷۶ پس آنگه سرِ شیشه را بر گشاد ... به خسرو یکی جام پر کرد داد
۳۷۷۷ ستد جام از دستِ او سرفراز ... برسمِ حریفان بدو داد باز
۳۷۷۸ همان دشمنِ شاهِ اختر سعید ... ازان دوستکامی گریزی ندید
۳۷۷۹ ستد ساغر از دستِ آن شاهِ راد ... دعائی بگفت و زمین بوسه داد
۳۷۸۰ بر آورده سر باده را درکشید ... نه نصفی نه ثلثی سراسر کشید
۳۷۸۱ دگر باره پر کرد از باده جام ... بیاورد پیشِ شهِ نیکنام
۳۷۸۲ دگر باره هم خسروِ هوشیار ... بدو داد آن ساغرِ جان شکار
۳۷۸۳ بخورد آن قدح هم همان پیر داد ... دگر کرد پر دستِ خسرو بداد
۳۷۸۴ شهش گفت رسمِ حریفانِ می ... چنین است ای مردِ فرخنده پی
۳۷۸۵ که آیندگان را چو می در دهند ... به عشرت پیاپی سه ساغر دهند

---

[۱] نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۷۸۶ سیوم[ٹ] بار هم آن حریفِ ضریر — کشیدن مَے جان گزا ناگزیر

۳۷۸۷ ضرورت ز خود کرده درمان ندید — گریزے ز مضمونِ فرمان ندید

۳۷۸۸ همان دم اثر کرد در وے شراب — درونش شد از زهر یکسر خراب

۳۷۸۹ شد از دست زورش در آمد بپائے — چو حالش چنیں دید فرماں روائے

۳۷۹۰ بگفتا که زودش بخانه برند — پیش هم به خدّامِ او بسپرند

۳۷۹۱ نهفته مکن زهر در جامِ کس — که بر چه کَنَنده همان چاه بس

۳۷۹۲ خصوصاً به جامِ ولی نعمتاں — چو زهر افگنی خیز از خان و ماں

۳۷۹۳ بخوانے که خوردی نمک صبح و شام — به بزمے که ساغر کشیدی مدام

۳۷۹۴ دراں خواں چو سگ نابکاری مکن — دراں بزم زنهار خواری مکن

۳۷۹۵ سگ از تو شرف دارد ای بی‌وفا — کنی گر بر اصحابِ نعمت جفا

۳۷۹۶ معزّ الدّین آں شاهِ والا تبار — کزو بود خرسند شهر و دیار

۳۷۹۷ کسے را نیازرد در عهدِ خویش — دلے کم ز بارِ غمے کرد ریش

۳۷۹۸ شب و روز در عیش مشغول بود — به رود و به مے رغبتے می نمود

۳۷۹۹ حریفش نبودے به روز و شبے — مگر ماه روئے و میگون لبے

۳۸۰۰ شنیدم همان شاهِ شهوت پرست — که بود از جوانی شب و روز مست F.120

۳۸۰۱ شبے سست رفتے اگر گرمِ کُنش — بده میل بردی دراں یک شش

۳۸۰۲ جوانی و شاهی و دیوانگی — دگر با بتان اُنس و هم خانگی

۳۸۰۳ همان قصّهٔ پنبه و آتش است — که نزدِ خرد قربِ شاں ناخوش است

۳۸۰۴ هم آخر شنیدم که آں شه سوار — بگرمیِ شهوت در آں روزگار

۳۸۰۵ ز مستی چناں رخش بے صرفه راند — که نیمے تنِ شاه از کار ماند

۳۸۰۶ بکیلوکهری قصرے آں شه سوار — بر آورده بود اندراں روزگار

۳۸۰۷ همی بود بر وے شهِ دیں پناه — چو بگذشت ازیں ماجرا چند گاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

قصهٔ آوردن فیروز خلجی بند کرده از بابل و عماد الملک گردانید بوبک

۳۸۰۸ شنیدم چو فیروز خلجی نژاد — ابا شاه سر سوئے دهلی نهاد
۳۸۰۹ همی کرد خدمت صباح و مسا — همی بود در پیشِ فرماں روا
۳۸۱۰ شده خلق از و شاکر و شاد هم — برو جمع گشته گروهے حشم
۳۸۱۱ مراد را هم آخر پس از چند گاه — با قطاعِ بابل رواں کرد شاه
۳۸۱۲ برادر یکے داشت آں کامیاب — که از صلبِ پاکش چکید آفتاب
۳۸۱۳ شهاب الدین آں مردِ فرخ لقب — که بود است با هوش و هنگ و ادب
۳۸۱۴ شهش گفت تا با برادر بود — بهر کار یاری دهِ او شود
۳۸۱۵ چو از حضرتِ شاهِ گیهاں خدیو — به بابل رسیدند آں هر دو نیو
۳۸۱۶ نهادند سر در عمارت گری — گزیدند پس معدلت گستری
۳۸۱۷ چناں گشت معمور آں مرز و بوم — که شد ماکیاں ساکنِ جائے بوم
۳۸۱۸ شنیدم ز اهلِ غرض چند کس — که بودند مر شاه را هم نفس
۳۸۱۹ نمودند نوعے دگر پیشِ شاه — ز احوالِ آں زمرهٔ بے گناه
۳۸۲۰ وز آں پس شهنشه پئے امتحاں — رواں کرد الاغے دو سه سوئے شاں
۳۸۲۱ بگفتا یکا یک به بابل روند — پذیرندهٔ حکمِ فرماں شوند
۳۸۲۲ نمانید فرماں بداں هر دو کس — که دارند در سر دگرگوں هوس
۳۸۲۳ نهند آهنگے بند بر پائے شاں — وز انجا بدارند ایدر رواں
۳۸۲۴ الاغاں چو به حکمِ فرمانِ شاه — رسیدند در بابل از تخت گاه
۳۸۲۵ نمودند فرمانِ گیهاں خدیو — بداں هر دو مردِ خردمند نیو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۲۶ زمضمونِ فرماں چو آگہ شدند — رواں راضیِ رخصتِ شہ شدند
۳۸۲۷ نہادند گردن بہ فرمانِ شاہ — کہ بودند شہ را بجاں نیک خواہ
۳۸۲۸ وزاں پس شنیدم فرستادگاں — نہادند بندی بر آزادگاں
۳۸۲۹ ہماں لحظہ با بندہائے گراں — بکردند در حضرتِ شہ رواں
۳۸۳۰ چو در کیتھل آں ہر دو مردِ گزیں — رسیدند با بند مرکب نشیں
۳۸۳۱ مگر می گذشتند بازار در — شنیدند یک مژدۂ بی خطر
۳۸۳۲ ہماں مردِ صاحب دل و نامدار — کہ مثنوی ازاں پیش خواندش دیار
۳۸۳۳ نشستہ ببازار چوں اہلِ حال — ہمی کرد با خویشتن قیل و قال
۳۸۳۴ چو فیروز را دید پابندِ سخت — بگفتا زہے مردِ فیروز بخت
۳۸۳۵ کہ خاصش پئے ملکِ ہندوستاں — برو بخت با بندہائے گراں
۳۸۳۶E۱۳۱ چو فیروز ایں فالِ فرخ شنود — میانِ دل و جاں گرہ بست زود
۳۸۳۷ وزاں پس ازاں جایگہ بر گذشت — بہ حضرت دوم روز دمساز گشت
۳۸۳۸ چو بردند شاں پیشِ شاہِ جہاں — برایشاں دلِ شاہ شد مہرباں
۳۸۳۹ براں قوم نفریں بسے کرد شاہ — کہ گشتند در خونِ ایشاں گواہ
۳۸۴۰ پس آنگہ بگفتا شہِ ہوشمند — کہ آں ہر دو یل را ببرند بند
۳۸۴۱ ہماں لحظہ فیروز آزادہ را — بر افواجِ خود کردہ فرماں روا
۳۸۴۲ ہماں مرد آں شاہِ مالک رقاب — عمادِ ممالک بکردش خطاب

خصومت افتادن فیروز خلجی را با تیمر کچہن و تیمر سرخہ گوید

۳۸۴۳ شنیدم ہماں مردِ خلجی نژاد — کہ شہ را بدر درد داعش بداد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۴۴ بلطفش همان خسرو کامیاب — عماد ممالک بکرده خطاب
۳۸۴۵ همه اقربایش بران پخته رای — گروهی سران گشته خدمت گرای
۳۸۴۶ همی بود بر چارهٔ سرکشان — ته حکم او جمله لشکرکشان
۳۸۴۷ چنان بود ضابطه دران روزگار — که بی رای او کم شدی هیچ کار
۳۸۴۸ هم آخر شنیدم ز خاصان شاه — دو ترک گزین از سران سپاه
۳۸۴۹ یکی اتیم بکهن آل درکشا — که بد میر حاجب شهنشاه را
۳۸۵۰ دگر اتیم سرخه آل سرفراز — که بود است در جنگ کهنه گراز
۳۸۵۱ نهان هر دو با خویش رایی زدند — به صحرای اقبال پایی زدند
۳۸۵۲ شبی هر دو کس خلوتی ساختند — یکی تذکره طرفه پرداختند
۳۸۵۳ سپس تذکره نام فیروز راد — بنشتند بر عزم ساز فساد
۳۸۵۴ پس از نام او چند نام دگر — بنشتند از زمرهٔ نامور
۳۸۵۵ همان احمد چپ سرافراز راد — که در اصل بود است خلجی نژاد
۳۸۵۶ مگر حاجب خاصهٔ شاه بود — همه خلجیان را نکوخواه بود
۳۸۵۷ شنیدم همان کان غدیر فساد — بناگاه بر دست احمد فتاد
۳۸۵۸ روان تذکره پیش فیروز برد — پس آنگه نهانی بدستش سپرد
۳۸۵۹ سر تذکره چونکه فیروز دید — یکی بوی خون در دماغش رسید
۳۸۶۰ دلش اندران کار هشیار گشت — چو یک هفته زین حکایت گذشت
۳۸۶۱ به بهو کل بهاری یکی سائبان — برآورد فیروز تدبیر دان
۳۸۶۲ سپه را ز سر عرضه آغاز کرد — نهانی یکی تعبیه ساز کرد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۸۶۳ یکے روز بود ست دراں کار و بار — فرستادۂ آمد از شہریار
۳۸۶۴ بہ حضرت طلب کرد فیروز را — رسانیدہ فرمانِ فرماں روا
۳۸۶۵ شنیدم ہماں مرد غدار مرد — کہ ہر یک بخونریز او ساز کرد
۳۸۶۶ بسویش یکے راز حجاب بار — فرستادہ آں زمرۂ نابکار
۳۸۶۷ بداں تا چو آید بر ایوانِ شاہ — بریزند خونش دراں بارگاہ
۳۸۶۸ چو فیروز ازیں غدر آگاہ بود — بہ رفتن زمانے تامل نمود
۳۸۶۹ دگر حاجبے بروے آمد دواں — رسانید فرمانِ شاہِ جہاں
۳۸۷۰ بگفتا ہمی خواندت شہریار — رواں شو رہا کن ہمہ کار و بار
۳۸۷۱ دگر بار ہم آں یلِ شرزہ مال — نکرد التفاتے دراں قیل و قال
۳۸۷۲ F:۲۲ ہماں ہر دو ترکانِ گردن فراز — کہ بودند بر قصدِ او کردہ ساز
۳۸۷۳ چو دیدند می نایدآں نامجو — خود آں ایتمش گجہن آمد برو
۳۸۷۴ بگفتا کہ اے سرورِ کامیاب — نمی خواندت شاہِ عالم شتاب
۳۸۷۵ چو فیروز دید آں رفیقِ ریا — بپائے خود آمد بدامِ بلا
۳۸۷۶ بتعظیم و تزویر بنواختش — دمے در حکایت دراند اختش
۳۸۷۷ وزاں پس علیؓ را اشارت نمود — کہ داماد فرزند فیروز بود
۳۸۷۸ بداں تا سرش را ببرد بہ تیغ — علی زد یکے خنجرے بے دریغ
۳۸۷۹ سرِ ایتمش چوں جدا شد ز تن — خروشے بر آمد دراں انجمن
۳۸۸۰ بلے ہر کہ چاہے پئے کس کند — ہمو را قضا اندراں چہ فگند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ملک دادن فیروز خلجی به شمس الدین کیومرث پسر سلطان معز الدین کیقباد در حیات پدر خود و نایب کیومرث شدن و بخطاب شایستی ملبوس کردن

۳۸۸۱ زتبدیل و تحویلِ کارِ جهان — بود الحق اے مردِ بخرد روان
۳۸۸۲ جهان چیست این جمله تقدیرِ اوست — که در کارِ هایش جهان هم فروست
۳۸۸۳ شنیدم ز افسانه سنجانِ پاک — چو شد ایتم کچهن آنجا هلاک
۳۸۸۴ همان لحظه فیروزِ فرخنده رائے — سوئے قصرِ شه شد عزیمت گرائے
۳۸۸۵ به قصر آمد و محضرے ساز کرد — برو یار شد هر کجا بود مرد
۳۸۸۶ پس آنگه بگفت اندران انجمن — که اے سرکشانِ دیار و دمن
۳۸۸۷ چو شه گشت در زحمتے مبتلا — که شد بسته بر روے طریقِ دوا
۳۸۸۸ دماغش ز آشفتگی شد خلل — همه هوش او شد بغفلت بدل
۳۸۸۹ گذاریم اگر هم بدو کارِ ملک — کسادے درآید ببازارِ ملک
۳۸۹۰ همان به یکے سکهٔ نو زنیم — همان پورِ او را شهنشه کنیم
۳۸۹۱ به پیشش یکے نائبے هوشیار — مقرب کنیم از پئے کاروبارا
۳۸۹۲ بحکمش همه انجمن سر نهاد — وزان پس همه مردِ فرخ نژاد
۳۸۹۳ طلب کرد شهزاده را از حرم — همانندم نهادش بسر تاجِ جم
۳۸۹۴ مرآن شاه را شمس دین شد لقب — که بود ست طفلے کیانی نسب
۳۸۹۵ به فیروز شد شائستی خان خطاب — شده نائبِ آن شهِ کامیاب
۳۸۹۶ جهان فرشِ اقبالِ ترکان نوشت — بهر جا که خلجی برو بر گذشت
۳۸۹۷ چنین است بلے دولتِ تیزگام — که با هیچ قومے نسازد مدام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

کشتہ شدنِ سلطان معز الدین کیقباد از دستِ پسرانِ ترکی گوید

۳۸۹۸ زشاهی چو معزول شد کیقباد — سه روزش کسے آب و نانے نداد
۳۸۹۹ همی بود در قصرِ کیلوکهری — دلش گشته از مُلکِ عالم بری
۳۹۰۰ مگر بود ترکے ز جنسِ حسود — که در عهدِ خود خسروش گشته بود
۳۹۰۱ به ترکی زباں ترکیش بود نام — چو شد کشته آں ترک از اتهام
۳۹۰۲ بگیتی بهاکرد چندے پسر — بکارِ وغا هریکے نامور
۳۹۰۳ چو دیدند ابنای ترکے که شاه — زعزلت شدست بی ملوک و سپاه
۳۹۰۴ شنیدم کز آں قوم پرخاش گر — کمر بسته هریک به کینِ پدر
۳۹۰۵ بناگاه در قصرِ شاه آمدند — بخونِ پدر کینه خواه آمدند
۳۹۰۶ E.123 بیک جامخانه تنِ شاه را — به پیچیده آں قوم وحشت گرا
۳۹۰۷ بگردندش انگه لگد مال زود — فلک طرفه بازی به خسرو نمود
۳۹۰۸ چنیں بازی ایں گنبدِ نیلگوں — نماید دریں دیرِ شش در فزوں
۳۹۰۹ کشانند شهاں را بدستِ خساں — سرانرا کنند عاجزِ ناکساں
۳۹۱۰ سرِ تاجداراں بخاک افگند — تنِ سرکشاں در مغاک افگند
۳۹۱۱ ازیں رو دریں عالمِ بے وفا — نه بستند دل اهلِ مُلک دلا
۳۹۱۲ سر از تاجِ شاهی و گردن کشی — کشیدند با صد رضا و خوشی
۳۹۱۳ نه امیدے از عالمِ خاک شاں — نه بیمے ز دورانِ افلاک شاں
۳۹۱۴ نهانی بدل مجلسے ساخته — دل از هر دو عالم به پرداخته

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۳۹۱۵ F.۱۲۲ حریف و ندیم و شراب و کباب — مغنی و ساقی و چنگ و رباب
۳۹۱۶ هم از عالم غیب هر روز و شب — مهیا دراں مجلس بے شغب
۳۹۱۷ بسر برده عمرے دریں یک سخن — که تا یک رمق باشد از جان تن
۳۹۱۸ بیا ساقیا باده درده بذوق — که هستی طبیب مریضان شوق
۳۹۱۹ بریں قالب خسته تریاک ریز — دگر خاک گردیم بر خاک ریز

محترز بودن اتیمر سرخه با کیومرث در کوشنک کیلوکهری و آوردن محمود پسر شائستی خان کیومرث را و کشته شدن اتیمر سرخه

۳۹۲۰ چو شه برد از عالم خاک رخت — هماں شائستی خان فیروز بخت
۳۹۲۱ یکے طفل را کرده ناموس کار — همی راند ملکے دراں روزگار
۳۹۲۲ به حکمش آمد بلاد و سپاه — وزیں ماجرا چوں برآمد سه ماه
۳۹۲۳ هماں ایتم سرخه گردن فراز — که بودے ز فیروز در احتراز
۳۹۲۴ چو فیروز را دید اقبال یار — بفرمان او گشته شهر و دیار
۳۹۲۵ شنیدم شبے روز با فوج خویش — هماں خسرو طفل را کرده پیش
۳۹۲۶ وطن کرده در کوشنک کیلوکهری — همی بود در دعوے سروری
۳۹۲۷ یکے روز محمود فیروز فر — که فیروز را بودے آں یک پسر
۳۹۲۸ ز بهر گل بهارے سبک شد سوار — بکیلوکهری رفت رسم شکار
۳۹۲۹ در آمد یکایک بمشکوئے شاه — شکارے عجب کرد ازاں صیدگاه
۳۹۳۰ مگر کیومرث کیانی نژاد — که بد نورے از دودهٔ کیقباد

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۳۹۳۱ همی کرد بازی چو طفلان بکاخ — چو محمود آمد خرامان بکاخ

۳۹۳۲ سبک دستیٔ طرفه آنجا نمود — همان طفل را ناگهان در ربود

۳۹۳۳ پس آنگه به پیش جنابش نشاند — ز آنجا سوی مأمن خود براند

۳۹۳۴ نگرایتم سرخیمی بشکست سر — شنیدم چو او را رسید این خبر

۳۹۳۵ در اثنای سر شستن آن شیرمرد — بیک اسپ بر نشست و دنبال کرد

۳۹۳۶ چو در راه محمود را در نیافت — خروشان بهو خیل بهاری شتافت

۳۹۳۷ شنیدم چو در خیمها در رسید — سراپردهٔ شاستی خان بدید

۳۹۳۸ نمی خواست آن سرفراز دلیر — یکی حمله بی دست آرد چو شیر

۳۹۳۹ سوار انهد در سراچه سگر — روان بگذرد همچو باد از دری

۳۹۴۰ رباید همان طفل را ناگهان — طفیل یکی طفل گیرد جهان

۳۹۴۱ شنیدم بر آن نیت آن شیرمست — بزد چابک و برد در تیغ دست

۳۹۴۲ چو نزدیک دهلیز آمد شتاب — به پیچید در پای اسپش طناب

۳۹۴۳ فتادند بر خاک اسپ و سوار — تن هر دو گشته سراسر فگار F.124

۳۹۴۴ بر آمد ز هر جانبی گنبر گیر — درون و برون خاست شور و نفیر

۳۹۴۵ یکی خوابگاهی ز جنس هنود — بزیر سراچه مگر خفته بود

۳۹۴۶ چو بدخواه در خاک افتاده دید — دوید و سرش را به خنجر برید

۳۹۴۷ همان دم سرش برد بر خان خویش — دعا گفت خانزاد و بنهاد پیش

۳۹۴۸ سر اتیمر خان اختر سعید — چو از یاری بخت بریده دید

۳۹۴۹ بخندید همچون گل بامداد — که بی خار شد بوستان مراد

۳۹۵۰ شد آن روز آن کوه فیروزکوه — که بودست خوش بسته با شکوه

جلوس سلطان جلال الدین فیروز شاه خلجی انار الله برهانه

نوٹ لی [illegible] کے لئے [illegible] ہو۔

۳۹۵۱ دگر روز چون ہر کجا باغ و راغ   شد از خندۂ صبح دار الفراغ

۳۹۵۲ نقیبانِ اقبال برخاستند   یکے جشن گاہے بیاراستند

۳۹۵۳ یکے تختِ زرین دران جشنگاه   زدند از پئے خسروِ دین پناه

۳۹۵۴ ہمان شاه سنی خانِ فیروز فر   خرامان برآمد بران تختِ زر

۳۹۵۵ دگر سکۂ زد جہانِ کہن   فلک لعبتے دیگر افگند بن

۳۹۵۶ جلال الدین آن شاهِ راشد لقب   که عالی حسب بود و والا نسب

۳۹۵۷ به پیشش کمر بسته کار آگہان   ہوا خواہِ او گشته جمله جہان

۳۹۵۸ سپہر و زمین سر به حکمش نہاد   یسار و یمینش جہانے ستاد

۳۹۵۹ ہمه خلجیان گشته فرمان روا   رسانیدشان دہر برگ و نوا

۳۹۶۰ دران دور با کامۂ دوستان   شده مالکِ شان ملکِ ہندوستان

۳۹۶۱ ز فیروزیِ بختِ فیروز شاه   ہمی راند ملکے دران تخت گاه

رسیدنِ مغل در برآم و عزیمت ملک خامش خلجی بقصد ایشان و قایم شدنِ جنگ بازگشتن مغل از آنجا

۳۹۶۲ یکے روز شه بود در بارِ عام   شده حاضر ارکانِ دولت تمام

۳۹۶۳ ہمی کرد ترتیب ملک و بلاد   ہمی داد مر دادخواہنده داد

۳۹۶۴ چپ و راستِ خود دید مردانِ کار   سرانِ حشم مقطعانِ دیار

۳۹۶۵ نگر شه ازان حال مغرور گشت   خیالے ز کبرش بخاطر گذشت

۳۹۶۶ ہمان لحظه از غیرتِ روزگار   یکے اندہے آمدش آشکار

۳۹۶۷ الاغے ز اقصائے ملتان رسید   به پیشِ شه آمد فغان بر کشید

۳۹۶۸ بگفتا که شاہا سپاهِ مغل   فراوان رسید از دیارِ مغل

۳۹۶۹ بسے تاخت اقصائے ہندوستان   خرابی درآمد درین بوستان

۳۹۷۰ نراند اگر شاهِ شان زود تر   برآرند گردے ازین بوم و بر

۳۹۷۱	چو بشنید شه ایں خبر از الاغ	فرود آمدش بوی کبر از دماغ
۳۹۷۲	زمانے فرو شد بدریاے فکر	بزد چند گامے به صحراے فکر
۳۹۷۳	طلب کرد خامش ملک را به پیش	بدو گفت کاے صفدر ساده کیش
۳۹۷۴	کسے را که چوں تو برادر بود	دلش کے ز اندیشه مضطر بود
۳۹۷۵	مرا داد اندیشهٔ روزگار	که باغ دلم ماند در خار خار
۳۹۷۶	سپاهِ مغل عبره کرد آب سند	همی تازد اکنوں در اقصاے هند
۳۹۷۷ F.۱۲۵	کنوں وقتِ تست ای گراز کهن	چو مرداں یکے تعبیه ساز کن[1]
۳۹۷۸	بسر لشکری خیمه بیروں بزن[2]	ابا خود فراواں ببر انجمن
۳۹۷۹	بر آور ز افواج کافر دمار	براں شیر بیگانه زیں مرغزار
۳۹۸۰	خمش چوں شنید از شه ایں داستاں	بگفتن در آمد ابا مرزباں
۳۹۸۱	بگفتا که اے خسرو نامور	جهاں باد در ضبطِ تو سر بسر
۳۹۸۲	اساسِ جهاں تا بود پایدار	تو بادی به ملکِ جهاں شهریار
۳۹۸۳	منم بندهٔ خاصِ شاهِ جهاں	بکارے که گوید به[3] بندم میاں
۳۹۸۴	گرم شه بگوید در آتش روم	پذیرندهٔ حکم فرماں شوم
۳۹۸۵	شوم باد اگر در هوا رانیم	شوم آب اگر ز آسماں خوانیم
۳۹۸۶	نهنگے شوم گر مرا شهریار	بدریا فرستد پے روزگار
۳۹۸۷	مرا تا بجنبد رگے از بقا	نتابم سر از حکم فرماں روا
۳۹۸۸	چو خامش ملک کرد ایں گفت وگوی	شگفت از طرب خسروِ نام جوی
۳۹۸۹	وزاں پس هماندم شهِ دیں پناه	طلب کرد جمله سرانِ سپاه
۳۹۹۰	ز راهِ کرم هر یکے را نواخت	به رسمِ شهاں برگ هر یک بساخت

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٣٩٩١ به تسلیم خامش ملک کرد شاں — به فرمان او سر در آورد شاں

٣٩٩٢ دگر روز کز گردش روزگار — سپاه شب افتاد اندر فرار

٣٩٩٣ خروشے بر آمد ز کوس و دہل — خمش راند لشکر بقصد مغل

٣٩٩٤ ہمی راند چوں چند منزل برید — ببر رام افواج کافر شنید

٣٩٩٥ سپه راہماں سو کشید آں گراز — که فوج مغل بود در ترک و تاز

٣٩٩٦ چو نزدیک بر رام آمد سپاه — عیاں شد ستیزہائے کافر براه

٣٩٩٧ گروہے ز گردان ہندوستاں — به فرمان خامش ملک یکزباں

٣٩٩٨ شکستند افواج بیگانه را — سوار مغل شد ہزیمت گرا

٣٩٩٩ بسے زنده کافر دراں دار و گیر — بدست صف ہند آمد اسیر

٤٠٠٠ از ایشاں یکے را سوئے شاه شاں — رواں کرد صفدار ہندوستاں

٤٠٠١ بدو گفت آں سرکش ناجوی — که از من سپہدار خود را بگوی

٤٠٠٢ مگر غول غفلت ببردت ز راه — که ایدر کشیدی یکایک سپاه

٤٠٠٣ وگر نے چه خاہان غافل چرا — بپائے خود افتادی اندر بلا

٤٠٠٤ نکردی یکے فکر اندر نہاں — ز غوغائے افواج ہندوستاں

٤٠٠٥ بریں سوزدی خیمه از آب سند — فگندی شغب در نواحی سند

٤٠٠٦ ز بونی چه دیدی دریں بوم و بر — که یکسر نہادی دریں ملک سر

٤٠٠٧ مگر نام گردان ایں مرغزار — نیفتاد در گوشت اے نامدار

٤٠٠٨ کنوں جاں کم از دست مرداں بری — مگر سر در آری به فرماں بری

٤٠٠٩ مغل چوں ز صفدار ہندوستاں — سراسر نیوشید ایں داستاں

٤٠١٠ سوئے لشکر خود ہزیمت گزید — ہماں روز در لشکر خود رسید

٤٠١١ بگفت ایں حکایت به صفدار خویش — که بشنید از صفدر ساده کیش

٤٠١٢ مگر بود عبدالله آں روزگار — بسر لشکری با فراواں سوار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمه ملاحظہ ہو۔

۴۰۱۳ پیامش چو زاں گونہ ناخوش شنید — توگوئی کہ بادے بہ آتش رسید

۴۰۱۴ سراسیمہ شد زاں پیامِ درست — ہم آخر دمے خشمِ خود را شکست

۴۰۱۵ F.126 طلب کرد جملہ سرانِ تمن — وزاں پس رُخ آورد بر انجمن

۴۰۱۶ بگفتا بہ ہندوستاں آمدیم — بتاراجِ ایں بوستاں آمدیم

۴۰۱۷ چناں در سر افتاد بادِ غرور — کہ از کشورِ خود فتادیم دور

۴۰۱۸ کنوں ایدر آمد سپاہِ گراں — چو فردا کند ہر دو لشکر قراں

۴۰۱۹ دراں حال اگر سر بہ سستی نہیم — عناں در فرارِ ہزیمت دہیم

۴۰۲۰ در آیند مردانِ ہندی سپاہ — بہر قلب گاہے بگیرند راہ

۴۰۲۱ سلامت باوطانِ خود کم رویم — تلف جملہ در ہر کمین گہ شویم

۴۰۲۲ چو داد عبد اللہ اصحاب را — قرارے شد افواجِ بیتاب را

۴۰۲۳ ز پیشش پس آنگاہ ہر سرفراز — سوئے خیمۂ خویشتن گشت باز

۴۰۲۴ دگر روز کز چشمۂ آفتاب — رباطِ جہاں باز آمد بتاب

۴۰۲۵ سپہ راند صفدارِ ہندوستاں — بگشت از شکوہش سرِ آسماں

۴۰۲۶ ز ہندی سوارانِ پیل سی ہزار — ہمہ زوبیں انداز و نیزہ گذار

۴۰۲۷ بدشمن شکارے ہمہ چیرہ دست — خروشان و جوشاں تر از پیلِ مست

۴۰۲۸ نشستہ بر اسپانِ ہندی نژاد — چو آتش زبانہ زناں روزِ باد

۴۰۲۹ ز آہن قبا و کلاہِ ہمہ — کمر بستہ گرگاں بقصدِ رمہ

۴۰۳۰ ستادند پیشِ سپاہِ مغل — بہر سو گرفتند راہِ مغل

۴۰۳۱ مغل بیشتر زانکہ راند سپاہ — جہاں دید از گردشتہ سیاہ

۴۰۳۲ سپاہِ مغل گشتہ بد ہوشیار — شدہ ہر یکے پیل بر اسپے سوار

۴۰۳۳ در آنجا دو لشکر مقابل ستاد — ز ہر سوئے نام ور را دل فتاد

۴۰۳۴ مغل پیش ازاں دہشتے خوردہ بود — مقامے بہ یک قلبگہ کردہ بود

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۰۳۵ درانجائے ہر یک بہ پیچیدہ ماند — کس از لشکرِ خویش بیروں نہ راند
۴۰۳۶ بہ میداں نہ گشتہ کسے کینہ خواہ — ابا سرفرازانِ ہندی سپاہ
۴۰۳۷ وزیں سوئے افواجِ ہندوستاں — ہمہ ضبط کردہ رکاب و عناں
۴۰۳۸ رُخ آورد سوئے سوارِ مغل — ندیدہ گہے کارزارِ مغل
۴۰۳۹ دو لشکر تماشا کناں یکدگر — ہمہ بر بنا گوش بستہ سپر
۴۰۴۰ بہ حیرت کہ بازی گرِ روزگار — چہ لعبت ز پردہ کند آشکار
۴۰۴۱ دراں روز تا شب سرانِ سپاہ — نہ جنبید از جا دراں حربگاہ
۴۰۴۲ شتابی نکردند شیرانِ نر — کہ آگہ نبودند از ہمدگر
۴۰۴۳ نہ زاں پیشتر ہیچ ہندی سوار — شدہ با مغل واقفِ کارزار
۴۰۴۴ نہ ہیچ از مغل در نواحیِ ہند — ازاں پیش کردہ خصومت پسند
۴۰۴۵ ضرورت دو لشکر دراں جائے تنگ — بکردند در پیش دستی درنگ
۴۰۴۶ چو شب شد بروئے جہاں پردہ پوش — فرو شست از ہر دو جانب خروش
۴۰۴۷ یتاقی کمر بستہ در کارِ خویش — زیاں گیر از ہر دو سو رفتہ پیش
۴۰۴۸ ہمی گشت معتز نیزہ زناں — ہمی کرد ہشیار ہر پاسباں
۴۰۴۹ ہم آخر چو آں شب بآخر رسید — سپاہ کواکب ہزیمت گزید
۴۰۵۰ شہِ شرق بر خنگِ گردوں نشست — بخوں ریزِ سیارہ تیغے بدست
۴۰۵۱ خروشاں دو لشکر بپا خاستند — ز ہر سوئے صفہا بیاراستند
۴۰۵۲ کمر بستہ ہر یک بہ پیکار چست — ستادہ بر آئینِ روزِ نخست
۴۰۵۳ چو قلب و جناح و یسار و یمیں — دو سو شد مرتب دراں دشتِ کیں
۴۰۵۴ صفِ ہند را بیش صبرے نماند — بزد کوسے و سوئے بدخواہ راند
۴۰۵۵ تو گوئی بجنبید کوہے ز جائے — بکوہے دگر گشت حملہ گرائے
۴۰۵۶ نہ گہ بلکہ زد سیل دریائے خوں — نہنگاں بسے آمدہ زو بروں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۰۵۷ بدریاے دیگر شده هم نبرد　　بدان تا ز قعرش برآرند گرد
۴۰۵۸ غرض چون صفِ هند از هر طرف　　بزد بر سپاهِ مغل صف به صف
۴۰۵۹ بجنبید از جا سپاهِ مغل　　سپر بر بنا گوش بستند کل
۴۰۶۰ به پیچید هر یک دران قلبگاه　　چو حال این چنین دید هندی سپاه
۴۰۶۱ شنیدم ازانجا سبک باز گشت　　سوے بنگهِ خویش دمساز گشت
۴۰۶۲ دران روز هم جنگ قائم بماند　　کسے مرکسے را القوت نراند
۴۰۶۳ چو شب شد دو لشکر بر آئین دوش　　بگشتند ازان شور و غوغا خموش
۴۰۶۴ شنیدم چو پاسی ز شب برگذشت　　صفِ کافر آهسته در کوچ گشت
۴۰۶۵ چو شد روز افواجِ هندوستان　　تهی دید لشکرگهِ دشمنان
۴۰۶۶ یکے هفته کردند انجا مقام　　طلایه همی گشت هر صبح و شام
۴۰۶۷ چو تحقیق شد بر صف آراے هند　　که بگذشت کافر ز اقصاے هند
۴۰۶۸ بمعنی مغل را ز هندوستان　　برون کرده چون بوم از بوستان
۴۰۶۹ دگر روز ازانجا سوے تختگاه　　بصد خرمی راند یکسر سپاه
۴۰۷۰ چو در حضرتِ شاهِ خود سر نهاد　　شهش با تمامی سران جامه داد
۴۰۷۱ فراوان برو گفت شه آفرین　　چنین آید از خسروانِ گزین

عزیمت سلطانِ جلال الدین جانب مندور

۴۰۷۲ شنیدم چو شاهِ حلیم و کریم　　شد ایمن ز تشویشِ فوجِ غنیم
۴۰۷۳ یکے روز گفت از سرِ داوری　　که ارکانِ دولت بخوب اختری
۴۰۷۴ بلشکر اداے مواجب کنند　　سراپرده سوے مندور زنند
۴۰۷۵ بفرمانِ خسرو سران خاستند　　سپه را بزر دادن آراستند
۴۰۷۶ وزان پس سراپردهٔ شهریار　　بکردند بر پا برون حصار
۴۰۷۷ چو زد خیمه بیرون سراسر سپاه　　تبیره بر آمد ز درگاه شاه
۴۰۷۸ سپه راند داراے هندوستان　　همی رفت با کامهٔ دوستان

۴۰۷۹ چو اندر حصارِ مندو در رسید — بگردش یکے دائرہ بر کشید
۴۰۸۰ پس از چہار مہ فتح شد آں حصار — سپہ کرد غارت زرِ کامگار
۴۰۸۱ زن و بچہ ہا ہندواں شد اسیر — وزاں پس شہنشاہِ روشن ضمیر
۴۰۸۲ سپہ راند در جانبِ تخت گاہ — در آمد بشہر از پسِ چند ماہ

ذکر گشتہ شدن سیدی مولہ علیہ الرحمۃ والغفران

۴۰۸۳ شنیدم در آں وقت پیرے گزیں — در آں شہر بود ست خلوت نشیں
۴۰۸۴ شب و روز در کنج بودے مقیم — باوقات حالاتِ خود مستقیم
۴۰۸۵ دراں وقت آں مرد را خاص و عام — بخواندند سیدی مولہ بنام
۴۰۸۶ رسیدے اگر مفلسے بر درش — فگندے بداماں فراواں برش
۴۰۸۷ ہمیشہ زر افشاندی از گنجِ غیب — نکردے ازاں یک قراضہ بجیب
۴۰۸۸ ع۱۲۸ بدادے ہمہ زر برائے خدائے — یکے راز حق یافتے دہ جزائے
۴۰۸۹ شنیدم کہ چوں بذلش از حد گذشت — باقصائے ہند ایں خبر فاش گشت
۴۰۹۰ نگر قومے از خرقہ پوشانِ خام — کہ بودند از زمرۂ ناتمام
۴۰۹۱ چو دیدند گرمیِ بازارِ او — ببردہ حسد ہر یک از کارِ او
۴۰۹۲ یکے گفت کیں صاحبِ کیمیاست — دگر گفت چنیں زر براد از کجاست
۴۰۹۳ دگر گفت درویش مسخر شدہ است — ازاں خانماں آتش پر از زر شدہ است
۴۰۹۴ چو دیدند دستش تہی شد ز زر — سپارند آہی بنالش نگر
۴۰۹۵ بریں گونہ آں زمرۂ ناتمام — حسد بر دبر دے بہر صبح و شام
۴۰۹۶ چو دیدند آخر شہ از شہر رفت — بسوئے مندو در خرامید تفت
۴۰۹۷ شنیدم کہ در غیبتِ شہریار — بہ تہمت ہماں زمرۂ نابکار
۴۰۹۸ گرفتند آں مردِ درویش را — بردند در حضرتِ بادشا
۴۰۹۹ بگفتند کیں کیمیا دار مرد — نہانی گروہے حشم جمع کرد
۴۱۰۰ دہد زر شب و روز مر مرد ماں — بداں تا شود شاہِ ہندوستاں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۰۱ کشد چتر در غیبت شهریار / کند ناگهان خسروی آشکار
۴۱۰۲ چو خان ارکلک او که بد پور شاه / شنید این حکایت ز قوم تباه
۴۱۰۳ بفرمود در حال بندش کنند / چو صید زبون در کمندش کنند
۴۱۰۴ عوانان بدرویش بگماشتند / بزندان تنگاهش همی داشتند
۴۱۰۵ شنیدم ز سندو در آمد چو شاه / ببردند پیشش چو اهل گناه
۴۱۰۶ بگفتند بر شاه حالش تمام / چو شه گشت آگه از آن اتهام
۴۱۰۷ بگفتا گذارند درویش را / که بر وے بود این سخن ناروا
۴۱۰۸ همان ارکلک خان خود کامه کرد / شنیدم که در خون او سعی کرد
۴۱۰۹ کشانید آن مرد را بیگناه / گناهے قوی کرد بے اذن شاه
۴۱۱۰ براندند از تن او رود نیل / فگندندش آنگه ته پائی پیل
۴۱۱۱ فقیرے همه حال پامال گشت / به تهمت چنین خون ناحق گذشت
۴۱۱۲ هم آخر شنیدم پس از چند گاه / یکے سیل زد خون آن بیگناه
۴۱۱۳ وزان سیل طوفان خون شد عیاں / در و غرق شد ملک هندوستاں
۴۱۱۴ بلے شک نباشد که در هر زمیں / بناحق بریزند خونے چنیں
۴۱۱۵ درد قطره آبے نریزد هوا / نروید درو هیچ برگ گیا
۴۱۱۶ بیا تا چو مردان درین ره رویم / ز بیدادِ گیتی مبرا شویم
۴۱۱۷ دگر خود درین دهر تهمت گرا / بناحق بریزد کسے خون ما
۴۱۱۸ بفردا که در محکمه ره کنیم / ز دامانِ او دست کوته کنیم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۱۹ چہ امروز و فردا چہ دی دیریز نہ گردیم از ساغرِ شوق سیر
۴۱۲۰ ز امروز و فردا بداریم دست بگو ہم ہمچوں حریفان مست
۴۱۲۱ بیا ساقیا تا دمے باقی است بدہ تا ز بادہ نمے باقی است
۴۱۲۲ دریں بزمِ ما را چناں مست کن کہ شستہ شود داغہائے کہن

ذکر افتادن قحط در شہر دہلی و بلادِ او در عہد سلطان جلال الدین

۴۱۲۳ چنیں گفت دہقانِ ہندوستاں کہ گفتند مرغانِ ایں بوستاں
۴۱۲۴ بعہدِ جلالی چو از حد گذشت یکے قحطِ مہلک پدیدار گشت
۴۱۲۵ دگرگونہ پیرانِ ہندی نژاد بدینساں ازیں قصہ دادند یاد
۴۱۲۶ کہ تا گشت پیر مولہ ہلاک بہ بہتاں فشاندند خونش بخاک
۴۱۲۷ نیفتاد یک قطرہ آبے دو سال جہاں گشت عاجز ز تنگی حال
۴۱۲۸ E ۱۲۹ ہوا راہِ بے آبی از سر گرفت بخاک آتش از بادِ صرصر گرفت
۴۱۲۹ ز خشمِ خدا خنجرِ آفتاب برآورد دودی کرد عالم خراب
۴۱۳۰ بجائے گیا گر درست از زمیں بکشت آسماں جائے تخمِ آدمی
۴۱۳۱ جہاں گشت خورشید تاباں بروز کہ شد خشک ہر ہفت دریائے شور
۴۱۳۲ زمیں را ہوا شعلہ زد چناں کہ دودے رسانید بر آسماں
۴۱۳۳ ہم از سوختن تیرہ شد روزگار قضا آتشے زد بلبیل و نہار
۴۱۳۴ شدہ رسمِ روز آتش افروختن سیہ گشت روئے شب از سوختن

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۳۵ چو جرمِ بنی آدم از حد گذشت — بر ایشاں جہاں جملہ دوزخ بگشت
۴۱۳۶ بروئے زمیں دانہ نایاب شد — جہاں جملہ از فاقہ سیراب شد
۴۱۳۷ فراموش شد خلق را نقشِ نان — بکردند محو از جہاں نامِ خوان
۴۱۳۸ کہ از گریہ کردند طوفاں پدید — یکے قطرہ از آسماں کم چکید
۴۱۳۹ شنیدم کہ خلقے دراں خشک سال — چناں گشت عاجز ز تنگیٔ حال
۴۱۴۰ کہ بیچارگاں مردمِ معتبر — گرفتہ ہمہ دست مر یکدگر
۴۱۴۱ ہمی غرق گشتند در آبِ خوں — فسادے چنیں گشت پیدا اکنوں
۴۱۴۲ بماندہ دریں آرزو مردماں — کہ ابرے شود در ہوا ناگہاں
۴۱۴۳ بہ بینند از آں سایہ بر زمیں — بود قوتِ دلہائے صابر ہمیں
۴۱۴۴ بسے خلقِ مسکیں دراں روزگار — بمردند در کوچہا زار زار
۴۱۴۵ بسا سر کہ آں روز شد پائمال — قیامت ہمی کرد خشکیٔ سال
۴۱۴۶ شہنشہ بسے حیلہ و چارہ کرد — کہ فردا نماند ز حق روئے زرد
۴۱۴۷ تہی کرد ہر جا کہ انبار بود — بہ مقدورِ خود کوششے می نمود
۴۱۴۸ اگر شہ نکردے پدید نیساں کرم — نماندے از آدمی تخم ہم
۴۱۴۹ ہم آخر چو مقدورِ خسرو نماند — بانبارہا دانۂ جو نماند
۴۱۵۰ بصد عاجزی گفت زہرہ کرا — کہ وادار داز خلق قہرِ خدا
۴۱۵۱ کند گرچہ کوشش بہر جا کہ مرد — یکے مور را کم تواں صید کرد

برون آمدن علماء و فقراء دہلی از شہر باستسقاء در نمازگاہ دہلی بر آمدن

قاضی عالم دیوانہ بر سرِ منبر دعاء استسقاء خواندن و باریدن بارانِ رحمت و باز آمدن خلق سوئے خود در خانہا

۴۱۵۲ چو شد عاجز از فاقہ اصحابِ شہر — ز امساکِ باراں برفت آبِ شہر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۵۳ همه خلق را آمده جاں به لب | بمانده چکاں دیده ها روز و شب
۴۱۵۴ همه دست سوئے هوا داشته | نظر ها هماں سوئے بگماشته
۴۱۵۵ که باشد ز دریائے رحمت گہے | کند قطرهٔ سوئے دلی رہے
۴۱۵۶ شنیدم دو سالے نشد مستجاب | دعائے پریشانِ دلانِ خراب
۴۱۵۷ هم آخر یکے روز یکجا شدند | بصد خستگی سوئے صحرا شدند
۴۱۵۸ بجائے که هر عید بودے نماز | شده در صیام ضروری نماز
۴۱۵۹ برآمد ز هر جانبے ہوئے وہائے | شده هر کس از گریه طوفاں گرائے
۴۱۶۰ گروہے فقیہانِ احکامِ دیں | گروہے فقیرانِ گوشه نشیں
۴۱۶۱ برآورده دستے به سوئے ہوا | بزاری ہمی کرد ہر یک دعا
۴۱۶۲ هماں عالمِ مست لیل و نهار | که بوداست قاضیِ آں روزگار
۴۱۶۳ ۱۳۰ بدیوانگی کرده خود را سمر | به ہشیاری از ہر دو کونش خبر
۴۱۶۴ برآمد به منبر خروشش افگناں | ز ہر دیده از گریه طوفاں کناں
۴۱۶۵ پس از حمد و نعتِ رسولِ امیں | سلامے بگفتا یسار و یمیں
۴۱۶۶ وزاں پس نصیحت گری ساز کرد | ز ہر گوشهٔ گوشها باز کرد
۴۱۶۷ بگفتا که اے خاکیانِ خراب | شب و روز گریه کناں بهر آب
۴۱۶۸ بدانید کیں فتنه از جرمِ ماست | گمانِ غلط بر درِ حق خطاست
۴۱۶۹ گر از ما نگردد گنه آشکار | نیاید عتاب از درِ کردگار
۴۱۷۰ چو ما را ہم از ما خطر می رسد | شکایت بدامانِ تر می رسد
۴۱۷۱ هماں به که توبه کنیم از گناه | بنالیم بر آستانِ اله
۴۱۷۲ چو گردیم از توبهٔ صدق پاک | نهیم از سرِ عجز سرها بخاک
۴۱۷۳ مگر از ہزاراں درونِ خراب | بگردد دعائے یکے مستجاب

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۷۴ چو قاضی ز دل ایں حکایت بگفت — دلِ ہر یک از صدق معنی شگفت
۴۱۷۵ گناہانِ خود ہر یکے کرد یاد — سیکے ہائے ہائے در ایشاں فتاد
۴۱۷۶ دمے از سرِ حال بگریستند — ز زشتیِ اعمال بگریستند
۴۱۷۷ وزاں پس ہمہ در نیاز آمدند — ز جرمے کہ کردند باز آمدند
۴۱۷۸ بپاکی نہادند سر بر زمیں — بسودند بر خاک ہر سُو جبیں
۴۱۷۹ شنیدم ہماں لحظہ ابرے رواں — کہ شد تازہ از سر بساطِ جہاں
۴۱۸۰ چو مطلوبِ خود طالباں یافتند — سوئے شہر برگشتہ بشتافتند
۴۱۸۱ بحیلہ رسیدند در خانہا — بر آمودہ دامن بدر دانہا
۴۱۸۲ بکن توبہ صدق اے گنہ گار مرد — در کوئے نومید ازاں در مگرد
۴۱۸۳ تو کے آمدی اندریں بارگاہ — کہ بارت ندادند بیگاہ و گاہ
۴۱۸۴ بہ صدقِ دروں توبہ کن ہر گہے — بکن بعبستم گر نیابی رہے
۴۱۸۵ بیا ساقیا بادۂ دہ مرا — کہ توبہ دہد از دگر بادہا
۴۱۸۶ بہر بار جرعہ بریزم بسے — کہ چوں تر بگردم شوم مست تر

شکار رفتنِ سلطان جلال الدین جانب بلکتارہ

۴۱۸۷ چو بارانِ رحمت دراں روزگار — ببارید شد تازہ شہر و دیار
۴۱۸۸ بر آورد از خاک سرسبزہا — جہاں گشت سرسبز و خرم بہا
۴۱۸۹ ریاحیں سر از خاک موزاں کشید — ز نارِ براہیم گلہا دمید
۴۱۹۰ ز عیشِ ہوا جملہ گلہا شگفت — کشیدند خلقے محبوب نہفت
۴۱۹۱ در ایام شد خورّمی مستمر — ہمہ خلق خوش گشت جز محتکر
۴۱۹۲ بارزانی آمد ہمہ نرخہا — گرانی گذشت از فروغ ہوا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۱۹۳ بہر روز آفاق را عید گشت که ماہِ صیام ضروری گذشت
۴۱۹۴ ز آواز مرغانِ جولانِ باد جہاں از مے ورود آورد یاد
۴۱۹۵ رسیدش ز ہر سو جنوب قماش فراخی درآورد اندر معاش
۴۱۹۶ زمیں ہر قدم فرشِ دیبا فگند خرد کشِ گل آمد بروں از بند
۴۱۹۷ ز رونق ارم گشته گلزارہا گل افشاں شده شاخِ گل بارہا
۴۱۹۸ گریبانِ صحرا و بارانِ کوه گرفته ریاحیں گرد ہا گرده
۴۱۹۹ چو شاخِ سترون شده بار و بر بہر صبح در سجده بنہاد سر
۴۲۰۰ بہ شکر آمده سوسن از ہر زباں ز ہر سو شده مرغ تسبیح خواں F.131
۴۲۰۱ جلال الدیں آں شاہِ روئے زمیں شنیدم که اندر ہوائے چنیں
۴۲۰۲ بہ گلگشتِ صحرا بروں آمده برسمِ تماشا بروں آمده
۴۲۰۳ ہمی راند اسپے بہ ہر مرغزار ہمی کرد ہر صیدگاہے شکار
۴۲۰۴ شکار افگناں از حوالی گذشت سوئے بلکتاره عناں پیچ گشت
۴۲۰۵ یکے جنگلے انبوه آنجا بدید که بس مفسد اندر پناہش خزید
۴۲۰۶ درختاں رسانیده بر چرخ سر ہمه شاخ پیچیده با یکدگر
۴۲۰۷ یکے جنگلے گشن پر اہلِ کیں درو گم شده چند فرسخ زمیں
۴۲۰۸ درختانِ او سربسر خاردار ہمه موحش اندر خزاں و بہار
۴۲۰۹ ز تاریکی آں دشت ظلمات گشت که حیواں درو گم تواند گذشت
۴۲۱۰ بتاریکی یکساں درو روز و شب بہر سویش آہرمناں در شغب
۴۲۱۱ چو آں جنگلِ گشن را دید شاه بفرمود تا جمله اہلِ سپاه
۴۲۱۲ شب و روز در قلعِ جنگل شدند بر احکامِ مضمونِ فرماں زدند
۴۲۱۳ تبرہائے پولاد سوسن کنند ہمه جنگل از بیخ و بن برکنند
۴۲۱۴ که تا ہندواں را نماند پناه بتازد دراں دشت یکسر سپاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۱۵ شنیدم که لشکر پس از چند روز | بفرمانِ آں شاهِ گیتی فروز
۴۲۱۶ بُریده بهر جا درختے کهن | برانداختند هر خار بن راز بن
۴۲۱۷ همه دشت را چوں کفِ دست کرد | ز اوطانِ هندو بر آورد گرد
۴۲۱۸ چناں جنگلے چوں بمالید شاه | بصد خورّمی راند در تخت گاه
۴۲۱۹ چو در شهر خود آمد آں شهریار | به گلشن گذر کرد گوئی بهار
۴۲۲۰ همه شهر بشگفت از خورّمی | به هر خانه شد سوری از بے غمی

عزیمت کردن سلطان جلال الدین جانب جهاین
و آوردن بتاں و فرو بردن در دروازهٔ بداؤں

۴۲۲۱ چو بگذشت ازیں ماجرا شش مهے | دگر بارهٔ شه زد بروں خرگهے
۴۲۲۲ سوئے جهاین آں شاهِ والا تبار | ز دهلی رواں شد برسمِ شکار
۴۲۲۳ همی رفت اطراف تا ده کروه | تهی میشد از صید صحرا و کوه
۴۲۲۴ شکار افگناں سر به جهاین کشید | ز هر جانبے خدمتی می رسید
۴۲۲۵ شنیدم چو در جهاین آمد سپاه | سرانِ سپه را به فرمود شاه
۴۲۲۶ که دل بر خرابی جهاین نهند | به هندو دمے فرصتے کم دهند
۴۲۲۷ چناں چیره بد لشکر آں روزگار | که بگرفت بر پشت اسپ آں حصار
۴۲۲۸ بکردند آں حصن را خشت خشت | گرفتند آں مرز را کشت کشت
۴۲۲۹ شکستند هر جا که بت خانه بود | شده بے سپر خان و ماں هنود
۴۲۳۰ بهر جا که هندو تکلف کرده شد | زن و بچهٔ شاں همه برده شد

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو -

۴۲۳۱	بتے چند بود اندراں بوم و بر	بادیان نامعتبر معتبر
۴۲۳۲	گرفتند ترکاں دراں ترکتاز	شهنشه چو زاں تاختن گشت باز
۴۲۳۳	شنیدم بفرمود تا زاں بتاں	که بد معبد اهل هندوستاں
۴۲۳۴	فرو بردن چند لات هنود	به پیش در مسجد جمعه زدود
۴۲۳۵	دگر جمله فرمود فرماں روا	که خدام آں شاه کشورکشا
۴۲۳۶ F.۱۲۲	بدروازه کش همه خاص و عام	به شهر بداؤں بخوانند نام
۴۲۳۷	فرو جمله اصنام هندو برند	بداں تا بر ایشاں همه بگذرند
۴۲۳۸	دراں راه اصنام هندو مدام	بود پایمال همه خاص و عام
۴۲۳۹	هم آخر برآیند دراں رهگذر	شدند آں بتاں آنچناں بے سپر
۴۲۴۰	که مطموس گشتند از پایمال	شده گرد هر یک پس از چند سال
۴۲۴۱	ثوابش ولے هست باقی هنوز	بنام هماں خسرو دین فروز
۴۲۴۲	که بشکست بتخانهاے کهن	برانداخت بنیاد کافر ز بن
۴۲۴۳	تو نیز اے خردمند فرزانه هوش	گر امروز مقدور داری بکوش
۴۲۴۴	که امروز کارے کنی در جهاں	که فردا شود دستگیرت هماں
۴۲۴۵	دریں مزرعه تخم نیکی که کاشت	که وقت درو حاصلش برنداشت
۴۲۴۶	مزارع که خون جگر می خورد	هم آخر ازاں کار بر می خورد
۴۲۴۷	بیا ساقیا باده ده مرا	که بے هوش دارد دریں ده مرا
۴۲۴۸	بداں تا دریں خرمن آتش زنم	چو دو گندمش را در آب افگنم

شکار رفتن سلطان جلال الدین جانب برهی و کیتهون و نقش دادن قاضی عالم مر گرشتاسپ ملک، برادرزاده و داماد سلطان را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۴۹ شنیدم کہ سالے بہ رسمِ شکار | بابری و کیہوں شدہ شہریار

۴۲۵۰ ہمی گرد آں بوم و بر را ز صید | در آورد بس سرکشاں را بہ قید

۴۲۵۱ مہے یک دو سہ کرد آنجا مقام | ہمی کرد عیشے بہ ہر صبح و شام

۴۲۵۲ بہر سو ہمی راند فوجے گراں | بہ دنبالِ او جملہ سر لشکراں

۴۲۵۳ ہمی بستند از اہلِ اصلاح مال | ہمی داد مر مفسداں گوشمال

۴۲۵۴ بسے جنگل و قلعہ را قلع کرد | بسے مال ازاں تاختن جمع کرد

۴۲۵۵ وزاں پس یکے روز بعد از دو ماہ | بنزد کوسے در اند در تختگاہ

۴۲۵۶ چو در تختگہ با سعادت رسید | تو گوئی صبا در رباطے کشید

۴۲۵۷ ہماں عالمِ مست صہبائے عشق | کہ بد گوہر او ز سنگِ دمشق

۴۲۵۸ شنیدم عجب مردِ دیوانہ بود | کہ با زمرۂ نیک ہم خانہ بود

۴۲۵۹ یکے خانہ بر روئے بازار داشت | در و غرفہ جست ہموار داشت

۴۲۶۰ کسے کو گذشتے بہ پیشِ درش | کلوخے ز غرفہ زدے بر سرش

۴۲۶۱ شنیدم غلامے بہ پیشش مدام | ز اہلِ حبش بود یاقوت نام

۴۲۶۲ بدے چند چابک بہر دوشِ او | فرو ہشتہ ہر یک بہر گوشِ او

۴۲۶۳ بدستش یکے رشتۂ تازنیں | کشیدہ در و چند انگشتریں

۴۲۶۴ بوقتے کہ گشتی ز خانہ سوار | زدے دہ مشتش در صغار و کبار

۴۲۶۵ بہر جانبے کو شدے در خرام | زدے ہر قوا پیشِ او آں غلام

۴۲۶۶ بہ بازارہا می گذشتی شتاب | بر آئینِ شاہانِ مالک رقاب

۴۲۶۷ بدستے کہ می دیدی انگشتریں | زدے بانگ بر وی بگرئی کیں

۴۲۶۸ تہی کردے از خاتمِ انگشتِ او | زدے چابک چند بر پشتِ او

۴۲۶۹ کشیدے دراں رشتۂ انگشتریں | کہ بودے بدستا غلامے گزیں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۷۰ شدے تند دررہ اگر بر کسے | بہ پشمش زدے تازیانہ بسے
۴۲۷۱ کسے را دراں عہد قدرت نبود | کہ بادے در آید بگفت و شنود
۴۲۷۲ F.۱۳۳ بکردے ہر آنچش بدل می گذشت | ازیں قاعدہ ہیچ وقتے نہ گشت
۴۲۷۳ مناقب بسے دارد آں مردِ راد | تمامش تواں کرد عمرے دراز
۴۲۷۴ یکے زاں رسانم بکار آگہاں | کہ شد در خور نامہائے شہاں
۴۲۷۵ دراں غرفہ روزے مگر نشستہ بود | کہ مالوفش آں غرفہ پیوستہ بود
۴۲۷۶ کسے کو بہ پیشِ درش می گذست | تن او بہ سنگے ہمی خستہ گشت
۴۲۷۷ دراں حال گرشاسب کشور کشا | کہ پورِ برادر بدے شاہ را
۴۲۷۸ سوارا بر ایوانِ او می گذشت | سوئے غرفہ چوں دید طیرہ بگشت
۴۲۷۹ بہ ترسید کاں مرد مجنوں نشاں | زند سنگ بر تارکش ناگہاں
۴۲۸۰ ہمی خواست تا باز گردد ز در | گزیند ازاں سنگ بازی حذر
۴۲۸۱ دراں حال قاضی مرا او را بدید | فرود آمد از غرفہ و در دوید
۴۲۸۲ بتعظیم گفتش کہ اے مرزباں | مکن عطف از ملکِ ہندوستاں
۴۲۸۳ بگفت ایں و پیشش چو اصحاب بار | بر آورد بانگے بصد گیرودار
۴۲۸۴ پس از رشتہ یک خانۂ بر کشید | بانگشتِ او دستِ خود در کشید
۴۲۸۵ پس آں قاضیِ مست بر غرفہ رفت | علی شاہ ازاں جا فرس را بہ تفت
۴۲۸۶ ہماں فال را بست در جاں گرہ | کزاں فال شد بر جہانے فرہ

در مناقب سلطان جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ
و رواں کردن علی گرشاسپ را در کڑہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۸۷	جلال الدین آن خسرو دین پناه	که نامش بخوانند فیروز شاه
۴۲۸۸	شهی بود بالحق حلیم و کریم	مزاجش بداد و دهش مستقیم
۴۲۸۹	دران هفت سالی که او ملک راند	یکی خاطر آزرده از وی نماند
۴۲۹۰	سه پور گزیده بد آن شاه را	شده هر یکی خانِ کشور گشا
۴۲۹۱	یکی خانِ خانان سرافراز راد	که آغاز ملکِ پدر سر نهاد
۴۲۹۲	دوم ارکلی خان کشور گشا	که در مولتان بود فرمان روا
۴۲۹۳	سیوم رکن الدین آن قدرخان نیو	که دایم بدی پیش گیهان خدیو
۴۲۹۴	برادر دو بودست مر آن شهریار	به لشکر کشی هر یکی نامدار
۴۲۹۵	یکی خامش د دومی آن شهاب	که از صلب پاکش چکید آفتاب
۴۲۹۶	شنیدم پسر بود او را چهار	که بد هر یکی مرد کین روزگار
۴۲۹۷	چو آن شیرِ صفدر علی گرزمین	چو الماس بیگ و چو قتلغ تگین
۴۲۹۸	چهارم محمد شه آن مرد راد	که از وی سلیمان شه چیره زاد
۴۲۹۹	دگر سرفرازان دران روزگار	فزون بوده انداز قیاس و شمار
۴۳۰۰	چو احمد چپ آن حاجب خاص شاه	که دایم بدی شاه را نیک خواه
۴۳۰۱	ملک فخر دین کوچی آن شه سوار	که در دشت کین بود شرزه شکار
۴۳۰۲	نصیر الدین آن سرکش پاکباز	که بودی برادر بران سرفراز
۴۳۰۳	دگر نصرت آن پورِ صباح گرد	کزین کاروان نام نیکو ببرد
۴۳۰۴	کمال الدین آن مردِ فرخنده رای	بتدبیر همواره کشور گشای

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۰۵ که او را ز آن نوشتن نسبت کنند | بمردی مثل هم بنامش زنند

عزیمت گرشاسپ ملک در اقطاع کڑہ

۴۳۰۶ یکے روز آں خسرو کامیاب | که بوداست فلک قدر و کیواں جناب

۴۳۰۷ F.124 فرستاد گرشاسپ را در کڑہ | که دیدش بهر کار و بارے سرہ

۴۳۰۸ بدو دختِ خود داد و فرماں روا | که پورِ برادر بدے شاه را

۴۳۰۹ چو گرشاسپ شیر افگن و دیوگیر | باقطاعِ خود شد سکونت پذیر

۴۳۱۰ همی راند کارے چو مردانِ کار | بره هر زماں می شد افزوں سوار

۴۳۱۱ به پیشش دو سه با خرد پیشوا | بفرمانِ او گشته فرماں روا

۴۳۱۲ اگر هندوے اندراں بوم و بر | بفرمانِ او در نیاورد سر

۴۳۱۳ سراسر شدے بے سر کشورش | گرفتے بکنگر قرارے سرش

۴۳۱۴ چو بگذشت ازیں قصه سالے سه چار | ورق گشت از دفترِ روزگار

۴۳۱۵ شنیدم هماں دختِ شاهِ جهاں | که بوداست در حکمِ آں پهلواں

۴۳۱۶ براندے بر آں فخرِ آزادگاں | جفائے بر آئینِ شهزادگاں

۴۳۱۷ باندرزِ خوش گفت آں مردِ راه | که پورِ گدا به نه دامادِ شاه

۴۳۱۸ غرض چوں جفایش ز حد بر گذشت | علی در پئے چارهٔ کار گشت

۴۳۱۹ نهانی بگفت آں خداوندِ زور | که شد از زنِ بد مرا خانه گور

۴۳۲۰ گرایدونکه خونش بریزم بخاک | بخشم بد افتم بعینِ هلاک

۴۳۲۱ وگر خود سپاهے به دهلی برم | کجا مال کو پیل و کو لشکرم

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۲۲	ور آید یکایک بر آرم شغب	بخامی دهد خار نخل رطب
۴۳۲۳	یکے حیله می باید انگیختن	بصد بار می بایدش بیختن
۴۳۲۴	مگر خیزد از باغ دل خار خار	هوائے طرب را نماند غبار

عزیمت کردن گرشاسپ از گڑھ در دیو گیر

۴۳۲۵	پس از فکر بسیار و خوض فزوں	یکے رائے خوش زد بخاطر دروں
۴۳۲۶	گر آید بر آنم یکایک سپاه	کنم رنج همراه خود یک دو ماه
۴۳۲۷	کشم ناگهاں سر سوئے دیو گیر	کنم رائے آں بوم و بر را اسیر
۴۳۲۸	به ویرانه هر روز منزل کنم	دگر پیشم آید کسے می زنم
۴۳۲۹	ازاں ملک گیرم بسے گنجها	که شد گنجها کیفر رنجها
۴۳۳۰	وزاں پس اگر قصد دهلی کنم	به خامی نه گیرد خرد دامنم
۴۳۳۱	چو بر دستم افتد زر کارگار	ز تیغم فتد لرزه در هر دیار
۴۳۳۲	چو با خود نهانی زدیں رائے نغز	دگر روز آں مرد بیدار مغز
۴۳۳۳	بفرمود تا خیمه بیروں زنند	سپه را در آں خیمه عرضے کنند
۴۳۳۴	شنیدم ازاں عرض جنگی سوار	هزارے سه چار آمد اندر شمار
۴۳۳۵	پس از عرض مردان ناورد را	همی داد معهود هر مرد را
۴۳۳۶	طلب کرد پس هر یکے را نواخت	بقدر هنر برگ هر یک بساخت
۴۳۳۷	چو روزی خوراں روزئے یافتند	پئے ساز پیکار بشتافتند
۴۳۳۸	خریدند اسباب لشکر تمام	شد از نعل تا ترک یکسر تمام
۴۳۳۹	دگر روز از خیمهٔ نیلگوں	بر آورد شاه فلک سر بروں
۴۳۴۰	بگفتا که طبل عزیمت زنند	سپه حمله زیں بر هیوں افگنند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۴۱	بوقتِ سحرگہ چو آں شیر مرد	نشستہ بیک رخشِ گیتی نورد
۴۳۴۲	ببازار جاسش کناں میگذشت	یکے مرد آنجا نمودار گشت
F.125 ۴۳۴۳	ہماں بندۂ خاصِ پروردگار	کہ گرگِ دگر خواندش روزگار
۴۳۴۴	بہ پیشش دو کانیش بنشستہ دید[1]	عنانِ تگاور بسویش کشید
۴۳۴۵	چو آمد بہ نزدیک آں خوش نفس	ہمی خواست کاید فرود[2] از فرس
۴۳۴۶	برآورد فریادِ گرگِ گرہ	بگفتا کہ اے شہ سوارِ سرہ
۴۳۴۷	پیادہ مشو کت خداوندگار	بگرداست بر اسپِ دولت سوار
۴۳۴۸	چو از گرگ گرشاسپ ایں مژدہ یافت	بلشکرگہِ خویش خنداں شتافت
۴۳۴۹	بخاطر گرہ بست ایں فال را	مگر خواند او تاد ابدال را
۴۳۵۰	سپہ راند در جانبِ دیوگیر	ہمی راند ہر روز با دار و گیر
۴۳۵۱	چپ و راست ہر ناحیہ می گذشت	ہمی کرد منزل بہ ہامون و دشت

مصاف کردنِ گرشاسپ با ملکِ کانہال مقطعِ لاجورہ و فیروزی یافتن

۴۳۵۲	بکمہتی لاجورہ چوں در رسید	خبر شد بہ کانہا کہ لشکر رسید
۴۳۵۳	ہماں ہندوئے چیرہ کانہا بنام	کہ بوداست بلاجورہ مقطع مدام
۴۳۵۴	درآمد چو لشکر باقطاعِ او	غنیمت ہمی کرد بے گفت و گو
۴۳۵۵	بگر تر کے از فوجِ آیندگاں	بگردوں یکے کدنہ[3] زد ناگہاں
۴۳۵۶	چو آں گوہر از چرخِ گردوں گذشت	ز پیکان و بر تا زمیں دوز گشت
۴۳۵۷	ازاں پس یکے ہند آنجا رسید	ہماں تیر واں چرخِ گردوں بدید
۴۳۵۸	بکند و برآورد کدنہ ز خاک	عجب کرد زاں پیک ملک ہلاک
۴۳۵۹	بدستے دو سہ بود پیکانِ او	بدیدش دو سہ بار بالا فرو

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۶۰	بگفتا زہے شست و پیکان و تیر	که خفتاں به پیشش بود چوں حریر
۴۳۶۱	پس آنگاه آں ہندوی سالخورد	بکانہا ہماں کدنه را تحفه برد
۴۳۶۲	چو کانہا چناں تحفه تیرے بدید	که گوشش چناں تحفه کمتر شنید
۴۳۶۳	ہماں کدنه را برد بر رام دیو	که بوداست در ملک فرہتہ خدیو
۴۳۶۴	بگفتا که اے رائے فرخنده رائے	ضمیرت بہر باب مشکل کشائے
۴۳۶۵	یکے فوج ترکاں پدیدار گشت	ز کہتی لاجوره یکسر گذشت
۴۳۶۶	پس آں کدنه افگند در پیش رائے	نمودش دو سه بار سرتا بپائے
۴۳۶۷	بگفتا که ترکے با قطاع من	بگردوں زد ایں تیر گردوں شکن[1]
۴۳۶۸	چناں زد که از چرخ گردوں گذشت	ز پیکان تا بر زمیں دوز گشت
۴۳۶۹	چو بشنید ایں قصه شاه ہنود	زکانہا سراسر محاکش نمود
۴۳۷۰	بگفتا مگر گشت عقلت ہبا	کز ینہا بگوئی به درگاه ما
۴۳۷۱	چو کانہا ازاں رائے مغرور را	شنید اندراں گفت گو ناسزا
۴۳۷۲	بگفتا ہبا باد عقلم اگر	بریں کستاں زنده آیم دگر
۴۳۷۳	بگفت ایں و در سمت لاجوره راند	حریفان ہمدست خود را بخواند
۴۳۷۴	شنیدم دو عورت دراں روزگار	قوی جست بودند در کارزار
۴۳۷۵	شنیدند چوں ترک بگذشت حد[2]	به کانہا رسیدند ہر دو مدد
۴۳۷۶	بدنبال ہر یک فراواں سپاه	به روز وغا ہر یکے کینه خواه
۴۳۷۷	سبلے گر بسے شیر باشد دلیر	بود سخت تر کینهٔ ماده شیر
۴۳۷۸	چو نزدیک لاجوره لشکر کشید	ز لاجوره کانہا سپاہے کشید
۴۳۷۹ F.۱۳۶	مقابل به پیکار ترکاں ستاد	یکے جنگ بر روئے صحرا بداد
۴۳۸۰	چو از کوس ترکاں برآمد خروش	در آمد بسر مغز کانہا به جوش

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۳۸۱ ہماں ہر دو ہندو زنانِ دلیر — کہ بودند در کینہ چوں مادہ شیر
۴۳۸۲ یکایک بر افواجِ ترکاں زدند — بسے دنبل و بوق پیکاں زدند
۴۳۸۳ F.۱۳۶ عجب کرد لشکر ازیں چیرگی — کہ ناید ز ہندو چنیں چیرگی
۴۳۸۴ دو سہ گام ازاں حملہ پستر شدند — ہماں ہندواں چیرہ دل تر شدند
۴۳۸۵ ہماں لحظہ ترکانِ گردن فراز — بر آہنگ آں قوم گشتند باز
۴۳۸۶ دلیہاے جنگی زہر سو زدند — بر افواجِ ہندو یکے ہو زدند
۴۳۸۷ بیک حملہ ترکان ہاموں خرام — شکستند افواجِ ہندو تمام
۴۳۸۸ سر رایتِ ہندواں شد نگوں — مر ایشاں گرفتند ترکاں زبوں
۴۳۸۹ بر آوردہ خنجر بہ خونریز شاں — گرفتند دنبالِ شاں سرکشاں
۴۳۹۰ بہر جا کہ نایک سپر می فگند — مر او را یکے ترک سر می فگند
۴۳۹۱ بسے ہندواں روز شد بے سپر — زمیں پر شد از دست و بازو و سر
۴۳۹۲ شنیدم کہ کانہا دراں کارزار — مگر بود دو ہندو زنِ نامدار
۴۳۹۳ ستادند بر ترک آویختند — بسے خوں دراں حربگہ ریختند
۴۳۹۴ ہم آخر شدند از پس دار و گیر — دراں دشت بر دستِ ترکاں اسیر
۴۳۹۵ چو بر دستِ ترکاں فتاد آں دو زن — کہ بودند چالاک و شمشیر زن
۴۳۹۶ ببردند نزدیکِ گرشاسپ نیو — عجب کرد ازاں حال کشور خدیو
۴۳۹۷ بگفتا سبکلے کہ ہندو زناں — نتابند از پیشِ شیر افگناں
۴۳۹۸ ندانم کہ مردانِ ایں خوش دیار — چہ بازند بر ما گہِ کارزار
۴۳۹۹ پس آنگہ سرانِ سپہ را بخواند — ہمیں قصہ در پیشِ شاں باز راند
۴۴۰۰ بگفتا کہ اے سرکشانِ سپاہ — رسیدیم در کشورِ کینہ خواہ
۴۴۰۱ بسے راہ بردیم و دیدیم رنج — بامیدِ ملک و تمناے گنج

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۰۲ چو عورات ایں ملک مرد افگنند — ندانم کہ مرداں چہ آہن منند
۴۴۰۳ بباید تجدید بیعت کنیم — کہ چوں تیغ بر روئے دشمن زنیم
۴۴۰۴ اگر جاں بر آید نتابیم سر — کشیم اندراں حال بر رو سپر
۴۴۰۵ بر آریم پوست از سر ہندواں — بتازیم اقلیم مرہٹہ رواں
۴۴۰۶ چو افواجِ ہندو شکست آوریم — ہمہ ملک مرہٹہ بدست آوریم
۴۴۰۷ بگیریم اموال و املاکِ شاں — زنیم از سرِ کینہ در خاکشاں
۴۴۰۸ دراں تاختن ہر چہ گیرد کسے — ہمو را بود ہر چہ گیرد کسے
۴۴۰۹ چو دل داد شاں مرد فرخندہ رائے — بگفتش رضا داد ہر کدخدائے
۴۴۱۰ بریں شرط بستند عہدی سراں — بخوردند سوگندہائے گراں
۴۴۱۱ وزاں پس چو ترکاں دراں حربگاہ — شکستند یکسر صفِ کینہ خواہ
۴۴۱۲ بسے ہندواں را دراں دار و گیر — بکشتند و خستند کردند اسیر
۴۴۱۳ گرفتند اسپانِ تازی نژاد — بہنگام جالشش ہمہ ہمچو باد

ذکر فتح کہتنکہ و محصر شدن رام دیو و فرود آمدن او با مال از دیوگیر

۴۴۱۴ بیاپے بدنبالِ اہلِ فرار — ہماں روز ترکانِ ہندو شکار
۴۴۱۵ بہ کہتنکہ رسیدند با کرّ و فر — ہمہ شہر کردند زیر و زبر
۴۴۱۶F.137 شنیدم دراں وقت افواجِ رائے — بفرمانِ آں رائے کشور کشائے
۴۴۱۷ بدنبالۂ بہیلم نامور — کہ مر رائے را بود آں یک پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۴۱۸ چرا خور همی کرد گرد دیار ‌ ‌ ابا اشتر و پیل و اسپ و سوار

۴۴۱۹ چو بشنید این قصّه بارام دیو ‌ ‌ که در شهر ہر سو بر آمد غریو

۴۴۲۰ بہ نزدیک خود لشکرِ خود ندید ‌ ‌ ضرورت بعد حیله در دز خزید

۴۴۲۱ سپه بر پیش رفت در دیو گیر ‌ ‌ یکے ہفته بدر لائے در دز اسیر

۴۴۲۲ چو در دز نبود دست یکجو علف ‌ ‌ شد آں رلائے تیر خطر را ہدف

۴۴۲۳ ضرورت اماں خواست رائے گزیں ‌ ‌ بداد دش اماں سرور پاک دیں

۴۴۲۴ فرود آمد از عاجزی رام دیو ‌ ‌ زہے بخت بیدار گر شاسپ نیو

۴۴۲۵ چو شد فتح ہم کھتنگه ہم دیو گیر ‌ ‌ دو شہر آمد از دست ترکاں اسیر

۴۴۲۶ بسے نازکانِ ملائک فریب ‌ ‌ ہمه انس گیرنده و خوش زیب

۴۴۲۷ نموده بیک چشمه ہر نازنیں ‌ ‌ وجود و عدم از میاں و سریں

۴۴۲۸ بسے سیم ساقان تعظیم دوست ‌ ‌ شده مردم از ساقِ شاں سیم دوست

۴۴۲۹ ہمه غرقِ زیور ز سر تا بپا ‌ ‌ نهفته بهر چشم مردم ربا

۴۴۳۰ بران آہواں گشته شیراں اسیر ‌ ‌ ندیدم گہے آہوئے شیر گیر

۴۴۳۱ چو پوشید پیرایه ہر نازنیں ‌ ‌ سراسر مرصّع ز در ثمیں

۴۴۳۲ بهر خانه تودہائے گهر ‌ ‌ بر آورده ہر خانه از سیم و زر

۴۴۳۳ بهر سوز ترمینه خروارہا ‌ ‌ بهر جانب از عطر انبارہا

۴۴۳۴ بهر کوچهائش زر بے شمار ‌ ‌ بسے گنج فارغ ز تشویشِ مار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۴۳۵ بسے جامہائے طبیعت پذیر — چہ کم آید آں جامہ در دیوگیر
۴۴۳۶ نہ چنداں گرفتند مردانِ کار — کہ آید ہمہ عمر اندر شمار
۴۴۳۷ بیا سود ترک از جہاں تاختن — تو گوئی کہ شد در جہاں باختن
۴۴۳۸ مکلّل یکے چتر گوہر نگار — مرصّع ہمہ از دُرِ شاہوار
۴۴۳۹ جواہر نہ چنداں کہ اہلِ قلم — بصد سال کردن تو اند رقم
۴۴۴۰ بسے پیل و بس اشتر راہوار — ازیں ہشت زنجیر زاں صد قطار
۴۴۴۱ بیاورد در پیش گرشاسپ نیو — ابا دختر جاں فزا رام دیو
۴۴۴۲ سپہ کرد غارت دو شہر تمام — غنی گشت ازاں تاختن خاص و عام

شنیدن بہیلم پسر را آمدن و اسیر شدن پدر و لشکر کشیدن او با ترکاں

۴۴۴۳ چو بہیلم شنید ایں حکایت کہ رفت — ابا لشکرِ خود خرامید تفت
۴۴۴۴ بیکے فوجِ ہندو بداں پور رائے — ہمہ تیغ زن بود نیزہ گرائے
۴۴۴۵ گروہے پیادہ گروہے سوار — ازیں پنج لک بود واں دہ ہزار
۴۴۴۶ ز پیلِ دماں ہشت زنجیر بود — کہ ہر یک بہ خشم اژدہا گیر بود
۴۴۴۷ دوم روز آں کز حصار بلند — فرود آمد آں رائے زبیم گزند
۴۴۴۸ ہماں بہیلم اندر حوالی رسید — چو گرشاسپ ایں حکایت شنید
۴۴۴۹ طلب کرد در خلوتے رائے را — نہاں گفت آں کشور آرائے را
۴۴۵۰ کہ اے فخرِ شاہانِ ہندوستاں — ز نامِ تو رونق دریں بوستاں
۴۴۵۱ چو با ما بہ اخلاص پیش آمدی — ابا جملہ اتباع و خویش آمدی

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۵۲ کنوں نبود از روئے جنت روا | کہ پورت کند قصد پیکار ما
۴۴۵۳ F ۱۳۸ گرت ہست باما سرِ راستی | بکن یاد ر دزے کاماں خواستی
۴۴۵۴ بایدر بخواں پورِ خود در زماں | کہ دادیم پورِ ترا ہم اماں
۴۴۵۵ وگر خود ازیں گفتہا بگذری | زند پورِ تو لافِ سرِ لشکری
۴۴۵۶ نخستیں ببرّم سرت بے دریغ | وزاں پس کنم عزم پیکارِ تیغ
۴۴۵۷ سرِ بھیلت را بخاک افگنم | ہمہ کشورت را چو شہرت کنم
۴۴۵۸ نہ بھیلم گذارم نہ افواجِ او | مرا ہست بازیچہ تا راجِ او

پوزش انگیختن رآمدیو پیش گرشاسپ ملک و

صلح کردن پسر رامدیو با بھیلم

۴۴۵۹ ہماں رآمدیو پسندیدہ رائے | چو بشنید ایں قصہ زاں کدخدائے
۴۴۶۰ زباں بست چوں چیں ابروش دید | چو لختے فراجش بنرمی کشید
۴۴۶۱ نخستیں زباں در دعایش کشاد | وزاں پس بگفت ای سرافراز راد
۴۴۶۲ مرا ہست جاں از عطاہائے تو | سرم تا بود باد بر پائے تو
۴۴۶۳ اگر بھیلم آں کودکِ تند خوی | زنادانی خود گند ہائے ہوے
۴۴۶۴ کجا آرد او تاب پیکار تو | کہ آفاق حیراں شد از کارِ تو
۴۴۶۵ تو از نوک پیکاں بہ عین شغب | تنگانی سرِ موئے در تارِ شب
۴۴۶۶ بخوانم من آں کودکِ خام را | ریاضت دہم اسپ نارام را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۶۷ بپابوسِ تو چون حریصش کنم — وزان پس بپایت سرش افگنم
۴۴۶۸ پس آنگاه بر کهسلم آن سرفراز — یکی را فرستاد از اهلِ راز
۴۴۶۹ بگفتا بگویش که ای خویش پسر — بکش تیغ بر قصدِ جانِ پدر
۴۴۷۰ گرایدت دنگ آهنگِ هیجا کنی — یکایک بر افواجِ ترکان زنی
۴۴۷۱ ز افواجِ ترکان شکست آوری — همه ملکِ رفته بدست آوری
۴۴۷۲ چو من رفته باشم به ملکِ عدم — چه سودم کند تخت و دیهیمِ جم
۴۴۷۳ بایدر مرا دست در زیرِ سنگ — تو زان سوی افشرده بر سازِ جنگ
۴۴۷۴ اگر بخردی مهر بطاعت در آر — دگر نه ز جانِ پدر دست دار
۴۴۷۵ چو کهسلم ازین کار آگاه گشت — ز دعوای جنگ و خصومت گذشت
۴۴۷۶ چو مردان به حکمِ پدر سر نهاد — چنین آید از پورِ فرّخ نژاد
۴۴۷۷ دگر روز ازانجا ابا پیل و مال — فگنده ز سر دعوی قیل و قال
۴۴۷۸ بناهنده آمد سوی دیوگیر — بپابوسِ آن رستمِ دیوگیر

تازه روی نمودن گرشاسپ ملک باراے رام دیو و ملک هرهته هم بدو مفوض داشتن و بازگشتن

۴۴۷۹ چو مقصودِ گرشاسپِ فرخنده رای — تمامی بر آمد بفضلِ خدای
۴۴۸۰ همان رام دیوِ گزین را بخواند — به فرقش بسی دُرّ و گوهر فشاند
۴۴۸۱ همان چتر او را بدو واسپرد — همان ملکِ او باز او را سپرد
۴۴۸۲ دو پیلِ دمان داد شان نامجوی — که باشند اندر چپ و راستِ اوی
۴۴۸۳ یکی عهد بستند با یکدگر — یکی شد پدر دیگری شد پسر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۸۴ دگر روز گر گنبدِ دود رنگ — برآمد یکے مشغلے بے درنگ
۴۴۸۵ وگر خود شه آید به پیکار ما — کند جهد بر قصدِ آزار ما
۴۴۸۶ = ۱۳۹ ز بر بادیِ خویشتن چوں حباب — هم از جنبشِ خود نهد سر بر آب
۴۴۸۷ چو گرشاسپ گردنکش کامراں — بپایاں رسانید ایں داستاں
۴۴۸۸ دو دیدوار ازاں جائے برخاستند — یکے مجلسِ عیش آراستند
۴۴۸۹ بدادند دادِ طرب چند روز — بر آئینِ شاهانِ کشور فروز

رسیدن الاغ در کڑه و خبر جنبش سلطان جلال الدین گفتن

۴۴۹۰ دگر روز آمد الاغے شتاب — خبر داد از خسروِ کامیاب
۴۴۹۱ بگفتا که آں شاهِ فیروز بخت — چو بشنید ایں مردِ فیروز بخت
۴۴۹۲ که برگشت گرشاسپ گردن فراز — ز سوزِ غم آمد دلش در گداز
۴۴۹۳ بگفتا که آں مردِ فرخنده فن — شد از دو جهت خون و پیوند من
۴۴۹۴ یکے آنکه پورِ برادر بود — دوم آنکه داماد مهتر بود
۴۴۹۵ به طفلی به پروردمش در کنار — کجا به پشم آید پئے کارزار
۴۴۹۶ دوم خود مرا او را بدست آورم — که او هست فرزند خوب احترام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۹۷ اگر خشم کرد است گیرم کنار / دگر زر بخواهد دهم بی‌شمار
۴۴۹۸ یکی روز سرِشکر از بخواند / سپه را برین سو ز حضرت براند
۴۴۹۹ مرا سوی تست ای سرورِ کینه‌خواه / فرستاد خسرو ز راشنائے راه
۴۵۰۰ بگفتا که فرزند ما را بگوی / که ای مردِ شیرافگن و نامجوی
۴۵۰۱ چو ما را فراقِ تو از حد گذشت / بسوی تو عزمِ مصمم بگشت
۴۵۰۲ نباید که باشی تو بر جای خویش / نجنبی ز جای و نیائی به پیش
۴۵۰۳ چو رایاتِ ما سر برآرد به گنگ / بدان سوی خیمه بزن بی‌درنگ
۴۵۰۴ شویم از دو جانب به کشتی سوار / بود بر پیِ ما دوگان مرد کار
۴۵۰۵ ازین سو من آیم وزان سوی تو / تو رودیم به بینی و من روی تو
۴۵۰۶ چو گرشاسب این قصه در گوش کرد / مهمات دیگر فراموش کرد
۴۵۰۷ دلش بود پر درد از جور زن / بجز با دلِ خود نگفت این سخن
۴۵۰۸ همی جست فرصت پیِ انتقام / چو خود مرغ بالش درآید بدام
۴۵۰۹ یکی انجمن کرد از دوستان / بساطی بگسترد در بوستان
۴۵۱۰ ابا هر یکی عهد بست و بگفت / هر آن راز کش بود در دل نهفت
۴۵۱۱ نهانی به هر یک تعین کرد کار / هم آخر شد آن کارها آشکار

شهادت یافتن سلطان جلال الدین در میان گنگ بر کشتی بغدر گرشاسب ملک نوّر قبره

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۱۲ دگر روز یکے در آمد شتاب   بگفتا کہ اے سرورِ کامیاب

۴۵۱۳ سپہ دہی از اینجا دو فرسنگ بود   ہم امروز بر کوچ آہنگ بود

۴۵۱۴ من از لشکرِ شاہِ والا نسب   بروں آمدم سرورا نیم شب

۴۵۱۵ بیک ساعتِ دیگر آں کامیاب   بگوید زند خیمہ زاں سوئے آب

۴۵۱۶ چو بشنید گرشاسپ شد ساختہ   نہانی یکے کار پرداختہ

۴۵۱۷ یکے بیکِ دیگر شتاباں رسید   بگفتا کہ رایات شہ شد پدید

۴۵۱۸ یکے بیکِ دیگر در آمد شتاب   بگفتا کہ شہ می کند عبرہ آب

۴۵۱۹ F.۱۴۰ بہ کشتیِ شاہانہ بنشستہ شاہ   سر آوردہ در زیر چترِ سیاہ

۴۵۲۰ بریں سو ہمی آید آں نامور   رسید است اینک قریب گذر

۴۵۲۱ چو بشنید گرشاسپ مالکِ رقاب   کہ شاہِ جہاں می کند عبرہ آب

۴۵۲۲ از انجا سوئے شاہ یکسر براند   دو سہ معتمد را برابر براند

۴۵۲۳ یکے راز ایشاں نہانی بگفت   حدیثے کہ از جملہ عالم نہفت

۴۵۲۴ کہ کشتی کشد زود سوئے کراں   غلط نیز افتد بہ کار آگہاں

۴۵۲۵ چو کشتی بہ نزدیک خشکی رسید   بپا بوس خسرو علی در دوید

۴۵۲۶ فرود آمد از اسپ دوراں نورد   پیادہ ابا یک دو سہ جندہ مرد

۴۵۲۷ بر آہنگ پابوس خسرو شتافت   بدل آنچہ می جست از غیب یافت

۴۵۲۸ در آمد دواں نزد کشتیِ شاہ   چو شہ دید کامد ہمی عذر خواہ

۴۵۲۹ بجائی کہ بنشستہ زانجائی خاست   بہ تعظیم گرشاسپ بر پائی خاست

۴۵۳۰ در آمد علی کرد پابوس شاہ   شہنشہ در بر آورد شد عذر خواہ

۴۵۳۱ گرفتہ سوئی کشتیش می کشید   ہمی گفت کاے پور اختر سعید

۴۵۳۲ یکے امشبے باش مہمانِ ما   بکن شاد و خورم دل و جانِ ما

۴۵۳۳ علی نیز می گفت شرمندہ وار   کہ اے شاہِ شائستہ و کامگار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۳۴ گر امشب نوازی تو فرزند را — دهی آبرو خون و پیوند را
۴۵۳۵ یک امشب مرا خانه روشن کنی — بخلق خودم خانه گلشن کنی
۴۵۳۶ نه گردد ز شاهیِ تو هیچ کم — نه یک مردم گرددت از حشم
۴۵۳۷ دران حال آن مرد خنجر گذار — که می دید فرصت پئے کارزار
۴۵۳۸ چو فرصت چنان دید خنجر کشید — سرِ خسروِ عهد یکسر برید
۴۵۳۹ به کشتی نمانده تنِ مرزبان — روان سر فتاده در آبِ روان
۴۵۴۰ سرش را کشیدند از جوئے آب — نهادند بر نیزه آن سر شتاب
۴۵۴۱ بیک دم زدن گشت ملکے دگر — چنین است کارِ جهان پرخطر
۴۵۴۲ شهانے که صد سال رانند کام — بگیرند اقصائے عالم تمام
۴۵۴۳ هم آخر به بندند یک روز رخت — سپارند مردیگرے تاج و تخت
۴۵۴۴ برهنه سر و پا مسافر شوند — به ملکِ عدم بے مراتب شوند
۴۵۴۵ گدائے چو بر خاکِ شان بگذرد — بسے آرزو شان بجان بگذرد
۴۵۴۶ که باشد کند لطف این راه رو — بهمتے اسیرانِ تاریک گو
۴۵۴۷ یکے فاتحه خواند آن مرد پاک — فرستد به روحِ اسیرانِ خاک
۴۵۴۸ بیا تا بگرئیم بر جانِ خویش — که کارے عجب است ما را به پیش
۴۵۴۹ گر از بهرِ ما خلق گرید بسے — چو ما بهرهٔ کم بگرید کسے
۴۵۵۰ دران دم که می خندی ای دوست شاد — بسرگردمے آری از مرگ یاد
۴۵۵۱ اگر عاقلی همچو کار آگهان — نخندی دگر باره جز بر جهان
۴۵۵۲ نه خندد بسے مرد عبرت پذیر — اگر خوانده باشد لیبکوا کثیر
۴۵۵۳ جهان هست زندان هر عاقلے — نخندد به زندان مگر غافلے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۵۴ همی ریز اشکے بهر صبحدم — چو هنگام دورِ طرب جام جم
۴۵۵۵ اگر جرعهٔ یابی از جام شوق — همی گیر تا صبح عرصات ذوق
۴۵۵۶ چو مستان همی گوئی در صبح گاه — که ما مست عشقیم بیگاه و گاه
۴۵۵۷ F.141 بیا ساقیا باده گردان ز سر — شرابی بده هوشی از ما ببر
۴۵۵۸ چنان کن که باشد یکی نزد ما — بهار و تموز و صباح و مسا

زرریزی کردن گرشاسپ و یار شدن خلق با او

۴۵۵۹ چو دید آن سرافراز بیدار بخت — جدا شد سر صاحب تاج و تخت
۴۵۶۰ بسوی او دهر گرد آن سر روان — که یکسر در آیند بروی سران
۴۵۶۱ ز افواجِ دهلی بران کامیاب — گروهی به پیوست زان سوی آب
۴۵۶۲ دگر جمله شیران و سر لشکران — نهادند سر سوی حضرت روان
۴۵۶۳ سیم روز گرشاسپ لشکر کشید — بسی بدرهٔ سیم و زر بر درید
۴۵۶۴ بعرّاده می ریخت اجهوی زر — بزر ریخته شد کارِ او سر بسر
۴۵۶۵ همه کار دنیا بزر بسته اند — بزر رخنهای خطر بسته اند
۴۵۶۶ غرض روز دیگر که بانگِ عسس — فرو نشست زد صبح دومین نفس
۴۵۶۷ سپه اند در حضرت آن کامگار — همی شد برو خلق هر روز یار

گریخته رفتن سرانِ سپاه در دهلی و بادشاهی دادن بقدرخان که پسر جلال الدین بود

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۶۸ چو احمد چپ و الغوئے نامدار — ابا لشکر سرکشانِ دیار
۴۵۶۹ بدہلی رسیدند ماتم زدہ — پے مرگِ شہ ہر یکے غم زدہ
۴۵۷۰ برفتند پیش قدر خان راد — بگفتند کاے خانِ خسرو نژاد
۴۵۷۱ شہ اندر جہانِ عدم سر نہاد — بعد سال شہزادہ را عمر داد
۴۵۷۲ قدر خاں کہ اُو پورِ شہزادہ بود — چو ایں قصہ زارکانِ دولت شنود
۴۵۷۳ بیفگند از سر کلہ را بخاک — قبا کرد پیراہنِ خود بچاک
۴۵۷۴ ہمی گفت ہر لحظہ از سوز ولئے — فرو ریخت از دیدہ خوں ہائے ہائے
۴۵۷۵ پس از گریہ و سوز و آہ و نفیر — پئے ماتم شاہ روشن ضمیر
۴۵۷۶ بیک خلوتے گشت عزلت گزیں — سہ روز و سہ شب بود ماتم نشیں
۴۵۷۷ سیوم روز بر تخت زر بار داد — درِ لطف بر اہلِ لشکر گشاد
۴۵۷۸ سراں جملہ با او ببستند عہد — ہم آخر گروہے شکستند عہد
۴۵۷۹ قدر خاں شدہ شاہِ ہندوستاں — کہ بود است فرزندِ شاہِ جہاں
۴۵۸۰ برو رکن دیں در جہانِ نژند — لقب آمد از آسمانِ بلند
۴۵۸۱ شنیدم کہ احمد چپ نامدار — دگر الغو آں صفدرِ روزگار
۴۵۸۲ نصیر الدیں آں رانۂ پیلباں — دگر چند خاصانِ شاہِ جہاں
۴۵۸۳ باخلاص شہ ہر یکے باوفا — ہمی کرد تعظیم شہزادہ را
۴۵۸۴ ببستند ہر یک بہ پیشش کمر — موافق شدہ در ہمہ خیر و شر
۴۵۸۵ سراسر دو دل گشتہ دیگر سراں — کہ بر ہر یکے بود فوجے گراں
۴۵۸۶ غرض چوں سہ مہ ازیں سر گذشت — ورق ناگہ از جلدِ ایام گشت
۴۵۸۷ باقصائے دہلی رساں شد سپاہ — خروشاں ہمی آمد آں کینہ خواہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۵۸۸ چو بردند بر رکنِ دین این خبر — که نزدیک شهر آمد آن نامور

رسیدن گرشاسپ در دهلی و تافته رفتن رُکن الدّین در مولتان

۴۵۸۹ نهانی یکے راز با خویش گفت — که آن راز از جملهٔ کس نهفت

۴۵۹۰ ف ۱۴۲ که افواجِ ما جمله چوں شد دودل — بباید کند روز جنگم خجل

۴۵۹۱ گروہے کزینجا بروں می روند — چو نزدیک آید برو بگروند

۴۵۹۲ ہماں بہ کزینجا تحاشی کنیم — سوئے ارکلیخان سفر بر زنیم

۴۵۹۳ شنیدم شبے آن نژاد کیاں — عناں داد در جانبِ مولتاں

۴۵۹۴ ہمہ اقربا را برابر براند — ابا خیل و اتباع دنا در براند

۴۵۹۵ ہما دیزه احمد چپ شیر مرد — دگر الغو آن ترک یکنه نبرد

۴۵۹۶ وفائے نمودند با شہریار — برفتند با جملہ خیل و تبار

۴۵۹۷ ہمیں است آئین آزادگاں — که سر بر نتابند ز افتادگاں

۴۵۹۸ بہنگام پیکار و روز شکست — دلی نعمتاں را بگیرند دست

۴۵۹۹ بسے باد نفریں براں بے وفا — که تابد سر از دوستاں در بلا

۴۶۰۰ غرض چوں شہ از شہر آمد بروں — ہمہ شہر شد بے قرار و سکوں

۴۶۰۱ ہمی گرد خلقے ز ہر سو غریو — ز مرگ شہ و ہجر پور خدیو

۴۶۰۲ چو شہزاده بیرونِ دروازه شد — بشہر اندروں مرگ شہ تازه شد

۴۶۰۳ برآمد ز ہر سو یکے ہائے ہائے — که کشور رہا کرد کشور کشائے

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۰۴ همه شهر از دیده شد خون فشاں   سه روز و سه شب کس نخورد آب و ناں
۴۶۰۵ سیوم روز گرشاسپ فیروز جنگ   در آمد به شهر اندروں بے درنگ
۴۶۰۶ به تعظیم او هر کجا بُد سپاه   به پیوست بروے هم اثنائے راه
۴۶۰۷ سراسر شده کشور و شهریار   چنیں است بلے عادت روزگار
۴۶۰۸ یکے آرد و دیگرے را برد   گہے می کشد گاه می پرورد
۴۶۰۹ یکے روز ازیں ناخوش آورد بر   بفرقِ دگر می نهد چتر زر
۴۶۱۰ عجب ترکه مستانِ صهبائے پاک   ز آورد و برد ش ندارند باک
۴۶۱۱ بساطے همه هوش بگماشته   بر آورد و برد ش نظر داشته
۴۶۱۲ بجویند ملک و دیار و دمن   نگویند هرگز مگر ایں سخن
۴۶۱۳ بیا ساقیا عیشِ ما تازه کن   برخسار عشرت دمے غازه کن
۴۶۱۴ بیار آں قدح تا توانی بده   یک امروز دادِ جوانی بده

ذکر مملکت کردن سلطان علاؤالدّین محمّد شاه

۴۶۱۵ کسے را که ایزد کند یاوری   جهانش کند جمله فرماں بری
۴۶۱۶ بر ایوانِ او با ادب هر سحر   بهر جا کله دار بندد کمر
۴۶۱۷ گر او را بود روئے خوب اختری   بر آرد علم در جهاں پروری
۴۶۱۸ چه داند کسے قدر ایں داستاں   مگر آنکه دارد رهِ راستاں
۴۶۱۹ چو مردم نباشد نصیحت پذیر   مر او را کم از چارپایاں بگیر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

نه بینی که کار ریاضت گرای ‌ ‌ ‌ بگو بدز تعلیم بر طاق پای ۴۶۲۰
تو ای مرد زیرک درین ره گذر ‌ ‌ ‌ چنان رو که برزه کند راهبر ۴۶۲۱
دگر نی ز خود رائی و خود روی ‌ ‌ ‌ بترس که همراه غولان شوی ۴۶۲۲
خصوصاً بوقتی که پروردگار ‌ ‌ ‌ سپارد ترا مملکت روزگار ۴۶۲۳
چنان زی برآئین کار آگهان ‌ ‌ ‌ که چون خیمه بیرون نهی زین جهان ۴۶۲۴
ز داد و دهش تا بروزِ پسین ‌ ‌ ‌ بود نام تو وردِ اصحاب دین ۴۶۲۵
همین است مر نفع زین گفتگو ‌ ‌ ‌ همین است مر بهره زین جستجو ۴۶۲۶
که آغاز و انجام هر داستان ‌ ‌ ‌ کنم وعظ بر سنتِ باستان ۴۶۲۷ ع۱۴۳
مگر یک سخن زین همه قیل و قال ‌ ‌ ‌ بیفتد برآئین اهلِ کمال ۴۶۲۸
سماعش کند ناگهان قابلے ‌ ‌ ‌ بگردد ازاں حال صاحب دلے ۴۶۲۹
بلے قطره کز ابر نیسان چکید ‌ ‌ ‌ دُری گشت چون در صدف جا گزید ۴۶۳۰
الا ای هنرمند افسانه گوی ‌ ‌ ‌ خبر ده که گرشاسپ فرخنده خوی ۴۶۳۱
چو در حضرت دهلی آمد چه کرد ‌ ‌ ‌ چه سان شد جهانگیر آن شیرمرد ۴۶۳۲

جلوس سلطان علاؤالدین محمد شاه

شنیدم من از بلبلانِ چمن ‌ ‌ ‌ که چون گل فشان گشت شاخِ سمن ۴۶۳۳
بجنبید بادِ بهاری بباغ ‌ ‌ ‌ جهان سربسر گشت دار الفراغ ۴۶۳۴
بشوقی نوا مرغِ عاشق کشید ‌ ‌ ‌ کز آن شوق گل جامها بر درید ۴۶۳۵
پس از مدتی در چمن شاخسار ‌ ‌ ‌ گرفتند مر یکدگر را کنار ۴۶۳۶

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۳۷ ز ششصد نود بود افزوں چهار — جهاں گشت نزهت گهے از بهار
۴۶۳۸ دراں وقت سعد و هوائی چنیں — که گل بود با بلبلاں هم نشیں
۴۶۳۹ یکے بزم در گلشن آراستند — درو تختے از عاج پیراستند
۴۶۴۰ برآمد بر آں تخت گوهر نگار — علاءُ الدّیں آں شاهِ والا تبار
۴۶۴۱ برونق شده اندراں بار عام — چه بازار خاص و چه بازار عام
۴۶۴۲ شهنشه به مقدار قدرِ همه — تعیں کرد اقطاع و صدرِ همه
۴۶۴۳ محمّد شه آں خسروِ کامیاب — بفرمود هر سرورے را خطاب
۴۶۴۴ الغ خاں شد الماس بیگ گزیں — که شه را برادر بدے بالیقیں
۴۶۴۵ ظفر خاں شد آں یوسفِ کامراں — که بد رستمِ ملکِ هندوستاں
۴۶۴۶ ز خوفش نخورد آب اسپِ مغل — جهاں نامش از رعب بگرفته کل
۴۶۴۷ دگر نصرت آں سرفراز گزیں — که شد خانِ نصرت خطابش تعیں
۴۶۴۸ وزیر ممالک شد آں هوشمند — همه ملک را او خرید از گزند
۴۶۴۹ الپ خاں شده آں یلِ نامدار — که اصلش شد از نطفهٔ شهریار
۴۶۵۰ دگر جمله ارکانِ مُلکِ قدیم — که گشتند در حضرتش مستقیم
۴۶۵۱ بقدرِ هنر هر یکے بهره یافت — هنرمند ازاں پرورش موشگافت
۴۶۵۲ زعدلش بیاسود دهقانِ پیر — زاحسانِ او گشته قحطِ فقیر
۴۶۵۳ بعهدش همه هند شد بوستاں — برو ختم شد ملکِ هندوستاں

عزیمت الغ خاں و ظفر خاں جانب ملتان و اُچه و اسیر شدن پسرانِ سلطان جلال الدّین

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۵۴ چو ملکش بتائید پروردگار | گرفت از دم عدل و احسان قرار

۴۶۵۵ بفرمود آنگه یکی روز شاه | که راند الف خان بملتان سپاه

۴۶۵۶ ظفرخانِ صفدر بصد فرهی | رود با الف خان بیاری دهی

۴۶۵۷ بدست آورد هر دو شهزاده را | بود خود دران ملک فرمان روا

۴۶۵۸ چو الماس بیگ آن یل کامیاب | که شه کرد او را الغخان خطاب

۴۶۵۹ سراسر نیوشید فرمانِ شاه | همان روز آورد بیرون سپاه

۴۶۶۰ ز فرمانِ خسرو گریزی ندید | همی رفت تا سر بملتان کشید

۴۶۶۱ چو آن ارکلی خان و آن رکن دین | شنیدند بهر سپاهی گزین

۴۶۶۲ شنیدم دلِ آن دو فرزانه فر | شکست آن چنان از وفاتِ پدر F.۱۴۴

۴۶۶۳ که از نام پیکار مضطر شدند | نداده مصافی محصر شدند

۴۶۶۴ مهی یک دو بودند در دز نهان | ز دز بند چون خلقی آمد بجان

۴۶۶۵ امان خواه گشتند آن هر دو دیو | که بد هر یکی گشته کشور خدیو

۴۶۶۶ برآمد ز دز لا امان الامان | امان یافته طفل و پیر و جوان

۴۶۶۷ وزان پس الغخان دشمن شکار | چو در ضبط خود دید شهر و دیار

۴۶۶۸ دو شهزاده را چشم یکسر کشید | وزانجا خرد منشان بحضرت رسید

عزیمت کردن ظفرخان در سیستان و فیروز شدن

۴۶۶۹ ظفرخان پس از مالشِ مولتان | بزد خیمه در جانب سیستان

۴۶۷۰ گروهی شنیدم در آن بوم و بر | نبودند باشه در آورده سر

۴۶۷۱ یکی سلدی آن ترک گردن فراز | دوم آن بلوچ کهن سر گراز

۴۶۷۲ دگر سرفرازان پرخاش گر | که بودند نامی در آن بوم و بر

۴۶۷۳ چو لشکر شنیدند کانجا رسید ... همین قوم از شهر لشکر کشید
۴۶۷۴ بگردند روزے دو سه ساز جنگ ... چو دیدند لشکر در آمد به تنگ
۴۶۷۵ سپه را به پیکار پیش آمدند ... بدام بلا پاے خویش آمدند
۴۶۷۶ شنیدم در آمد ظفر خان یل ... بیفگند یک دم در ایشان خلل
۴۶۷۷ بیک هوئی افواج شاں در گرفت ... فلک ماند ازاں چیرگی در شگفت
۴۶۷۸ چو بگرفت آں شهر و کشور تمام
گهر آم زد خیمه والسلام

لشکر کشیدن الغخان و نصرت خان در گجرات و فیروزی یافتن

۴۶۷۹ الغخان صفدر به فرمان شاه ... رواں کرد در سمت سورته سپاه
۴۶۸۰ همان خان نصرت بر و هم عناں ... همی رفت لشکر غنیمت کناں
۴۶۸۱ چو نزدیک آں بوم و بر در رسید ... خبر به سپهدار کشور رسید
۴۶۸۲ هماں کرن کور راے گجرات بود ... شنیدم چو اخبار لشکر شنود
۴۶۸۳ بدل گفت کیں لشکر چیره دست ... بسے ملک بگرفت و لشکر شکست
۴۶۸۴ یکایک چنیں لشکر تاختہ ... من اید رکم اسباب ناساختہ
۴۶۸۵ گر اید درنگ بشگے در هم بے درنگ ... منت ترک را گرے بس آیم به جنگ
۴۶۸۶ وگر در حصارے حصاری شوم ... اسیر مخالف بزاری شوم
۴۶۸۷ دراں بس وزیران خود را بخواند ... همیں قصه بر سمع ایشاں براند
۴۶۸۸ وزیراں که اصحاب انگیختند ... دقایق بسے زیں سخن بیختند
۴۶۸۹ هم آخر بگفتند کاسے نامور ... گریزے نه بینیم الا مفر
۴۶۹۰ عدو بر سر آمد تو ناساختہ ... تو در خواب و بدخواه تیغ آختہ

۴۶۹۱ تو گر زیں بلا جاں سلامت بری — ز اقصائے ایں بوم و بر بگذری
۴۶۹۲ چو افواج ترکاں پس از ترکتاز — بگردد سوئے کشور خویش باز
۴۶۹۳ تو یکسر در آئی دریں بوم و بر — کنی ضبط ایں ملک بار دگر
۴۶۹۴ مہیا کنی جملہ اسباب جنگ — سپاہے فراہم کنی بے درنگ
۴۶۹۵ دگر بارہ گر ترک ایدر رسید — بپائے خود اندر بلا در رسید
۴۶۹۶ وزیراں چو زیں گونہ رائے زدند — دریں ورطہ گہ دست و پائے زدند
۴۶۹۷ F۱۲۵ ہماں شب ز آشفتگی کرن رائے — ز بے قوتی شد ہزیمت گرائے
۴۶۹۸ ہم اسباب کش بود از رائے خام — رہا کرد در شہر پٹن تمام
۴۶۹۹ چہ چیز و چہ پیل و چہ اسپ و چہ مال — بسا نازنینان صاحب جمال
۴۷۰۰ یکے شہر پر فتنہ دیر فریب — ہمہ دشمن دین و حصن شکیب
۴۷۰۱ سیوم روز لشکر بہ پٹن رسید — یکے شہر چوں باغ شداد دید
۴۷۰۲ ہمہ از متاع گرانمایہ پر — چہ زر و چہ سیم و چہ لعل و چہ در
۴۷۰۳ بسے گنج کانجا گرانمایہ بود — بہر خانہ صد درج پیرایہ بود
۴۷۰۴ غنیمت گراں چیست بستہ کمر — دواں گرد ہر کوی و دیوار و در
۴۷۰۵ ہمہ خانہا را ہمی کافتند — بہر کنج گنجے ہمی یافتند
۴۷۰۶ شد از زر کشیدن سپاہے ستوہ — غنی شد ازاں تاختن ہر گروہ
۴۷۰۷ چناں تاختن ہیچ شہر و دیار — ندارد کسے یاد در روزگار
۴۷۰۸ بدست آمدہ ہفت پیل آں چو کوہ — ہمہ با مہابت ہمہ با شکوہ
۴۷۰۹ سہ روز اندراں شہر و کشور سپاہ — غنیمت ہمی کرد بیگاہ و گاہ
۴۷۱۰ گدایان لشکر چو قاروں شدند — سران سپہ خیمہ بیروں زدند

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۱۱ سیوم روز لشکر پس از ترک و تاز ‏ سوی کشور و شهر خود گشت باز

۴۷۱۲ الغخان صفدر در اثنای راه ‏ طلب کرد روزی سران سپاه

۴۷۱۳ بگفتا کزین تاختن هر کسی ‏ گرفته است اسباب هندو بسی

۴۷۱۴ ز اسباب پر شد تمامی سپاه ‏ نداده کسی حصهٔ بادشاه

۴۷۱۵ بفرمود آنگه که سرلشکران ‏ ز هر خیل رخت غنیمت گران

۴۷۱۶ به پیش سراپرده یکجا کنند ‏ وزان حصهٔ شه مهیا کنند

۴۷۱۷ نقیبان به گشتند در هر طرف ‏ به لشکر منادی کنان صف به صف

۴۷۱۸ که اهل سپه هرچه کالا گرفت ‏ بیارد به دهلیز خان ناگرفت

۴۷۱۹ شنیدند خلقی ندای نقیب ‏ چو عشاق وا صل خروش رقیب

۴۷۲۰ شده حرص پابند هر بدخلی ‏ گرفته هوا دامن هر دلی

۴۷۲۱ پس آوردنش آنکه بگرفت زر ‏ گهرها نهان کرد هر یک گهر

۴۷۲۲ الغ‌خان چو قلبی لشکر بدید ‏ ز هر خیمه رختی برون می‌کشید

۴۷۲۳ تفحص همی کرد اندر سپاه ‏ که گیرد برون حصهٔ بادشاه

۴۷۲۴ ازان ماجرا چهار مرد عجول ‏ که بودند غارت‌گر و بوالفضول

بلغاک کردن نومسلمانان با الغخان

۴۷۲۵ قمیزی محمد شه و کابهر ‏ دگر یلحق و برتق پرخاش‌جو

۴۷۲۶ مغل بوده و نومسلمان شده ‏ بغارتگری همچو افغان شده

۴۷۲۷ گرفته بسی گنج ازان تاختن ‏ دهد باد گنج از سرافراختن

۴۷۲۸ بر جود یدند کان گنجهای گران ‏ ازیشان ستانند سرلشکران

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۲۹ شبے برنشستند ہر چہار مرد — بر اسپان چالاک دہاموں نورد
۴۷۳۰ بدنبال ہر یک گروہے سوار — شدہ مستعد از پئے کارزار
۴۷۳۱ بہ قصد الف خاں ببستہ کمر — در آوردہ اندر سراپردہ سر
۴۷۳۲ الف خاں شنیدم کہ پیش از صباح — بد از خوابگہ رفتہ در مستراح
۴۷۳۳ یکے شستہ پیش سراپردہ بود — کہ بردے اجل لشکر آوردہ بود
۴۷۳۴ سرش را بریدند آں مدبراں — کہ بودند در قصد خونریز خاں
۴۷۳۵ ہماں سر کہ ببریدہ اش از غلط — نہادند بر نیزہ اہل شطط
۴۷۳۶ گرفتند فوج الغخاں تمام — بشورید ازیں ماجرا خاص و عام
۴۷۳۷ شنیدم الغخاں چو در مستراح — شنید ایں تشغب را بوقت صباح
۴۷۳۸ سبک از سراپردہ بیروں فتاد — سر اندر صفِ خانِ نصرت نہاد
۴۷۳۹ ہماں خانِ نصرت مر او را نواخت — بسے مرکبش داد و برگش بساخت
۴۷۴۰ بزد کوس و در بارگے شد سوار — صفش جملہ یکبارگی شد سوار
۴۷۴۱ سوئے نابکاراں نمود ار گرد — شکوہش بدلہائے شاں کار کرد
۴۷۴۲ الغخاں شنیدند سالم برفت — سوئے خانِ نصرت خرامید تفت
۴۷۴۳ بگفتند چوں گشت یکجا دو خاں — کنوں شعلۂ سرکشد از میاں
۴۷۴۴ ازاں خام کارے پشیماں شدند — بروز چہارم پریشاں شدند
۴۷۴۵ ہماں یلحق و برق برگزیں رائے — برفتند با گرہی سست رائے
۴۷۴۶ تمیزی محمد شہ و کاہرو — بحصن رنتھنبور آوردہ رو
۴۷۴۷ الغخاں و آں خان نصرت سپاہ — رسیدند بر شاہ گیتی پناہ

رواں کردن ظفر خاں قاصد را با سرمہ و دامنی بر شاہ مغل بدعوے و جنبیدن مغل

۴۷۴۸ ظفرخان چو فارغ شد از سیستان — بملک مغل کرد پیکے روان

۴۷۴۹ فرستاد بر دستِ او معجرے — دگر سرمهٔ غازهٔ و چادرے

۴۷۵۰ حدیثے نبشته چو زور آوران — نبشته درو کاے سگ کافران

۴۷۵۱ یکے شاه بنشست در ملکِ هند — که بگرفت از تیغ تا آبِ سند

۴۷۵۲ گرت هست زوری دران مرز و بوم — برون آر لشکر ازان ملک شوم

۴۷۵۳ بیا تا چو مردان خروش آوریم — بمیدان هیجا دو چارے خوریم

۴۷۵۴ وگر خود دریں کار کردی درنگ — نه گیرد کسے بیش نامت بننگ

۴۷۵۵ همان سرمه و غازه در کار کن — بسے توبه از کار پیکار کن

۴۷۵۶ به معجر سر خویشتن را بپوش — دگر باره در کار هیجا مکوش

۴۷۵۷ چو آن پیک بر خواجه قتلغ رسید — ز پیک این حکایت سراسر شنید

۴۷۵۸ همان لحظ فرموده مهره زنند — خبر مر امیران لشکر کنند

۴۷۵۹ به صحرانشینانِ آن بوم و بر — رسانید پیکان حضرت خبر

۴۷۶۰ که بر عزم پیکار هندوستان — شود ساخته هر یکے پهلوان

۴۷۶۱ سوارِ مغل جمله یکجا شوند — همه ساخته بهر هیجا شوند

۴۷۶۲ شنیدم که در دفتر شوم شان — رقم شد دو لک مرد از بوم شان

۴۷۶۳ یکے روز فرمود شاهِ مغل — که جنبد سراسر سپاهِ مغل

۴۷۶۴ بجنبید لشکر جهان در جهان — تو گوئی خلل شد سراسر جهان

۴۷۶۵ برون زد سپاهِ مغل بے شمار — زن و مرد در وے بر اسپان سوار

۴۷۶۶ نهاده همه بر کله پرّ بوم — قدمهائے شان چون پیِ بوم شوم

۴۷۶۷ همه زشت گفتار و گنده دهان — اِسا کیلیا کیجیا آو تنان

۴۷۶۸ بزشتی همه خیر شان داده روے — چه روی و چه موی و چه بوی و چه خوی

۴۷۶۹ اگر صورت چرک کم دیدهٔ — در آواز اندوه نشنیدهٔ

۴۷۷۰ F.147 زمانے بروئے مغل کن نظر — چو اندر سخن آید از وے گذر

۴۷۷۱ همه دلق پوشان چرکیں قبا — همه شوم دست و همه سبز پا

۴۷۷۲ بهرِ جا که اقدام شان در رسید — قضا خط ویرانی آنجا کشید

۴۷۷۳ همه پست بینی ولے رُخ بلند — همه صورتِ خشم و نقشِ گزند
۴۷۷۴ خرد کور گشته ز دیدارِ شاں — شده چشمِ شاں گم بر خارِ شاں
۴۷۷۵ تنِ شاں ز بارِ شپش گشته ریش — بپرورده شاں هر یک از خونِ خویش
۴۷۷۶ خصوص از پئے آنک هنگامِ خواب — برآرند از پهلوئے شاں کباب
۴۷۷۷ بهر شب بدارند بیدارِ شاں — ولیکن به بیداریِ مُدبِراں
۴۷۷۸ چنیں قوم بے راحت و با شکوه — سوئے هند رانده گرده ها گروه
۴۷۷۹ چو فوجِ مغل برگذشت آبِ سند — بلرزید هر جا حصارے به هند
۴۷۸۰ همه لشکرِ کشورِ مولتاں — بهر دز حصاری شده با سراں
۴۷۸۱ گروهے که در سرحدِ آں دیار — به پیکار بودند جا یک سوار
۴۷۸۲ برون آمدندے ز هر یک حصار — زدندے بر ایشاں به شبهائے تار
۴۷۸۳ یکے موز دندے بر افواجِ شاں — کمر بسته هر یک بتاراجِ شاں
۴۷۸۴ بسے اسپِ ترکی دراں ترک تاز — گرفتے به هر سوئے هر سرفراز
۴۷۸۵ بکشتندی آنرا که آمد به پیش — گرفتندے آنگه رهِ شهرِ خویش
۴۷۸۶ ازاں تاختن اسپ چنداں رسید — که یک شاد باشی تواں صد خرید
۴۷۸۷ شنیدم ظفرخاں به کهرام بود — چو تشویشِ فوجِ ملاعیں شنود
۴۷۸۸ به بیرون در کرده لشکر گهے — مغل را بدعوے گرفته رهے
۴۷۸۹ چو نزدیک کهرام کافر رسید — ظفرخاں سپه بر رخِ شاں کشید
۴۷۹۰ بر آهنگِ پیکار بر زد دهل — فرستاد پیکے به شاهِ مغل
۴۷۹۱ بگفتا بداں پیک گیتی نورد — که بر شاه کافر قتلغ اے شیرمرد
۴۷۹۲ بدو گو مرا خانِ فیروزمند — ظفرخاں شیرافگن و دیو بند
۴۷۹۳ بسوئیت فرستاد ای سرفراز — چنیں گفت آں سرکشِ پاکباز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۷۹۴ من آں شیر دل مردِ آزادہ ام　　کہ معجر بسویت فرستادہ ام
۴۷۹۵ چواں معجر اندر دلت کرد کار　　بباید رسیدی پیٔ کارزار
۴۷۹۶ نخستیں مرادہ باید جواب　　وزاں پس برو بر شیرِ کامیاب
۴۷۹۷ بکن وعدہ تا کے بہ یکجا شویم　　بمیداں کہ از بہرِ ہیجا شویم
۴۷۹۸ بیا تا چہ داری ز ترز در وز ور　　بتا ز انچہ داری ز یگران و پور
۴۷۹۹ منم بندۂ شاہِ ہندوستاں　　ولے کمتر از جملۂ بندگاں
۴۸۰۰ توی بادشاہے دیارِ مغل　　بہ ہند آمدہ با سوارِ مغل
۴۸۰۱ بیا تا دو لشکر بہ یکجا کنیم　　بمیدانِ پیکار تیغے زنیم
۴۸۰۲ بہ یکدیگر آنگہ نمائیم دست　　بکوشیم تا قوتِ دست ہست
۴۸۰۳ بہ بینیم تا یاری کردگار　　بسوئے کہ باشد دراں کارزار
۴۸۰۴ وگر خود نیائی بہ پیکارِ من　　ترا خلق گوید بہر انجمن
۴۸۰۵ کسے کو زیک بندہ عطف کرد　　نہ زیبد ابا شہریارش نبرد
۴۸۰۶ چو آں پیک بر خواجہ قتلغ رسید　　بدو گفت انچہ از ظفر خاں شنید
۴۸۰۷ شد افسردہ زاں قصۂ شاہِ مغل　　بہ پیچید از غصۂ شاہِ مغل
۴۸۰۸ F.۱۴۸ بہ تندی بر آوردہ آنگہ زباں　　بگفتش کہ ای پیک ہندوستاں
۴۸۰۹ زاید ربروزو بر خانِ خویش　　بدو گوی کای دشمنِ جانِ خویش
۴۸۱۰ مبادا کہ من قصدِ جانت کنم　　بیک ہوئے ناموسِ تو بشکنم
۴۸۱۱ ولیکن نہ زیبد مرا با تو جنگ　　ازیں رُو دریں کار کردم درنگ
۴۸۱۲ شہے آں کہ با شہ مقابل شود　　بہ پیکار با ہر کسے کم رود
۴۸۱۳ من ایں بار در ملک ہندوستاں　　کنم ایخ در باغ بادِ خزاں
۴۸۱۴ ہمہ خاک ایں کشور نا سزا　　رسانم بر افلاک روز و غا

نوٹ کی تشریح کے لیے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۱۵ F.۱۴۸ سر او الفضولان این بوم و بر — ز پامال اسپان کنم بی سپر
۴۸۱۶ ترا در سر افتاد گر این ہوس — کہ با ما بہ پیکار تازی فرس
۴۸۱۷ زاید ز سپہ را سبک تر بران — بشو محمد شاہِ ہندوستان
۴۸۱۸ تو امروز چیزے کہ گفتی بلاف — جوابت دہم جملہ روز مصاف
۴۸۱۹ بشو زود با شاہ خود ہم نفس — من اینک رسیدم بپائی زبس

شنیدن سلطان علاء الدین خبر رسیدن ملاعین و در کیلی لشکرگاہ کردن

۴۸۲۰ علاء الدین آں شاہِ اختر سعید — چو بشنید کافواج کافر رسید
۴۸۲۱ سران سپہ را ز اطراف خواند — دل شاں ہمی داد و زر می فشاند
۴۸۲۲ سپہ را ز زر ریختن چیرہ کرد — خودش* آمد و زد میاں بر نبرد
۴۸۲۳ بفرمود تا لشکر اسباب جنگ — مہیا کند یک بیک بے درنگ
۴۸۲۴ سر یک دو ہفتہ سپاہِ گراں — مہیا شد از حکم شاہِ جہاں
۴۸۲۵ دگر روز لشکر ز دہلی براند — بزد کوس در سمت کیلی براند
۴۸۲۶ بہ نزدیک کیلی میانِ دو آب — مقامے گزیدہ شہ کامیاب
۴۸۲۷ بیک سوئے آب و دگر سوئے خار — میاں لشکرِ خسروِ کامگار
۴۸۲۸ گرفتہ یکے قلبگاہے سرہ — پس از میمنہ گشتہ تا میسرہ*
۴۸۲۹ نظر کردہ افواج خود را تمام — تعین کردہ ہر صفدرے را مقام

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۳۰ بقلب سپه خود شهِ کامگار — چو شیران به بیشه گرفته قرار
۴۸۳۱ ظفر خان یل را بفرمود شاه — که باشد سوئ دست راست سپاه
۴۸۳۲ برو نامزد گرد د آرائے هند — گروهے که ازان ابنائے هند
۴۸۳۳ سوئے دستِ چپ خان نصرت لقب — چه فرسنگ کرده زمین را ادب
۴۸۳۴ الغخان بپشتی آن کینه خواه — خروشان ستاده به فرمان شاه
۴۸۳۵ اکرخان مقدم شده با شکوه — ز رعبش بلرزید هر جا که کوه
۴۸۳۶ به پشتی هر صف گرازے دلیر — کمین کرده چون در رهِ صید شیر
۴۸۳۷ پس آنگه علمها بفرمانِ شاه — زمین دوز کرده سرانِ سپاه
۴۸۳۸ همه کوهها کرده زنجیر پیچ — سپه گشته آنجا سکونت بسیچ
۴۸۳۹ بهر فوج دو بستگان پیل مست — تعین کرده آن خسرو* چیره دست
۴۸۴۰ ازان ژنده پیلان شرزه شکار — که کس بر نکو بد درین کارزار
۴۸۴۱ بفرمود پس شاهِ ذو الاقتدار — شده پیش هر صف یکے کوهسار
۴۸۴۲ کس از سرفرازان نجنبد ز جائے — مگر هم به فرمان فرمان روائے
۴۸۴۳ دگر خود کسے بگذرد زین سخن — سر خود نه بیند به پهلوئے تن
۴۸۴۴ وزان سو سپاهِ مغل صف به صف — بیار استه فوجها هر طرف
۴۸۴۵ همان خواجه قتلغ بقلب اندرون — پے افشرده با صد قرار و سکون
۴۸۴۶ F.149 همان هجلک او را شده میسره — ابا چند سرلشکرانِ سره
۴۸۴۷ تمر بوغه کو داور شاه بود — سوئے میمنه ایستادی نمود
۴۸۴۸ بیک مرغزار* ایستاده دو شیر — ز هر سو بشوریده مردِ دلیر
۴۸۴۹ یکے قطع کرده به شش ماه راه — کشیده به ملکے ز ملکے سپاه
۴۸۵۰ دوم فخرِ شاهانِ همت پرست — چو شیران به پیچیده با پیل مست

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۴۸۵۱ بکیں خواہیِ لشکر و بوم خویش — عدو را دو فرسنگ آمد بہ پیش
۴۸۵۲ نظر داشتہ آسمان و زمین — بعزمِ تماشا دراں دشت کین
۴۸۵۳ کہ بازیگرِ دہر بار دگر — چہ بازی نماید دراں بوم و بر
۴۸۵۴ چو آں ہر دو موکب ز قلب جناح — شد آراستہ چوں چمن در صباح
۴۸۵۵ وزاں پس چہار الچی تیز ہوش* — ہمہ آہنیں چنگ و پولاد پوش
۴۸۵۶ فرستاد شاہ مغل سوئے شاہ — بگفتا کہ اے شاہ دریا سپاہ
۴۸۵۷ عجب لشکر آید ز بیار استی — عجب ترکہ با ما دغا خواستی
۴۸۵۸ ندارد کسے یاد اندر جہاں — چنیں شاہ و لشکر بہ ہندوستاں
۴۸۵۹ گماں می برم اے شہِ نامور — کز آلِ کیانی بدیں کرّ و فر
۴۸۶۰ چنیں آید از خسروانِ دلیر — کہ باشند در بیشۂ خود چو شیر
۴۸۶۱ اگر شرزہ آید دراں مرغزار — نتابند ہرگز سر از کارزار
۴۸۶۲ یکے حملہ بر قصد او آورند — بہ مقدار مقدور نامے برند
۴۸۶۳ کنوں از تو ما را یکے آرزوست — دلِ ما ازیں باب در جست و جوست
۴۸۶۴ کہ چند است دریں ملک جندہ سوار — کیا نند سوئے یمین و یسار
۴۸۶۵ ہماں چہار الچیِ ما را بگوے — کہ باشند یک لحظہ در جست و جوے
۴۸۶۶ بگردند و بینند لشکر تمام — ہمہ سرکشاں را بپرسند نام
۴۸۶۷ وزاں پس بریں سوئے گردند باز — ہمیں است عزمِ شہِ سرفراز
۴۸۶۸ چو شاہِ جواں بخت و رستم نبرد — شنید ایں حکایت ازاں چار مرد
۴۸۶۹ بفرمود تا الچیانِ مغل — شمارند از نیزہ و تا دہل
۴۸۷۰ بگردند اطراف لشکر تمام — سراسر سراں را بپرسند نام
۴۸۷۱ کسے کو بدیشاں رساند گزند — بگردد جدا جملہ بندش ز بند
۴۸۷۲ ستادہ سرانِ سپہ از دو سو — سراسر کشیدہ سرہا رو برو

---

* نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۸۷۳ یکے سرفرازی ز چنداں سپاه — نجنبیده از جا به فرمانِ شاه
۴۸۷۴ هماں الجیانِ مغل یکسره — بدیدند چوں میمنه میسره
۴۸۷۵ سوئے لشکرِ خویش گشتند باز — گرازاں چو هنگام مستی گراز
۴۸۷۶ دراں تجربه هر چه آید به پیش — سراسر ببردند بر شاه خویش
۴۸۷۷ وزاں سو بر آمد ز هر سو خروش — در آمد ازاں شور خونها به جوش
۴۸۷۸ زده مهره و طاس و چنگِ مغل — دریں سوی شه باد و کوس و دهل
۴۸۷۹ یکے حمله آورد خاں دلیر — که بود است پورِ ظفر خان شیر
۴۸۸۰ ازاں حمله یکسر چناں راندشاں — که مقدورِ پیکار کم ماندشاں
۴۸۸۱ تمر چوں نظر کرد آں چیرگی — گذر کرد در خشم او تیرگی
۴۸۸۲ شنیدم همی خواست کز بیم خاں — گذارد زمین و بتابد عناں

در ذکر مصاف کیلی گوید

۴۸۸۳ بد از نبال او خان آفاق گیر — همی کرد طوفاں ز بارانِ تیر
۴۸۸۴ F.۱۵۰ دراں حال هوئے ز فوجِ مغل — بر آمد که شد محو بانگِ دهل
۴۸۸۵ هماں هجلک از جانبِ میسره — بفوجِ ظفر خاں بزد یکسره
۴۸۸۶ ظفر خاں سپر در بناگوش بست — ابا چند جنگ آوری چیره دست
۴۸۸۷ به پیچید آں خانِ اقلیم گیر — مغل را بجا نداشت از زخمِ تیر
۴۸۸۸ مغل چوں شد از چیرگی بیشتر — بدل گفت آں خانِ فیروز فر
۴۸۸۹ که فوجِ مغل چیره شد صف به صف — در آمد به پیکار از هر طرف
۴۸۹۰ نماند اندریں حرب گو فرصتے — هنوزم نیامد ز شه رخصتے
۴۸۹۱ کنوں نیست مقدورِ مردانِ کار — که باشند بر گفتهٔ شهریار
۴۸۹۲ بگفت ایں و خنجر کشید از نیام — برانگیخت یکران گیتی خرام
۴۸۹۳ یکے حمله آورد خاں دلیر — که شد دشمن چیره از جنگ سیر
۴۸۹۴ چو هجلک چنیں چیره دستی بدید — عناں را سوئے لشکر خود کشید

۴۸۹۵ بدنبال او خان حمله گرا   همی رفت و میکشت پس مانده را
۴۸۹۶ مغل را به تخصیص شد میسره   چو بر قلب کافر زدوش یکسره
۴۸۹۷ شنیدم کز آں حمله های درشت   سپاهِ مغل حمله بنمود *2 پشت
۴۸۹۸ ز بند مغل هم به اقبالِ خاں   برسته اسیرانِ هندوستاں
۴۸۹۹ دوانید چوں چند فرسنگ شاں   به پیچید در قلب گاهی عناں
۴۹۰۰ چپ و راست خود کرده آنگه نگاه   تنک دید با رایت خود سپاه
۴۹۰۱ نهانی بدل گفت آں خانِ راد   نباید کند خویش را خصم یاد
۴۹۰۲ بگردد ز هر سو یکے فوج باز   بیارد به افواج ما ترکتاز
۴۹۰۳ مبادا ز تاثیر چشم حسد   فره کرده جنگے گزندے رسد
۴۹۰۴ بگفت ایں و بند قبا تنگ کرد   سوئے لشکر خویش آهنگ کرد
۴۹۰۵ همی آمد آں خان گردن فراز   فره کرده جنگے همی گشت باز
۴۹۰۶ یکے *فوجے از کافران کهن   کمیں کرده بد در یکے غار بن
۴۹۰۷ که چوں لشکر هندواں بشکنیم   علمهائے شاں را به خاک افگنیم
۴۹۰۸ گریزاں سوئے شهر خود سر نهند   سراسیمه چوں سر بباید رنهند
۴۹۰۹ بر آریم ما زیں کمیں گاه سر   بگیریم و بندیم شاں بے خطر
۴۹۱۰ شنیدم سوارِ مغل ده هزار   سر شاں شده تیغ خاکسار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۱۱ کمین کرده اندر ره تخت گاه — گریزندگان را گرفتند راه
۴۹۱۲ چو بشکست فوج مغل صف به صف — گریزان نهادند سر هر طرف
۴۹۱۳ گروهی که اندر کمین بوده اند — کمر بسته بر ساز کین بوده اند
۴۹۱۴ شنیدند چون حال فوج خویش — رمیدند از بیم تاراج خویش
۴۹۱۵ نهادند سر سوی صحرا و دشت — ظفر خان شنیدم که چون بازگشت
۴۹۱۶ دران دشت خونخوار افتاده بود — که بهر غزا مادرش زاده بود
۴۹۱۷ همان کافران غریق غرور — بدیدند گردی بر آمد ز دور
۴۹۱۸ پس آنگه یکی فوج از آن تیره گرد — پدید آمده مستعد نبرد
۴۹۱۹ خرامنده پیشش یکی فوج پیل — زمین را سراسر گرفته تا دو میل
۴۹۲۰ شنیدم که بر خان پس از کارزار — نه بر مانده کس جز سوارے هزار

شهادت یافتن ظفر خان علیه الرحمة والغفران *1

۴۹۲۱ F.1 ظفر خان چو فوج ملاعین بدید — بگفت آبدار و عنان برکشید
۴۹۲۲ طلب کرد مردان چالاک را — دلے داد گردان بے باک را
۴۹۲۳ چو عثمان آخر بک سرفراز — چو عثمان یغان سالخورده گراز
۴۹۲۴ علی شاه رانا که بر پشت پیل — براندے ز خون مغل رود نیل
۴۹۲۵ دگر سرفرازان چابک سوار — که بودند با خان شیرزه شکار
۴۹۲۶ بدیشان بگفت ای سران سپاه — چه تدبیر باید درین حربگاه
۴۹۲۷ ازین فوج کافر اگر بگذریم — چه رو پیش صفدار عالم بریم
۴۹۲۸ ور آید ونگ پیچیم در کارزار — کجا یک هزار و کجا ده هزار
۴۹۲۹ عجب کار ما را به پیش آمده است — دو گرگ از پس و پیش میش آمده است

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۳۰ در عطف خیرے نہ در کارزار   کنیم آنچہ گویند مردان کار

۴۹۳۱ گروہے ز اصحاب آں انجمن   بگفتند کاے خان فرخندہ فن

۴۹۳۲ شکستی سراسر مغل را سپاہ   ز ماہی رسید ایں خبر تا بہ ماہ

۴۹۳۳ کنوں عطف ستایاں تراز کارزار   کہ شہ را بہ رہ ہست دو چشم است چار

۴۹۳۴ چو زاں قوم بشنید خاں ایں سخن   خروشید و جوشید چوں اہرمن

۴۹۳۵ بگفتا کہ اے قوم آشفتہ رائے   ندانید فرقے ز سر تا بپائے

۴۹۳۶ ہمہ حال چوں جاں بباید سپرد   بباید نمودن یکے دست برد

۴۹۳۷ من امروز ایدر چو نام آوراں   کنم ختم در ملک ہندوستاں

۴۹۳۸ دہم جنگے ایدر کہ در روزگار   بماند بشہنامہا یادگار

۴۹۳۹ گرازے کہ با ما دریں وقت تنگ   وفائے نماید بہنگام جنگ

۴۹۴۰ ہمو ہست ہمراہ اہل غزا   بود نقش نامش بہ مہر و وفا

۴۹۴۱ گروہے کہ دارند بر عطف رائے   نہ بستہ است شاں را کسے دست و پائے

۴۹۴۲ سپہ تا نگرد است بر جنگ ساز   سلامت ہمیں دم بگردند باز

۴۹۴۳ سراں چونکہ ایں قصہ از لفظ خاں   شنیدند گفتند در یک زباں

۴۹۴۴ کہ تا جاں بود جاں سپاری کنیم   بہ پیشت سر خود بخاک افگنیم

۴۹۴۵ بفرمان خاں جملہ راضی شویم   اگر خاں فرستد در آتش رویم

۴۹۴۶ چو خاں دید با او سران سپاہ   ببستند عہدے دراں غول گاہ

۴۹۴۷ بفرمود تا طبل جنگی زنند   نشانہ زمیں دوز یکسر کنند

۴۹۴۸ ہماں مرد شیر افگن خان راد   بقلب سپہ خود چو مرداں ستاد

۴۹۴۹ دو عثمان کو بد ہر یکے اختیار   یکے در یمیں شد یکے در یسار

۴۹۵۰ علی شاہ رانہ ابا فوج پیل   مقدم شدہ اندراں قال و قیل

۴۹۵۱ وزاں سوے ترغی در آمد شتاب   ابا سرفرازان ثابت رکاب

۴۹۵۲ سواران ہندی چو اندک بدید   یکے دائرہ گرد شاں برکشید

۴۹۵۳ سپاہ ظفر خاں چو یک لالہ زار   بگردش مغل ہمچو پرچین خار

۴۹۵۴ چو خاں دید ہر چار جانب مغل   چو پیرامن گرد بنے دور غسل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۵۵ برانگیخت آنگه ظفر خان هیون / همی بیخت زو دشمنان جوی خون

۴۹۵۶ ز باران تیران سر سرکشان / یکی رخنه انداخت در قلب شان

۴۹۵۷ چو زان قلب آماج داری گذشت / سوی میسره شان سبک بازگشت

۴۹۵۸ E|52 ازان رفتن و آمدن خان یل / دو فوج مغل را فگنده خلل

۴۹۵۹ وزان پس یکی لحظه فرصت نداد / دگر باره در فوج ایشان فتاد

۴۹۶۰ مغل را صف میمنه برگرفت / فلک مانده زان چیرگی در شگفت

۴۹۶۱ همان ژنده پیلان پولاد پوش / برآورده هردم ز مستی خروش

۴۹۶۲ ز هر حمله کاورد آن شیر نر / سپاه مغل شد پسی پی سپر

۴۹۶۳ بهر سو که برگرد بشکست شان / همی کشت و می خست و می بست شان

۴۹۶۴ مغل گشته شد بیشی از ده هزار / ز شمشیر خان ملاعین شکار

۴۹۶۵ سوار دو بیست مانده بر خان راد / دگر جا به بر حمله سر نهاد

۴۹۶۶ به چو ترغی چنان چیره دستی بدید / زبان ملامت به یاران کشید

۴۹۶۷ سران سپاه مغل را بگفت / به تندی حدیثی که کس کم شنفت

۴۹۶۸ همی گفت کای زمره سست پای / بجز در غنیمت ندارید رای

۴۹۶۹ نیاید ز غارتگران کارزار / همه عاجز آیند هنگام کار

۴۹۷۰ سواری صد از ملک هندوستان / فتاده میان سپاهی گران

۴۹۷۱ بهر سو که رخ کرد تاراج کرد / ز افواج آیینه برآورد گرد

۴۹۷۲ کسی را گرفت و کسی را بکشت / ندیده ز افواج ما جز که پشت

۴۹۷۳ برین نوع ای سست پایان خام / مگر گشته گردید اندر نیام

۴۹۷۴ چو لشکر ز ترغی بسی ناسزا / شنیدند گشتند حمله گرا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۷۵ تمامی بیکبارگی ہو زدند بسے مہرہ و طاس ہر سو زدند
۴۹۷۶ ز ہر سوئے خود را بکردند یاد ہمہ خاکساراں نشستہ بباد
۴۹۷۷ یکے حلقہ کردند بر گرد خاں چو بر گرد مہ فوج سیارگاں
۴۹۷۸ وزاں پس ز ہر سو بر آشوفتند بیکبارگی جملہ بر کوفتند
۴۹۷۹ در آمد سوارِ مغل ہر طرف صف ہند شد چوں بہ میداں ہدف
۴۹۸۰ ز ملتے سپر ہا کشیدہ برو ہراسے بجز وند از اں ہائے ہو
۴۹۸۱ بہ ترکش یکے تیر تا داشتند مغل را چو بازیچہ پنداشتند
۴۹۸۲ دو سہ بار فوج مغل را بہ تیر بر دند بستر دراں دار و گیر
۴۹۸۳ ہم آخر چو تیرے بہ ترکش نماند گریزے بہ شیراں سرکش نماند
۴۹۸۴ گرفتند مر یکدگر را کنار وداعے بکردند بر روزگار
۴۹۸۵ بگفتند تکبیر و بر کوفتند مغل را بہ شمشیر سر کوفتند
۴۹۸۶ ظفر خاں ہماں سرکش نامدار بسے تیغہا زد دراں کارزار
۴۹۸۷ ہم آخر یکے تیر جوشن شگاف کہ بر جست از شست تقدیر صاف
۴۹۸۸ ہماں تیر در سینۂ خاں رسید زرہ دوخت سر سوئے دیگر کشید
۴۹۸۹ چو شد بست زخم آں سرافراز مرد بہ غلطید از رخش گیتی نورد
۴۹۹۰ بیفتاد بر خاک ازاں بادپائے بر آمد ز گیتی یکے ہائے ہائے
۴۹۹۱ ز مرگش زمیں خاک بر سر فگند فلک قرطۂ نیل در سر فگند
۴۹۹۲ چو در فوج ہندوستاں سر نماند ز ہر سو مغل سوئے شاں رخش راند
۴۹۹۳ دو صد شست بر ہر نہنگ کشاد دو صد تیغ بر ہر ہژبرے فتاد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۴۹۹۴ ۴:۱۵۳ شنیدم یکے زاں فراواں سوار — نیامد بروں زندہ زاں کارزار
۴۹۹۵ زفیلان صفدر دراں جنگ جا — بیفتاد سی پیل حمله گرا
۴۹۹۶ شنیدم مغل چوں دراں حربگاه — طلب کرد سرہائے اہل سپاه
۴۹۹۷ تن خان صفدار دریافتند — بریدند سر سینه بشگافتند
۴۹۹۸ کشیدند از سینهٔ خاں جگر — برو بود موئے برآورده سر
۴۹۹۹ دو سه پیل را ترغی بدسگال — کشیده زخرطوم تادم دوال
۵۰۰۰ ہمیں و ہماں ہر دو بر شاه خویش — بتحفه ببرد آں سگ فتنه کیش
۵۰۰۱ چو بشنید صفدار ہندوستاں — که رستم سفر کرد ازیں ہفتخواں
۵۰۰۲ زمرگش بسے کرد حسرت و فسوس — دگر روزه ہنگام بانگ خروس
۵۰۰۳ سران سپه پیش شاه آمدند — چو سیاره برگرد ماه آمدند
۵۰۰۴ بگفتند بعد از دعا یک زباں — که اے شاه میموں فن کامراں
۵۰۰۵ ترا داد حق ملک و تدبیر رائے — ضمیرت بهر باب مشکل کشائے
۵۰۰۶ زمرگ ظفر خان رستم نژاد — سپاه ترا اسر بسر دل فتاد
۵۰۰۷ سپاه مغل چیره شد باز گشت — بر آہنگ پیکار دمساز گشت
۵۰۰۸ بہ بیند اگر مصلحت شہریار — نیاید رود در پناه حصار
۵۰۰۹ دہد بعد ازیں جنگ در تختگاه — که لشکر قوی دل بود در پناه
۵۰۱۰ چو ایں قصه بشنید شاه از سراں — بگفتا که اے خام سر لشکراں
۵۰۱۱ شہاں را نشاید که در ترک و تاز — زمیں گرفته گذارند باز
۵۰۱۲ اگر دی گروہے که خود رائے بود — ز فرمان ما گشت و عجلت نمود
۵۰۱۳ به کیفر رسانید شاں را قضا — ازیں قصه بگذر مضی ما مضی
۵۰۱۴ کنوں باد اینجا و فوج مغل — دگر بانگ کوس و خروش دہل
۵۰۱۵ سپاہم اگر سر به سستی نہد — مرا یاری اندر و عالم دہد

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۱۶	بیک تن منم صد هزاران سپاه	مرا رستمے دان تو در حربگاه
۵۰۱۷	گر آرد به من زور هر سو خطر	از اینجا نه جنبم بجز پیشتر
۵۰۱۸	همان لحظه پیکے بیامد شتاب	ثنا خواند پس گفت ای کامیاب
۵۰۱۹	سپاهِ مغل سر بسر بازگشت	همی آید اینک ز اطراف دشت
۵۰۲۰	در اثنائے این قصه گردے بخاست	چه از جانب چپ چه از سوی راست
۵۰۲۱	چو صف ملاعین نمودار گرد	صفِ هند شد ساخته بر نبرد
۵۰۲۲	همان تعبیه کان بروز نخست	بکردند بارِ دگر شد درست
۵۰۲۳	شد افواج آراسته هر دو سوی	ستادند گردنکشان رو بروے
۵۰۲۴	شه هند جائے ظفر خان نیو	فرستاد اگر خان کشور خدیو
۵۰۲۵	وزان سوی ترغی مقدم شده	ز فوج فراوان مغل کم شده
۵۰۲۶	دو لشکر ستاده بدشت نبرد	به جوش آمده خونِ هر شیر مرد
۵۰۲۷	ز هر سوے مردانِ پرخاش گر	بسوئے حریفان نهاده نظر
۵۰۲۸	همه سرکشان مانده در انتظار	که کے در رسد ساعت کارزار
۵۰۲۹	سوی یکدگر چشم بگماشته	نظر بر رخ یکدگر داشته
۵۰۳۰	دران روز از اول صبح گاه	ستادند تا شام هر دو سپاه
۵۰۳۱	چو شب شد سپاهِ مغل بازگشت	گروهے دوازده حد کیلی گذشت
۵۰۳۲ F.154	دگر روز کز دامنِ آسمان	فرو ریخت زر شاه سیارگان
۵۰۳۳	سپاهِ مغل باز شد آشکار	شه هند هم کرد لشکر سوار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۳۴ ستادند بار دگر رو برو ی — کسے کم درآویخت از ہر دو سوئے

۵۰۳۵ چو شب شد ملاعیں بگشتند باز — گرفتند در پیش راہے دراز

۵۰۳۶ بگرداند آہنگ اقلیم خویش — شاباش برفتند دہ میل پیش

۵۰۳۷ چو بشنید صفدار ہندوستاں — کہ باد خزاں رفت ازیں بوستاں

۵۰۳۸ بدل گفت کاں قوم ناپاک دیں — سگانند ہنگام پیکار کیں

۵۰۳۹ زفتند شیران تیز شکار — بدنبال سگ خاصہ وقت فرار

۵۰۴۰ دگر آنکہ شوم است دیدار شاں — نہ بیند خردمند رخسار شاں

۵۰۴۱ فتوحے نبینم ازیں بیشتر — کہ ہرگز رخ شاں نہ بینم دگر

۵۰۴۲ وزاں پس بسے گفت شکر خدای — سوئے شہر خود شد عزیمت گرائے

۵۰۴۳ بہ شہر آمد و کرد شادی بسے — ز عشرت شگفتہ دل ہر کسے

۵۰۴۴ ہمہ شہر زاں خرمی گشت شاد — کسے مردگاں را نمی کرد یاد

۵۰۴۵ چنیں است آئین اہل زماں — بود ہر کس از عیب خود شادماں

۵۰۴۶ اگر صد برادر بہ میرد بہ پیش — چناں کس نگرید کہ از درد خویش

۵۰۴۷ اگر خود جہاں جملہ خرم بود — دل خستہ را خرمی کم بود

۵۰۴۸ دلے کم بسوزد ز مرگ پدر — بران گونہ گر یکشبہ درد سر

۵۰۴۹ عزیزے کہ از دیدہ افتاد دور — نیارد کسش یاد تا نفخ صور

۵۰۵۰ مگر آنکہ گوید حکایت کسے — سخن اندراں قصہ افتد بسے

۵۰۵۱ دراں قصہ ناگاہ یادش کنند — طفیل حکایت نفیرے زنند

۵۰۵۲ ہماں لحظہ از یاد او بگذرند — سر قصہ را باز یاد آورند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۵۳ درین قصه عالم تمامی درست — ولی مذهب عاشقان دیگر است
۵۰۵۴ حکایت نگویند بی نام دوست — زبان کم گشایند بی کام دوست
۵۰۵۵ چنان مست باشند هر صبح و شام — که فارق نباشند در صبح و شام
۵۰۵۶ دگر یکدم آیند ناگه بهوش — بگویند هر لحظه با صد خروش
۵۰۵۷ بیا ساقیا عقل ما کن خراب — یکی جرعه در جام کن زان شراب
۵۰۵۸ که بر وی بود دست می گر حرام — ازان جرعه جانها بیرزد مدام

عزیمت کردن اَلغخان در تهنبور و فیروزی یافتن او

۵۰۵۹ ز تشویش کافر شه روزگار — چو شد فارغ از فضل پروردگار
۵۰۶۰ بگفتا که هر کس با قطاع خویش — براند با خیل و اتباع خویش
۵۰۶۱ الغخان به جهاین چو لشکر کشید — که شهر نوش گشت نامش جدید
۵۰۶۲ همی تاخت اطراف آن مرز و بوم — همی داد مرماکیان جای بوم
۵۰۶۳ چو بشنید کان هر دو غدار مرد — که با او به گجرات عذری بکرد
۵۰۶۴ به پیوست هر دو برای همیر — همی باشد آنجا سکونت پذیر
۵۰۶۵ الغخان درین کار همت ببست — که زود آید آن هر دو دشمن بدست
۵۰۶۶ فرستاد پیکی به رای همیر — بدستش یکی قصهٔ دلپذیر

نامه فرستادن الغخان بر رای همیر و مشورت کردن همیر با وزیران خویش

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۶۷ F.۱۵۵ نبشتہ پس از نام پروردگار — یکے خط بران ہندوئے نامدار
۵۰۶۸ کہ اے سدرایان ہندوستاں — تو مارا یکے ہستی از دوستاں
۵۰۶۹ چرا باشد از دوستی بگذری — چرا دشمن دوست را پروری
۵۰۷۰ شنیدم کہ آں ہر دو بدخواہ من — کہ چاہے بکندند در راہ من
۵۰۷۱ قمیزی محمد شہ و کابہرد — کہ ہستند غدار بلغاک جو
۵۰۷۲ خزیدند بر رائے کشور فروز — مقیم اند در خدمت او ہنوز
۵۰۷۳ زنامم گرفتند نشو و نما — ہم آخر نہ کردند با من وفا
۵۰۷۴ ترا کے چنیں قوم یاری کنند — کہ ہموارہ زنہار خواری کنند
۵۰۷۵ بکش دشمن ما اگر دوستی — کہ شد مہر و کیں ضد ہم بوستی
۵۰۷۶ دگر خود دریں کار کردی درنگ — بباید شوی ساختہ بہر جنگ
۵۰۷۷ چو ایں قصہ خواندند پیش ہمیر — طلب کرد ہر جا کہ دانا مشیر
۵۰۷۸ ہمیں راز بر رائے شاں آشکار — بکرد و طلب کرد تدبیر کار
۵۰۷۹ مشیران او بعد مدح و دعائے — بگفتند کاے رائے فرخندہ رائے
۵۰۸۰ تو دانی کہ با ترک کینہ زیاں ست — کہ امروز گیتی بہ فرمان شاں ست
۵۰۸۱ گرت ہست مطلوب از خان جہاں — بہ ترکاں مخالف مشو تا تواں
۵۰۸۲ بدہ آں دو مرد ستمگارہ را — کہ کردند با اہل نعمت جفا
۵۰۸۳ جز ایں نیست اے رائے فرخندہ رائے — بود فتنہ انگیز و آفت نمائے
۵۰۸۴ ہمیر ایں حکایت چو در گوش کرد — بگفتا کہ نپسندد ایں رائے مرد
۵۰۸۵ گروہے کہ در سایۂ من نشست — نیاید بر ایشاں فلک نیز دست

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۰۸۶ اگر ہر کجا ترک پیدا شود — بقصدم دریں حصن یکجا شود
۵۰۸۷ یقیں تا بجنبید رگے در تنم — پناہندگاں را معونت کنم
۵۰۸۸ وگر خود دل خود بہ سستی نہم — پناہندہ را دست دشمن دہم
۵۰۸۹ بہ سستی برم نام ازیں روزگار — کہ خوانند مرا بعد ازیں ہر دیار

جواب نامۂ بنشتن رائے ہمیر برالغخاں

۵۰۹۰ وزاں پس بگفتا کہ ہندی دبیر — یکے نقش دیبا زند بر حریر
۵۰۹۱ نویسد پس از نام یزدان پاک — حدیثے براں سرور خشمناک
۵۰۹۲ کہ خانا مرا نیست کیں با کسے — گرم مال افزون ست و لشکر بسے
۵۰۹۳ ولیکن دو سہ ترک از بیم جاں — پناہندہ آمد بدار الاماں
۵۰۹۴ چہ گوید دریں باب خان کریم — تواں دادشاں را بہ دست غریم
۵۰۹۵ چنیں سستی از خط ہمت برونست — گذر زیں حکایت کہ ناخوش فزونست
۵۰۹۶ دگر خود خصومت کنی زیں جواب — بہ تندی کشی لشکر ایدر شتاب
۵۰۹۷ مرا ہم سپاہ ست بروں از شمار — دگر برتر از چرخ دارم حصار
۵۰۹۸ بیازود اگر رائے داری بہ جنگ — نشاید دریں باب کردن درنگ
۵۰۹۹ چو پیش الغخاں دبیران ہند — بخواندند آں نامۂ ناپسند

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

ذکر محصر کردن الغخاں رنتهنبور را

۵۱۰۰ بفرمود خاں تا تبیره زنند — سران سپه ساز لشکر کنند
۵۱۰۱ یکایک بروں آمد از شهر نو — به فرمود با رهبر پیش رو
۵۱۰۲ برانید در جانب رنتهنبور — رسانید گرد از ثری تا به ثور
۵۱۰۳ ۱۵۶ شتابان همی راند آں سرفراز — چو در بیشه شیر کهنه گراز
۵۱۰۴ چو لشکر در آمد به نزدِ حصار — بزد خیمه در دامنِ کوهسار
۵۱۰۵ یکے کوه دیدند عالی نشاں — که تیغش شده همسر آسماں
۵۱۰۶ پرنده چو بالائے او بگذرد — رواں نسر طایر در او بشکرد
۵۱۰۷ چو مرغے باوجش دمی بر زند — برو چنگ نسرین یکسر زند
۵۱۰۸ سپه ماند در زیر آں خاره سنگ — نه در راه آویزنی روی جنگ
۵۱۰۹ چو بگذشت ازیں ماجرا چند گاه — نوندے دوانید خاں سوئے شاه
۵۱۱۰ بشه داد آگاهی از حال خویش — که گرگ از پس و چاه آمد به پیش
۵۱۱۱ دگر باز گردم ز زیرِ حصار — بدرگاهِ خسرو شوم شرمسار
۵۱۱۲ دگر مانم ایدر دگر یک دو ماه — همی جمع گردد ز هندو سپاه
۵۱۱۳ بباید به غفلت شبے خوں زنند — چنیں لشکرِ چیره را بشکنند
۵۱۱۴ نه بینم گریزے دریں کار و بار — مگر آنچه فرمان دهد شهریار

عزیمت سلطان علاؤالدین به قصد رنتهنبور و فیروزی یافتن

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمه ملاحظه ہو۔

۵۱۱۵	الاغ الغخان چو بر شه رسید	شه احوال از وی سراسر شنید
۵۱۱۶	بگفتا که طبل عزیمت زنند	یکے بارگاہے بتلپت زنند
۵۱۱۷	شنیدم خود آں شاہ روشن ضمیر	بزد خیمه بیرون بقصد همیر
۵۱۱۸	ز تلپت دگر روز لشکر براند	جہاں در رکابش سراسر براند
۵۱۱۹	همی رفت تا سر بجهاین کشید	الغخاں بپابوسی شه در رسید
۵۱۲۰	یکے مرحله کرد پابوس شاه	خبر داد شه را ز حال سپاه
۵۱۲۱	هماں خاں نصرت یل چیره مرد	رواں شد ز عالم بر وی نبرد
۵۱۲۲	اگر همراں وقت در روز جنگ	فتادند چندے سراں بی درنگ
۵۱۲۳	دگر روز خسرو بقصد دار و گیر	سپه راند بر قصد حصن همیر
۵۱۲۴	سپه خیمه زد گرد گرد حصار	همی کرد هر روز و شب کارزار
۵۱۲۵	نهادند سر سوئے غضباں بسے	آ ننگے تعین گشته بر هر کسے
۵۱۲۶	ببسته بهر سوئے گرگج بلند	رسانیده هر کنگرے را گزند
۵۱۲۷	هماں رائے هندو همیر دلیر	به پیچیده در بیشهٔ خود چو شیر
۵۱۲۸	هر آں حیله کز ترک شد آشکار	بتدبیر نقضش بدے هوشیار
۵۱۲۹	اگر دست بر خندقے داشتند	به چوب و نجاشا کش انباشتند
۵۱۳۰	همی هندواں آتش افروختند	هماں شب به نقضش همی سوختند
۵۱۳۱	ز غضباں اگر رفت سنگے دروں	گراں تر ازاں سنگے آید بروں
۵۱۳۲	شنیدم سرافراز عالم فزوں	فرستاد بر وی فریب و فسوں
۵۱۳۳	که نوعے سر اندر اطاعت نهند	به شه جزیهٔ باغ زیاں دهند
۵۱۳۴	بیک لحظه آں هندوی سخت سر	بفرمان خسرو به بسته کمر

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٥١٣٥	به یک سال کامل دران روزگار	نیفتاد نقصانی اندر حصار
٥١٣٦	وزان پس سرافراز فیروز مند	رهی یافت بر فتح حصن بلند
٥١٣٧	یکی حیله انگیخت شاهِ جهان	که عاجز شده رای از دفع آن
٥١٣٨	بفرمود تا اهل لشکر تمام	ز دلق کهن جامه و چرم خام
٥١٣٩ F.١٥٧	خریطه بدوزند در گل کنند	بیک خندقی روز و شب افگنند
٥١٤٠	چو پر گشت خندق یلانِ سپاه	همی جنگ کردند بیگاه و گاه
٥١٤١	بسی سر دران حصن پامال گشت	بهر جانبی جوی خون می گذشت
٥١٤٢	چو ره شد که لشکر رود بر حصار	به بستند ره هندوان از شرار
٥١٤٣	بهر جا که بود است خاشاک و خس	تمامی به یکجای کردند و پس
٥١٤٤	دران ره فگندند و آتش زدند	دو سه هفته زان حیله بی غم شدند
٥١٤٥	هم آخر چو جای درست نماند	بحصن اندرون جز مشقت نماند
٥١٤٦	معاش و علف سر بنقصان نهاد	سپه چیره شد جان هند و فساد
٥١٤٧	یکی جوهری کرد رای همیر	برآمد ز هر کنگره و ز نفیر
٥١٤٨	یکی آتشی در حرم برفروخت	همه مخزن مال حرم را بسوخت
٥١٤٩	نفایس تمامی در آتش فگند	همه خانمان کرد بر خود سپند
٥١٥٠	پس آنگه سر خویش را کرد گل	بدان تا سرش چون ببرّد اجل
٥١٥١	نگردد سرش دست آویز کس	نیاید کسی بر سرش دسترس
٥١٥٢	طلب کرد اصحاب نادر و را	وداعی همی کرد هر مرد را
٥١٥٣	غریوی برآمد درون حصار	نبالید دیوار و در زار زار

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۵۴ پس آنگه بیکبارگے برنشست — بیکبارگی از جہاں رخت بست

۵۱۵۵ قمیزی محمد شہ وکا بھرد — کمر بستہ در پیش آں نامجو

۵۱۵۶ بروں آمد از حصن رائے ہمیر — ز لشکر بر آمد ز ہر سو نفیر

۵۱۵۷ دویدند از ہر طرف سرکشاں — ہمہ تاپخ در رمح و خنجر کشاں

۵۱۵۸ یکایک بہ ہندو در آویختند — بسے خون شانرا ہمی ریختند

۵۱۵۹ گروہے ز جان و جہاں خاستہ — پئے مرگ خود را بیاراستہ

۵۱۶۰ گروہے دگر بستہ در کیں کمر — بسالے فزوں خوردہ خون جگر

۵۱۶۱ بسے خوں دراں حربگہ ریختند — بسے خون یکدیگر آمیختند

۵۱۶۲ یکے را جدا گشتہ بندی ز بند — بدنداں ہمی پوست بدخواہ کند

۵۱۶۳ یکے در پئے خصم پیر دواں — یکے راندہ بے پائے تیغے رواں

۵۱۶۴ یکے گشتہ در نزع حملہ گرائے — ز آشفتگی کردہ در جنگ رائے

۵۱۶۵ یکے خوردہ شمشیر پہلو شگاف — زدہ بر عدو ناوکے موشگاف

۵۱۶۶ نگردند کم تا دمے بود شاں — خصومت کناں می سپردند جاں

۵۱۶۷ ہم آخر بیفتاد رائے ہمیر — ز خیلش کسے زندہ نامد اسیر

۵۱۶۸ ہمہ جاں سپردند در حربگاہ — وزاں پس براندند ز انجا سپاہ

۵۱۶۹ گرفتند آں قلعہ را ناگرفت — علمہائے اسلام بالا گرفت

۵۱۷۰ چو آں حصن بر دست ترکاں فتاد — دل ہنداں ورغم جاں فتاد

۵۱۷۱ بماتم نشستند رایان ہند — وزم گشتہ کشورکشایان ہند

۵۱۷۲ شنیدم شہنشاہ فیروزمند — چو مفتوح شد آں حصار بلند

۵۱۷۳ سوئے شہر دہلی عزیمت نمود — کہ جانش ہواخواہ آں شہر بود

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

دگر بلغاک حاجی مولا در غیبت سلطان علاؤ الدین در دہلے

۵۱۷۴ شنیدم کز اں پیش کاں شہریار — کند فتح آں بارۂ استوار
۵۱۷۵ به دہلی یکے فتنۂ زاد بود — در کینه بر شاه بکشاد بود
۵۱۷۶ F.۱۵۸ ہماں چیره مولاے حاجی بنام — به دہلی یکے حرکت آورد خام
۵۱۷۷ مگر شحنۂ دبه رتوکت تود — یکے روز از انجا عزیمت نمود
۵۱۷۸ درآمد به شہر آں ستمگاره مرد — گروہے ز آشفتگاں جمع کرد
۵۱۷۹ بصد غدر و غفلت بوقت زوال — بریده سر ترمذی کوتوال
۵۱۸۰ ہمه کوتوالے برو گشته یار — برآورده شورے به شہر آشکار
۵۱۸۱ سیوم حصۂ شہر را ضبط کرد — بر دیار شد چند کم مایه مرد
۵۱۸۲ شنیدم گروہے ہواخواه شاه — بکردند موجود فوجے سپاه
۵۱۸۳ بگشتند با او خصومت گرا — شکستند آں مرد بے مایه را
۵۱۸۴ شکسته چو از پیش لشکر گریخت — ہمی رفت خون دل از دیده ریخت
۵۱۸۵ گروہے که دنبال تشتافتند — چناں رفت کش بازکم یافتند
۵۱۸۶ ازاں پیش کو بشکند از سپاه — به گفتند حالش بدرگاه شاه
۵۱۸۷ الغخاں به فرمانِ شاہجہاں — ابا لشکری شد به قصدش رواں
۵۱۸۸ خروشاں چو نزدیک دہلی رسید — شکست و فرارش ز ہر کس شنید
۵۱۸۹ به شہر آمد و خلق شوریده را — دل آورد از دادن دل بجا
۵۱۹۰ ہمه خلق سوے الغخاں شتافت — ہمه شہر شوریده آرام یافت
۵۱۹۱ وزاں پس الغخاں ز دہلی براند — سوے حضرت شاه مرکب جہاند
۵۱۹۲ پس آنکه چو کردند فتح حصار — الغخاں به حکم شهِ کامگار
۵۱۹۳ دراں کشور نغز نوگیر ماند — شہنشه سوئے شہر مرکب جہاند

۵۱۹۴ شنیدم چو شه سر به حضرت کشید — زبلغاک حاجی دلش نی کفید [1]
۵۱۹۵ چو بودش درونش پر از خشم و قهر — بزد خیمهٔ هم به بیرون شهر
۵۱۹۶ همی بود روزے دہ با گداز — وزاں جا دگر روز شد عزم ساز
۵۱۹۷ شنیدم که ماهے یکے شهریار — همی کرد در حد اندری شکار
۵۱۹۸ دلش بود پر غصّه بر شهریاں — ازاں روئی آں خسروئی کامراں
۵۱۹۹ همی راند آں غصّه در صید گاه — چو بے صید شد سر بسر صید گاه
۵۲۰۰ وزآنجائے سر در تهاله نهاد — ره عرض بر اهل لشکر گشاد
۵۲۰۱ همی چید هر جا که مرد گزیں — همی کرد او را مواجب تعیں
۵۲۰۲ همی داد اسپے به میزان ناں — ابا ترکش و زین و برگستواں
۵۲۰۳ شد آں روز آغاز عرض سپاه — پس آنگه بریں ساں که گفتیم شاه
۵۲۰۴ سوئے شهر شد از تهاله رواں — پس از چند گه شاه صاحب قراں
۵۲۰۵ یکے روز زد خیمه بیرون شهر — کشیده پئے هندواں تیغ قهر
۵۲۰۶ بر آهنگ چتور لشکر کشید — بفرمانِ آں شاهِ اختر سعید
۵۲۰۷ به تلپت یکے بارگاهے زدند — بروں خیمه هر جا سپاهے زدند

عزیمت کردن سلطان علاؔء الدّین به قصد چتوّر و فتنه انگیختن سلیماؔن شه در تلبت

۵۲۰۸ به تلبت چو شد چند روزی مقام — برآورد سر فتنهٔ لیک خام
۵۲۰۹ سلیماں شه آں پسرک خام کار — که بدزادهٔ داور شهریار
۵۲۱۰ شه از لطف کردش الغ خاں خطاب — یکے رائے ناخوش زد او ناصواب

---

[1] نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

5211 F.159	هماں خان قتلغ برگشت یار	که هم داورش بود هم غمگسار
5212	ابا چند همدست و همراز خویش	رسیدند یک روز با ساز خویش
5213	لکد خاں هماں مرد خام دلیر	برآورده آوازهٔ شیر شیر
5214	درآمد دراں بارگاه بلند	که بنشسته در دی شه هوشمند
5215	رواں تیر در جانب شه گشاد	شه از تخت بر جامخانه فتاد
5216	بیک دستش اندک جراحت رسید	وزاں زخم خونے بهر سو دوید
5217	دو سه تیر دیگر پس آیندگاں	گشادند بر خسرو کامراں
5218	چو شه داشت باقی حیاتے دگر	نیامد یکے تیرشاں کارگر
5219	چو دیدند آں قوم نا داشت خوی	که بد کشته آں خسرو نامجوی
5220	همی باز گشتند ازاں بارگاه	شنیدم که مردے ز خاصان شاه
5221	محمد مراں مرد را بود نام	بگرد شهنشاه بودے مدام
5222	یکے ترک بودست اباجی بنام	بسے خورده در خوان خسرو طعام
5223	محمد به پشتش یکے تیر زد	تو گوئی که از شست تقدیر زد
5224	اباجی چو افتاد در پیش در	سلیماں شه و اهل او سر بسر
5225	ز بهر نشانی آں ترک و تاز	به قصد سر شه بگشتند باز
5226	شنیدم دو سه مرد هندوستان	بر شه ز تر غاگ آمد دواں
5227	به سر پوشش کرده سر شاه را	بگفتند آں قوم بدخواه را
5228	که شه خفت از سر بدارید دست	بضبط ممالک درآرید دست
5229	چه[۵] باید سر کشته را برید	خصوص آنکه سرها بسے برکشید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۳۰ همان قوم غدّار وحشت گرای — چو دیدند رفت از جهان کدخدای

۵۲۳۱ به غفلت گذشتند ازان جایگاه — چو رفتند شان سر برآورد شاه

۵۲۳۲ گروهی که بودند پیرامنش — نشستند و بستند زخم تنش

۵۲۳۳ نشاندند شه را به یکبارگی — برو یار شد جمله نظارگی

۵۲۳۴ پس آنگاه در پیش انداختند — خروشان سوی دشمنان تاختند

۵۲۳۵ بهر گام خلقی بر دمی فزود — که هر یک مراد را هواخواه بود

۵۲۳۶ ضرورت کمر بست بهر نبرد — سراسر صف پیل را پیش کرد

۵۲۳۷ سلیمان شه آن مرد ناپخته رای — چو بشنید می آید آن کدخدای

۵۲۳۸ مقابل سوی شاه عالم ستاد — همه خلق رخ سوی سلطان نهاد

۵۲۳۹ علی شه همان شحنهٔ پیل شاه — کز اهل وفا بود آن نیک خواه

۵۲۴۰ برآیین پیکار پیلان براند — به پیش شه آمد ثنائی بخواند

۵۲۴۱ همان خان قتلغ دران دار و گیر — بدست یکی زنده آمد اسیر

۵۲۴۲ چو شه دید فرمود کان شخص عام — به پیچید در جامخانه تمام

۵۲۴۳ پس آنگه بفرمود فرمان روا — لگدمال کردن مران فتنه را

۵۲۴۴ اگر خان چو برگشتن بخت دید — عنان را به عزم هزیمت کشید

۵۲۴۵ بقصد سرش گروهی که بشتافتند — بیک آبگیرش دریافتند

۵۲۴۶ گرفتند او را همانجا فرد — سرش را بریدند بی گفت و گو

۵۲۴۷ پس آن سر کشیدند در پیش شاه — چو شه دید آن سر برآورد آه

۵۲۴۸ بصد گریه گفت آنگهی شهریار — کز این سر بسی داشتم در کنار

۵۲۴۹ هم آخر بقصد سرش برشتافت — که بد کرد با کس که کیفر نیافت

۵۲۵۰ بسی کرد خسرو ز مرگش فسوس — دگر روز چون خاست بانگ خروس

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۵۱ F.۱۴۰ شہنشہ سپہ را بہ چتور راند ‏— ز ہر سو بسے خون ہندو فشاند
۵۲۵۲ بچتور چوں خیمہ زد شہریار — کہ دار دیکے سخت محکم حصار
۵۲۵۳ درو سو ہز سپہ گزیں بود رائے — مہے ہشت با شاہ قلعہ کشائے
۵۲۵۴ بہ پیچیدہ ماندہ فرود از حصار — ہمی کرد ہر روز و شب کارزار
۵۲۵۵ پس از ہشت مہ خواست از شہ اماں — بدادش اماں خسرو کامراں
۵۲۵۶ فرود آمد از حصن بوسید پا — بدو خلعتے داد فرماں روا
۵۲۵۷ پس آنگاہ شاہین شرزہ شکار — کہ بودے پسر خواندۂ شہریار
۵۲۵۸ ملک نامیش کردہ خسرو خطاب — غلامے گزیں بود آں کامیاب
۵۲۵۹ بفرمان خسرو بہ چتور ماند — ز چتور پس شہ سوئے شہر راند

بدگماں شدن سلطان علاؤ الدین در باب الغخاں و زہر سپردن

۵۲۶۰ شنیدم سلیماں شہ کامگار — چو افتاد در خرگہ شہریار
۵۲۶۱ غلامے از انجا ز خاصان شاہ — بروں شد ازاں شور بگرفت راہ
۵۲۶۲ سیوم روز بر سر الغخاں کشید — بگوشش یکے نالہ پنہاں کشید
۵۲۶۳ بگفتا سلیماں شہ نابکار — یکے عذر آورد بر شہریار
۵۲۶۴ جدا کرد از تن سر شاہ راد — کلاہ کیاں بر سر خود نہاد
۵۲۶۵ الغخاں چو ایں حال ناخوش شنید — بزیر قبا پیرہن بر درید

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

٥٢٦٦ پس آنگاه آن خان گردن[1] فراز — نہانی به فرمود با اہل راز

٥٢٦٧ نہفته بدادند آینده را — دہند آب دنانش بگنج خدا

٥٢٦٨ وزاں پس سران سپه را بخواند — برایشاں نہانی ہمیں قصه خواند

٥٢٦٩ شنیدم که ہم در کنایت بگفت — که من حاضرم گر شہنشاه خفت

٥٢٧٠ منم سرو پیرایۂ بستان ملک — کسے نیست جز من سزاوار ملک

٥٢٧١ اگر کوتوالے رود از حصار — نگردد خلل تا بود شہریار

٥٢٧٢ شنیدم مگر اندراں انجمن — که خاں گفت با حاضراں ایں سخن

٥٢٧٣ یکے بود حاضر ز خاصان شاه — چو بشنید جست از خطر جان شاه

٥٢٧٤ بشه رفت و گفت ایں حکایت براز — که بشنید از خان گردن فراز

٥٢٧٥ چو ایں قصه بشنید شاه جہاں — چناں بدگماں گشت در باب خاں

٥٢٧٦ بفرمود[2] زہرش به ساغر نہند — نہانی یکے شربتش در دہند

٥٢٧٧ ہمه حال چوں خاں ز عالم برفت — ز دستور شاہی خرامید تفت

٥٢٧٨ سر از طاعت شاه عالم بتافت — بگنج آفت برکرن یکسر شتافت

٥٢٧٩ به[3] ترسید کش خسرو بدگماں — دہانند یکے شربت جاں ستاں

برآوردن سلطان ملک نایب را و در دیوگیر فرستادن

٥٢٨٠ یکے خادمے بود مر شاه را — که بد محرم شاه کشور کشا

٥٢٨١ یکے عنبریں زلف کافور نام — که پیرامن شاه بودے مدام

٥٢٨٢ چو شه دید شاہیں ز ره تافت سر — ز سیری گزید آشیانے دگر

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۲۸۳ برآورد کافور را جائے او | یکے صفدرے خاست آں نامجو
۵۲۸۴ ملک نائبش کردہ خسرو خطاب | کہ رائش بہر کار آمد صواب
۵۲۸۵ ہم آخر شنیدم کہ از رام دیو | یکے پیکے آمد بہ گیہان خدیو
۵۲۸۶ E.161 نہانی بہ شہ گفت کائے شہریار | جہاں باد بر نام تو پایدار
۵۲۸۷ مرا رائے بر شہ فرستاد زود | چنیں گفت آں سرفراز ہنود
۵۲۸۸ کہ بھیلم ابا جملہ اہل دیار | سری تافت از طاعت شہریار
۵۲۸۹ مرا ہم بہ تکلیف از راہ برد | عنانم بدست عوانان سپرد
۵۲۹۰ من از بیم جاں دادم ادرار ضا | ہمہ حال گشت از در پادشا
۵۲۹۱ منم بندۂ خاص درگاہ شاہ | نتابم سر از حکم شہ ہیچ گاہ
۵۲۹۲ ہماں عہد کاول بہ شہ کردہ ام | بہ صد عجز سوگند ہا خوردہ ام
۵۲۹۳ چو خاکم دہد دور گیتی بباد | رواں مرا باشد آں عہد یاد
۵۲۹۴ گر آں مفخر خسروان سلف | فرستد یکے بندۂ ایں طرف
۵۲۹۵ برآرد دیارے زبرگشتگاں | بر دبستہ شاں پیش شاہ جہاں
۵۲۹۶ چو ایں قصہ را جملہ گیہان خدیو | شنید از فرستادۂ رام دیو
۵۲۹۷ ملک نایب آنگہ بہ فرمان شاہ | بتلپت بزد خیمہ و بارگاہ
۵۲۹۸ سپہ راند در جانب دیوگیر | ہمی رفت ہر روز با دار و گیر
۵۲۹۹ خروشاں چو بگذشت از حد دھار | بیفتاد اندر گہ و کوہسار
۵۳۰۰ یکے کوہ قلبش در آمد بہ پیش | فرود آمد آنجا ابا خیل خویش
۵۳۰۱ بفرمود تا سنگ ہائے ہزار | بکاوند آں کوہ فرہاد وار
۵۳۰۲ بیارند ازاں کوہ راہے بروں | کہ خوش بگذرد لشکر از بے ستوں

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۰۳ شنیدم سہ چند روز آں گروہ ۔ رہے بر کشیدند ازاں قلب کوہ
۵۳۰۴ ازاں کوہ چوں راہ شد آشکار ۔ بناہش بجوئند اہل دیار
۵۳۰۵ دگر روز ازانجا سپہ بر گذشت ۔ چو از یک دو کوہ دگر بر گذشت
۵۳۰۶ تراشید کہتی سناگون ہم ۔ خروشاں چو بگذشت ازانجا حشم
۵۳۰۷ خبر شد بہ جہیلم کہ لشکر رسید ۔ سپہ جملہ از شہر بیروں کشید
۵۳۰۸ مہادیو بری کرد لشکر گہے ۔ پے افشردہ بر کوہ ہمچو کہے
۵۳۰۹ دگر روز چوں شاہ نیلی حصار ۔ زر افشاند در دامن کوہسار
۵۳۱۰ ہزیمت گزیں گشت ہندوئے شب ۔ برآمد ز افواج ترکاں شغب
۵۳۱۱ ہماں جہیلم و راکھو و راہدیو ۔ چو دیدند افواج کیہاں خدیو
۵۳۱۲ ہم از گرد لشکر دل افتادشاں ۔ شدہ جملہ بے دست با ہندواں
۵۳۱۳ ضرورت دم اندر دغامی زدند ۔ دراں تہلکہ دست و پامی زدند
۵۳۱۴ ہم آخر چو ترکان چابک سوار ۔ بدیدند صیدے زبوں در شکار
۵۳۱۵ بکردند یک حملۂ بے درنگ ۔ چو شیری گرسنہ پے صید لنگ
۵۳۱۶ در ایشاں فتادند بے باک وار ۔ ہمی راند شمشیر ہر شہسوار
۵۳۱۷ سپاہے کہ فوج مغل بشکند ۔ کجا بیم پیکار ہندو کند
۵۳۱۸ چو ہندو بدیداں چنیں دست برد ۔ عناں را بدست ہزیمت سپرد
۵۳۱۹ اسیر آمدہ رائے در کارزار ۔ نہ تنہا کہ با جملہ خیل و تبار
۵۳۲۰ بہ شہر اندر آمد صف دوستکام ۔ دگر بارہ شد شہر غارت تمام
۵۳۲۱ ز ہر خانہ بگرفت اہل حشم ۔ متاعے کہ ناید گہے در قلم
۵۳۲۲ غرض چوں ملک نایب سرفراز ۔ بسے کرد از ہر طرف ترکتاز

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۳ همان رای را با تمامی تیار — روان کرد در حضرت شهریار
۵۳۲۴ F.162 پس از چند گاهے بحضرت رسید — ابا مژدهٔ فتح نصرت رسید
۵۳۲۵ شنیدم که آن خسرو نیکنام — بداد اندر آن روز خوش بار عام
۵۳۲۶ همان را که آمد یوگزین را بخواند — بفرقش بسے دُرّ و گوهر فشاند
۵۳۲۷ دو لک تنکهٔ زر همان شاه راد — بدان آهر مهته انعام داد
۵۳۲۸ بکرد آنگهش رای رایان خطاب — که اهلِ وفا یافتش کامیاب
۵۳۲۹ دگر باره آن خسروِ کامگار — یکے چتر دادش دران روزگار
۵۳۳۰ پس از چند گه شاه آفاق گیر — بکردش روان جانب دیوگیر
۵۳۳۱ چو زین ماجرا چند گاهے گذشت — یکے فتنهٔ دیگر پدیدار گشت

رسیدن در هندوستان بسر لشکرے ترغے

۵۳۳۲ گروهے ستم دیده و دادخواه — رسیدند روزے بر ایوان شاه
۵۳۳۳ بگفتند کان ترغیٔ نابکار — سپاه مغل راند دو بیست هزار
۵۳۳۴ در آمد با قصائے هندوستان — بر آورد گردے ازین بوستان
۵۳۳۵ چو بشنید شه کان سگ چیره دست — که یکبار فوج ظفر خاں شکست
۵۳۳۶ دگر باره آمد درین مرز و بوم — به هندوستان زد تدبهائے شوم
۵۳۳۷ بدل گفت آن سرکش شیر مرد — که در جنگ کیلی همیں سگ چه کرد
۵۳۳۸ نباید مرا شهر بگذاشتن — همیں جا بباید سپه داشتن
۵۳۳۹ وزاں پس بگفت آن شه هوشیار — که لشکر زنند خیمه گرد حصار

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۴۰ دگر فوجہا راز اطراف خواند | الاغے بہر جانبے می دواند
۵۳۴۱ یکے روز گردے بر آمد بلند | نہاں شد در دخور ز بسیم گزند
۵۳۴۲ ہوا سر بسر گشتہ اپناشتہ | جہاں بر قیامت نظر داشتہ
۵۳۴۳ درآمد سپاہ مغل صف بہ صف | بسے تاختن کردہ از ہر طرف
۵۳۴۴ نخستیں بر آئین خود ہوز وند | بسے چنگ و مہرہ بہر سو زدند
۵۳۴۵ نظر کرد چوں ترعی خاکسار | جہاں در جہاں خیمہ گرد حصار
۵۳۴۶ بدل گفت کیں تعبیہ محکم است | بہر سو کہ بینم در آمد کم است
۵۳۴۷ نباید دریں جائے کردن شتاب | بتدبیر باید شدن کامیاب
۵۳۴۸ پس آنگہ بگفتا کہ لشکر تمام | بگیرد در اطراف دہلی مقام
۵۳۴۹ گرفتہ مغل گرد دہلی قرار | چو پیرامن باغ پرچین خار
۵۳۵۰ شنیدم چہل روز آں ناکساں | کزیں بیش شد گفتہ اوصاف شاں
۵۳۵۱ بماندند پیرامن تخت گاہ | دگر روز راندند ازانجا سپاہ
۵۳۵۲ ز دہلی چو فوج مغل در گذشت | ز بستاں ہوائے خزانے بہ گشت
۵۳۵۳ یکے جشن کردند اصحاب شہر | کہ حق حفظ شاں کرد از تیغ قہر

رواں شدن ملک احمد جھیتم در گجرات و گریختن رائے کرن بار دوم و استقامت اسلام دراں دیار

۵۳۵۴ ز تشویش فوج ملاعیں چو شاہ | شد ایمن بسے گفت شکر اِلٰہ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو

۵۳۵۵ وزاں پس سران سپه را بخواند — باقطاع شان هر یکے را براند

۵۳۵۶ الب خاں به ملتاں عزیمت نمود — که او پور خسرو شهنشاه بود

۵۳۵۷ ملک احمد جهیتم آں دوست روے — که گردش قریبک بشه نامجوی

۵۳۵۸ ابا پنج منی سوے گجرات تاخت — بهر جا که کوه از شکوهش گداخت

۵۳۵۹ F.163 منازل به ویرانها می گزید — به گجرات ناگاه سر برکشید

۵۳۶۰ چو پتن از و چهار فرسنگ ماند — شبا شب سپه با شتابی براند

۵۳۶۱ چو شد روز لشکر به پتن رسید — همان کرن چون ایں حکایت شنید

۵۳۶۲ سراسر رها کرد خیل و تبار — ابا چند هم دست شد در فرار

۵۳۶۳ همی رفت تا سر به مرهته کشید — چو آنجا مقام سکونت ندید

۵۳۶۴ وز انجا عناں داد سوی تلنگ — همی رفت با سر خیالات تنگ

۵۳۶۵ چو اندر تلنگ آمد آں سست راے — بدادش همان لدر بر خویش جاے

۵۳۶۶ غرض چوں ملک احمد سرفراز — در آمد به پتن ابا ترک تاز

۵۳۶۷ بدست آمدش جمله اتباع کرن — شده ضابطه جمله اقطاع کرن

۵۳۶۸ یکے دختر بکر صاحب جمال — دول نام خوش منظر و خرد سال

۵۳۶۹ اسیر آمده با تمامی حشم — مهے یک دو چوں ماند آنجا حشم

۵۳۷۰ الاغے ز درگاه خسرو رسید — ز دهلی به گجرات سر بر کشید

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۷۱ بر آں احمد فخر کار آگہاں — رسانید فرمان شاہ جہاں
۵۳۷۲ بنشتہ دراں شاہ فرزانہ فر — کہ باید ملک احمد نامور
۵۳۷۳ گذارد یکے را باقطاع کرن — خود آرد دریں جانب اتباع کرن
۵۳۷۴ چو شد احمد آگہ ز فرمان شاہ — سوئے تختگہ راند یکسر سپاہ
۵۳۷۵ چو در حضرت شاہ عالم رسید — ببیے شاہش از چیرہ دستی گزید
۵۳۷۶ بدو خلعت خاص فرمود شاہ — بہ خیلش بہ افزود افزون سپاہ

ذکر فرستادن الب خان از ملتان در گجرات و رسیدن ملاعین در گجرات و منہزم شدن

۵۳۷۷ یکے روز ختم شہان عجم — الاغے رواں کرد خلعت بہم
۵۳۷۸ بگفتا گزاید رشتا باں خرام — بر و بر الب خان فرخندہ نام
۵۳۷۹ بگویش کہ شد کشور گوجرات — ترا دادا اے خان خسرو صفات
۵۳۸۰ بگفتا گزاید رشتا باں خرام — بر و بر الغخاں فرخندہ نام
۵۳۸۱ سپہ را ز ملتاں بر و کش شتاب — بہ گجرات زن خیمہ اے کامیاب
۵۳۸۲ چنیں است فرمان شاہ جہاں — کہ بر تو رسانیدم اے کامراں
۵۳۸۳ چو از حضرت شہ رواں شد الاغ — بہ ملتاں در آورد سر با فراغ

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۴ رسانید الپ خان آزاده را ‌‌ ابا جامه فرمان فرمان روا

۵۳۸۵ بپوشید خلعت الپ خان راد ‌‌ به تعظیم شه بر زمین سر نهاد

۵۳۸۶ چو مضمون فرمان خسرو شنید ‌‌ بزد کوس و لشکر ز ملتان کشید

۵۳۸۷ همی راند لشکر بقصد فرهی ‌‌ بهر منزلے بود صدر و بهی

۵۳۸۸ کسے کو مطیعانه آمد به پیش ‌‌ نوازش همیکرد ز اندازه بیش

۵۳۸۹ سری کو همی کرد از دا احتراز ‌‌ همی کرد در کشورش ترکتاز

۵۳۹۰ سر جند که جمله آں مرز و بوم ‌‌ بدست الپخاں چناں شد که موم

۵۳۹۱ چناں کرد اسلام را آشکار ‌‌ که در باغ رونق بوقت بهار

۵۳۹۲ همی بود آنجا بفر و شکوه ‌‌ به پیوسته خلقش گرد ها گروه

۵۳۹۳ دراں ملک از حکم او کس نگشت ‌‌ چو زیں ماجرا چند گاهے گذشت

۵۳۹۴ یکے فوج کافر ز راه تهری ‌‌ در آمد بر آهنگ غارتگری

۵۳۹۵ F.164 الپخاں به فرمان شاه جهاں ‌‌ به قصد مغل رانده فوج گراں

۵۳۹۶ ملک تغلق آں میر دنیا پرور ‌‌ که از کوس او خاسته بانگ صدور

۵۳۹۷ به پیوست بر خان بفرمان شاه ‌‌ نه تنها که با چند فوجے سپاه

۵۳۹۸ شنیدم که هم در جوار تهری ‌‌ بیک قلبگه در دیار تهری

۵۳۹۹ صف هند بگرفت راه مغل ‌‌ چو آنجا در آمد سپاه مغل

۵۴۰۰ همی کرد غارت قریات هند ‌‌ گرفته بسے برده دل پسند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۰۱ ۱۶۴ب سپاہے [1] همی رفت هر جا سوار — ہیوناں بجیله رواں زیر بار
۵۴۰۲ چو شاں دیده افواج هندوستاں — ز هر سو برایشاں بزد ناگهاں
۵۴۰۳ یلاں از چپ و راست در تاختند — بسے گردناں را سر انداختند
۵۴۰۴ بکشتند افواج کافر تمام — بسے کافراں را کشیدند خام
۵۴۰۵ به رستند اسیران هندوستاں — به رفتند با کامه دوستاں
۵۴۰۶ شنیدم دراں بار فوج مغل — زن و بچه آورده بودند کل
۵۴۰۷ چو [2] بشکست شاں زا الغخان راد — زن و بچه بر دست لشکر فتاد
۵۴۰۸ مغل شد گرفتار هژده هزار — هزارے سه خاتون چابک سوار
۵۴۰۹ گرفتند شاں را کشیدند خام — بکردند بر شه رواں بالتمام

عزیمت کردن ملک نایب بجانب تلنگ

۵۴۱۰ چو نزدیک شه را مهمے نماند — ملک نایب دوست را در بخواند [3]
۵۴۱۱ بگفت اے سرافراز فیروز جنگ — بزن بارگاهے به سمت تلنگ
۵۴۱۲ سبک بر از ینجا سپاهے گراں — بهر روز یک منزلے می براں
۵۴۱۳ چو خیمه زنی در حدود تلنگ — همی تاز اطراف را بے درنگ
۵۴۱۴ چو لشکر بیاساید از ترک و تاز — شو و عام تا خاص با برگ و ساز
۵۴۱۵ وزاں پس بزن خیمه گرد حصار — ز بنیاد آں حصن گردے برآر
۵۴۱۶ چو رائے [4] تلنگ اطاعت کند — به پیل و به مال هم مراعت کند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۱۷ هماں مُلک او باز او را سپار   بفرمان ما کشورش را گذار
۵۴۱۸ یکے خلعتش ده مرصّع تمام   بجیتر[۱]ش بده وعده با احترام
۵۴۱۹ وزانجا بصد خورّمی باز گرد   سوئے تختگہ زود دمساز گرد
۵۴۲۰ وگر خود بہ بینی کہ رائے تلنگ   کند در اطاعت مدار و درنگ
۵۴۲۱ برآور یکے خنجرے از قراب   بکن حصن او را سراسر خراب
۵۴۲۲ همہ پیل و بالش سوئے ما فرست   روانش بدوزخ سر اینجا فرست
۵۴۲۳ شنیدم ملک نایب نامدار   رواں شد چو از حضرت شہریار
۵۴۲۴ نزدیک قدم جز بفرمانِ شاه   همی راند سوئے ارنگل سپاه
۵۴۲۵ خروشاں برآورد سر در تلنگ   همی تاخت اطراف آں بی درنگ
۵۴۲۶ چو آسود لشکر دراں تاختن   کمر بست ہر یک بجاں باختن
۵۴۲۷ یکے گر شکم شد سپہ را تہی   نباشد بسر لشکریش رُوبہی
۵۴۲۸ ز آشفتگی خواہد اہلِ حشم   زند بر سرِ خویش تیغِ ستم
۵۴۲۹ سپری گر کنی لشکر آسودہ دار   کہ ہنگامِ ہیجا شوی کامگار
F.165 ۵۴۳۰ چو[۲] ناں داری از اہلِ لشکر دریغ   بکار تو کے جاں دہد بے دریغ
۵۴۳۱ غرض چوں ملک نایب نامور   سپہ دید کاسودہ شد سر بسر
۵۴۳۲ پس از ترک تاز دیارِ تلنگ   بزد خیمہ گردِ حصارِ تلنگ
۵۴۳۳ بفرمود ہر روز کاہل سپاه   زند ناوکے در دل کینہ خواه
۵۴۳۴ چو بود از آدمی آں حصار   چہ از اہلِ شہر و چہ اہلِ دیار
۵۴۳۵ یکے ناوکے کم فتادے زمیں   مگر بر سرے بر تنِ آدمیں
۵۴۳۶ شنیدم[۳] سپہ یک مہ آنجا بماند   شب و روز خوں عدو می فشاند

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۳۷ فرستاد آنگہ رسولے سہ چار ‏ ‏ ہمہ عاقل و زیرک و ہوشیار
۵۴۳۸ چو بگذشت یک ماہ برائے تلنگ ‏ ‏ قوی آمد از ناوک ترک و تنگ
۵۴۳۹ پذیرفت از عاجزی پیل و مال ‏ ‏ بہ خدمت کمر بست بے قیل و قال
۵۴۴۰ ملک نایبِ پیل بفرمانِ شاہ ‏ ‏ چو رائے ارنگل شدہ عذر خواہ
۵۴۴۱ ستد مال با بیست و سہ زندہ پیل ‏ ‏ خروشاں و جوشاں تر از رود نیل
۵۴۴۲ یکے خلعت آنگاہ گوہر نگار ‏ ‏ فرستادہ برائے درون حصار
۵۴۴۳ بفرمان شہ وعدۂ چتر داد ‏ ‏ در لطف و اکرام بروے کشاد
۵۴۴۴ سجودش کنانید ہم در حصار ‏ ‏ بہ سمت سراپردۂ شہریار
۵۴۴۵ وزانجا بروز دگر گشت باز ‏ ‏ بہ حضرت بہ پیوستہ با برگ و ساز
۵۴۴۶ چو شہ دید رویش قوی گشت شاد ‏ ‏ سہ بارہ بیک روز خلعت بداد
۵۴۴۷ سرانے کہ با او وراں ترک و تاز ‏ ‏ کشیدند زحمت بہ راہِ دراز
۵۴۴۸ شہِ نامور ہر یکے را نواخت ‏ ‏ ز راہِ کرم برگ ہر یک بساخت

رسیدن ترغی بار دوم در ہندوستان

۵۴۴۹ چو زیں ماجرا گشت روزے سہ چار ‏ ‏ یکے فتنہ زاد از روزگار
۵۴۵۰ ہماں ترغیِ شوم بے باسگاں ‏ ‏ دگر بارہ آمد بہ ہندوستاں
۵۴۵۱ بسے داد خواہان اقصائے ہند ‏ ‏ رسیدہ بر ایوان دارائے ہند
۵۴۵۲ شہنشہ چو بشنید ترغی رسید ‏ ‏ ز دہلی دگر بارہ لشکر کشید
۵۴۵۳ تہ حصن لشکر گہ آغاز کرد ‏ ‏ ہماں اولیں تعبیہ ساز کرد
۵۴۵۴ طلب کرد افواج اطراف را ‏ ‏ بہ پیرامنِ حصن شاں داد جا

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۵۵ برآورد کوہے بہ گردِ حصار — چو قلفے بہ پیرامنِ روزگار
۵۴۵۶ دراں قاف از فوج خود شد بہ بست — کہ بر روے نیابد صف فتنہ دست
۵۴۵۷ دگر روز کیں چرخ فتنہ نواز — یکے شعلہ از قاف بر گرد باز
۵۴۵۸ برآمد غبارے ز فرقد گذشت — جہاں قاف تا قاف تاریک گشت
۵۴۵۹ ہم آخر پس از ساعتے زاں غبار — یکے لشکرِ فتنہ شد آشکار
۵۴۶۰ فرو شست گردِ و برآمد خروش — مغل ہوئے زد عالم آمد بہ جوش
۵۴۶۱ ہماں فتنہ ترغی علم بر فراشت — زمانے نظر سوئے دہلی گماشت
۵۴۶۲ ہماں تعبیہ دید ہر سو درست — کہ بود است آنجا بہ بار نخست
۵۴۶۳ چو سوئے سپہ راہ در آمد ندید — یکے دائرہ گرد دہلی کشید
۵۴۶۴ بسے حیلہ انگیخت آں نابکار — کہ لشکر گذارد بہ پناہِ حصار
۵۴۶۵ شہ ہند را دید در جائے خویش — نمی جنبد از گرد بارائے خویش
۵۴۶۶ بکرد یک ماہ آنجا مقام — ہم آخر چو کم دید تدبیر کام
۵۴۶۷ F.166 پس از یک مہے آں سگِ خام خوار — از آنجا سپہ راند نومید وار
۵۴۶۸ ہمی راند شرمندہ زیں بوم و بر — سرے بر کتف دستہا بر کمر
۵۴۶۹ شنیدم کہ آں فتنہ در ہر دو بار — بہ پیش شہ خود دراں روزگار
۵۴۷۰ زدہ بود لافے کہ با ایں سپاہ — بگیرد ہمہ ہند با تخت گاہ
۵۴۷۱ چو جنبش شود ملک ہندوستان — کند موضع بوم در بوستان
۵۴۷۲ کشد ہند را زیرِ حکمِ مغل — بباشد خود آں خار در جائے گل

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۷۳ چو نومید شد زین غرض هر دو بار — دگر باره نامد درین مرغزار

روان شدن ملک نایب بقصد معبر و شکستن بتخانهٔ زر رهبری بلال رای دهور سمند

۵۴۷۴ دگر باره چون شاه هندوستان — بشد فارغ ز زحمت کافران

۵۴۷۵ بفرمود تا هر سرے با سپاه — بگیرد سوے کشور خویش راه

۵۴۷۶ وزان پس ملک نائب راد را — بفرمود صفدار فرمان روا

۵۴۷۷ که راند سپه را به قصد بلال — کند کشورش را همه پایمال

۵۴۷۸ ازانجا سرے سوئے معبر کشد — یکے تیغ کشورکشا برکشد

۵۴۷۹ چو اقلیم معبر بگیرد تمام — باصلاح کارش پذیرد تمام

۵۴۸۰ شنیدم دران ملک بتخانه ایست — که وصفش بهر کشور افسانه ایست

۵۴۸۱ برآوردهٔ هندوانِ قدیم — که بودند در دینِ خود مستقیم

۵۴۸۲ ز زرهائے خالص ز سر تا بسر — عمارت درو کرده دیوار و در

۵۴۸۳ مرصع درونش ز درِّ خوشاب — مکلل برونش ز لعل مذاب

۵۴۸۴ نمونه ز گلزار شدادِ عاد — شده ملجا و معبد آن بلاد

۵۴۸۵ تمامش[1] تهی از گل و چوب و خشت — بدنیا شده هندوان را بهشت

۵۴۸۶ غرض چون دران کشور آئے سرفراز — نخستین نهی دست در ترک و تاز

۵۴۸۷ کنی اول آن خانهٔ بت خراب — که بتخانه را شد شکستن ثواب[2]

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۴۸۸ بگیری ازانجا ز رکارگار | پس آنگه نهی دست اندر دیار
۵۴۸۹ بسے پیل یابی دراں بوم وبر | کنی جمله را بار ازاں سیم وزر
۵۴۹۰ پس آنگه برانی ازانجا سپاه | عزیمت کنی جانب تختگاه
۵۴۹۱ شنیدم ملک نایب نامدار | چو بشنید فرمانش شهریار
۵۴۹۲ سپه راند از تختگه ناگزیر | به یک حمله بگذشت از دیوگیر
۵۴۹۳ وزاں جا در آمد به حدِّ بلال | همی کرد سر حدّ او پایمال
۵۴۹۴ ببردند نزد بلال این خبر | که ترکاں رسیدند با کرّ و فر
۵۴۹۵ سپاهے در آمد ز آهن سناں | همه شرزه گیران و شیر افگناں
۵۴۹۶ برآورد گرد از دیار و دمن | بلادِ تو شد جمله دار المحن
۵۴۹۷ شنیدم چو ایں قصه بشنید رائے | بدل گفت کیں لشکرِ در کشائے
۵۴۹۸ بهر سو که تازد خرابی کند | ببازی صفِ هندواں بشکند
۵۴۹۹ لدر دیو آں رائے ملک تلنگ | بریں قوم را پیش نامد به جنگ
۵۵۰۰ همیری یکے رائے هندوستاں | چو برگشت ازیں قوم کم برد جاں
۵۵۰۱ هماں رائے خورشید فر رامدیو | که بودست در ملک مرهتّه خدیو
۵۵۰۲ بریں طایفه پس نیامد به جنگ | بخدمت در آورده سر بے درنگ
۵۵۰۳ گرایدونکه تابم سری زیں گروه | نتابد یکے برگ که بارِ کوه F.167
۵۵۰۴ هماں به که سر در اطاعت بهم | به ملکے که گردند راضی دهم
۵۵۰۵ به زر وا خرم کشور خویش را | کنم دفع ایں قوم فرنیش را

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۰۶ دگر روز کین گنبد فتنه زای | شد از چهرهٔ روز پرده‌گشای
۵۵۰۷ بسی خدمتی پیش کرده بلال | چه اسپ و چه گوهر چه پیل و چه مال
۵۵۰۸ روان شد سوی نایب خاص شاه | ببوسید پایش در اثنای راه
۵۵۰۹ چو دیدش ملک نایب سرفراز | که دشمن شکن بود و مهمان نواز
۵۵۱۰ به صد پرسش و عذر بنواختش | چو صاحب کلاهان سرافراشتش
۵۵۱۱ پذیرفت از و خدمتیها تمام | بگردش زبس وعدها شادکام
۵۵۱۲ یکی خلعت او را گرانمایه داد | در لطف و اکرام بروی کشاد

پیوستن بلال رائے دهور سمند بر ملک نایب و رهبری معبر کردن

۵۵۱۳ پس از هفته گفتش آن کامران | که ای فخر رایان هندوستان
۵۵۱۴ تو چون از دل و جان شدی یار ما | دل و جان تو باد عشرت گرا
۵۵۱۵ کنون بشنو ای فخر هندوستان | چنین است فرمان شاه جهان
۵۵۱۶ که این بار همراه لشکر شوی | زنی کوس و در سمت معبر شوی
۵۵۱۷ که آگه نگردد کس از اهل راه | کشد ناگهان سر به معبر سپاه
۵۵۱۸ به سمع بلال این سخن چون رسید | گریزی دگر جز اطاعت ندید
۵۵۱۹ پذیرفت فرمان شاه جهان | پی رهبری بست محکم میان
۵۵۲۰ بروز دگر نایب بادشاه | روان کرد در سمت معبر سپاه

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

عذر کردن اباجی مغل با ملک نایب

در حدود معبر و اسیر شدن او

۵۵۲۱ شنیدم چو آن نایب کامران — روان شد بفرمان شاهِ جهان
۵۵۲۲ برو نامزد گشته مردان کار — ز درگاه آن خسرو کامگار
۵۵۲۳ چو بهرام گره چو قتلغ نهنگ — چو محمود سر تهیه با هوش و هنگ
۵۵۲۴ اباجی مغل نیز در لشکرش — بفرمانِ شه بود فرمان برش
۵۵۲۵ بهر روز ازیں پنج مرد گزیں — که شه کرد با نایب خود تعیں
۵۵۲۶ یکے پیش رفتے برائے خبر — بیاوردے اخبار هر خیر و شر
۵۵۲۷ بہر وے ابا خود یکے ترجمان — که واقف بدے در تمامی زبان
۵۵۲۸ اباجی همان مرد زنها خوار — چو شد نوبتش اندران روزگار
۵۵۲۹ ز لشکر ابا فوج خود شد جدا — بیکے عذری انگیخت ایں بے وفا
۵۵۳۰ بدل گفت برائے معبر روم — بر واز دل و جان موافق شوم
۵۵۳۱ ز افواج ترکا نشش گویم خبر — بخواهم سپاہے ازاں بوم و بر
۵۵۳۲ شبے خوں در افوج ترکان زنم — سر نایب شه بخاک افگنم
۵۵۳۳ وزاں پس همان ترجمان را بخواند — که از لشکر او را برابر براند
۵۵۳۴ بدو گفت کائے با خرد ترجمان — زبانها ترا جمله تحت اللسان
یک امروز با ما بکن رهبری — چو پیدا شود لشکرِ معبری

نوٹ کی تشریح کے لئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۳۵ F.168 بدیشان به ترکیب معبر بگوی   که این ترک شد با شما مهرجوی
۵۵۳۶ بر یدش سوی کشور آرائے خویش   مزاجش بگوئید بارائے خویش
۵۵۳۷ اباجی چو انگیخت عذری چنیں   گذشت از سپه چند فرسخ زمیں
۵۵۳۸ یکے شور و غوغا بناگاه خاست   گروہے ہنود از کمیں گاه ساخت
۵۵۳۹ دراں حال بر سینۂ ترجماں   یکے تیر ے آمد ز ہندی کماں
۵۵۴۰ ہماں لحظہ آں ترجماں جاں بداد   به فوج اباجی شکستے فتاد
۵۵۴۱ سیوم روز آنجا سراسیمه وار   به پیوست در لشکر آں نابکار
۵۵۴۲ ملک نایب آں ماجرا چوں شنید   گرفت و چو دزداں به سلکش کشید
۵۵۴۳ غرض چوں ملک نایب ہوشمند   اباجی غدار را کرد بند
۵۵۴۴ ازانجا با قطاع معبر بتاخت   علمہائے اسلام را بر فراخت
۵۵۴۵ ہمی رفت شاداں بجوب اختری   بلالش کمر بسته در رہبری
۵۵۴۶ دگر روز در ملک معبر رسید   براہے که ہرگز کس آں ره ندید
۵۵۴۷ به تبخانهٔ زر در آمد نخست   بداں تا بود حکم خسرو درست
۵۵۴۸ شنیدم که تبخانهٔ زر شکست   زر بے کراں آمد او را بدست
۵۵۴۹ وزاں پس بگفت آتشی در زنند   ز بنیاد دیوارہا بر کنند
۵۵۵۰ چو زاں کار فارغ شد آں مرد راد   در اطراف آں ملک دستے نہاد
۵۵۵۱ ہمه خلق اطراف از بیم و ہول   پنه جست در کو تن دبیرد ہول
۵۵۵۲ شنیدم که معبر دراں روزگار   نبودست در ضبط یک شہریار
۵۵۵۳ در و پنج کس بود فرماں روا   که خوانند پنج پندیه آں قوم را
۵۵۵۴ بزاده ز یک مادر و یک پدر   رضا جوئے ہر پنج مر یکد گر
۵۵۵۵ چو دیدند ترک آتشے بر فروخت   ہمه کشور و ملک و تبخانه سوخت

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمه ملاحظه ہو۔

۵۵۵۶ زن و بچهٔ هندوان برده شد — همه خلق آسوده آزرده شد

۵۵۵۷ ندیدند خود را سر کارزار — نهادند هر پنج سر در فرار

۵۵۵۸ سپه تاخت اندر تمامی بلاد — همه ملک شان دست ترکان فتاد

۵۵۵۹ خردمند داند که چون لشکرے — درآید بناگاه در کشورے [۹۵]

۵۵۶۰ بیاید دران ملک اهل سپاه — خصوصاً کشیده بسے رنج راه

۵۵۶۱ شنیدم ز پیلان چون کوهسار — گرفتند مقصد دران روزگار

۵۵۶۲ بزر بار کردند آن جمله را — بگشتند ازانجا عزیمت گرا

۵۵۶۳ همی راند لشکر سوئے تختگاه — بهر روز نقصان همی گشت راه

۵۵۶۴ چو بسیار کهسار دهاموں برید — پس از ششش مهے سر بدهلی کشید

۵۵۶۵ غرض چون ملک نایب سرفراز — بحضرت درآمد بصد عز و ناز

۵۵۶۶ رسانید بر شه بسے پیل و مال — بپابوس شه برد رائے بلال

۵۵۶۷ بخندید شه چون گل بامداد — بنایب ملک خلعت خاص داد

۵۵۶۸ بلال سر افراز را گفت شاه — که رهبر همی بود پیش سپاه

۵۵۶۹ ابا خلعت خاص چتریش دهند — کلاه کیانی بفرقش نهند

۵۵۷۰ برو تنکهٔ ده لک انعام داد — بسے وعدهایش باکرام داد

۵۵۷۱ وزان پس روان کرد در کشورش — بدو داد انعام بوم و برش

F.169

بدگمان شدن سلطان علاؤالدین بعد گشتن آباجی در باب مغلان و کشتن ایشان

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۷۲ پس آنگہ آباجی غدار را — سر از تن بفرمود کردن جدا
۵۵۷۳ شنیدم مغل اندراں روزگار — بحضرت فزوں بودہ از دہ ہزار
۵۵۷۴ چو خون اباجی بہ گل ریختند — مغل غدر با شاہ انگیختند
۵۵۷۵ بہ گفتند شہ بامداد و پگاہ — بہ غفلت در آید چو در سیرگاہ
۵۵۷۶ بہ خاک افگنیم افسرش ناگہاں — شود ملک ما ملک ہندوستاں
۵۵۷۷ یکے مرد را بادشاہی دہیم — یکے چتر بر تارک او نہیم
۵۵۷۸ ازیں حال بر خسرو نامور — رسانید یک نیک خواہے خبر
۵۵۷۹ دگر روز چوں شاہ ہشیار شد — نہانی بہ تدبیر آں کار شد
۵۵۸۰ بفرمود بر مقطع ہر دیار — نویسند فرمانے از شہریار
۵۵۸۱ کہ اندر فلاں روز ہر جا مغل — بگیرند و برند سرہائے کل
۵۵۸۲ چو آں روز میعاد آمد فراز — کشیدند خنجر عوانانِ راز
۵۵۸۳ بہر جا مغل بُد دریں بوم و بر — یکایک مراو برا بُریدند سر
۵۵۸۴ بیک روز جملہ مغل کشتہ گشت — بہر شہر بس خون ناحق گذشت
۵۵۸۵ بلے چوں ز موراں یکے لشکری — کند راہ بر مارے خشم آوری
۵۵۸۶ ازیشاں یکے نیش ناگہ زند — ہمہ لشکر خویشش را رہ زند
۵۵۸۷ چو بر مرد خشم آورد گرم و کیں — رسد درد ازاں نیش بے انگبیں
۵۵۸۸ زند دست بیجاں کند جملہ مور — چنیں است آئین اصحاب زور
۵۵۸۹ ولے مرد رہ گرچہ از نیش مار — چو مارے بہ پیچد بہ لیل و نہار
۵۵۹۰ نخواہد کہ دردے رسد مار را — بر و نیش مورے ندارد روا
۵۵۹۱ تو گر ہستی اے راہرو ہوشیار — دریں رہ رہا کن رہ مور و مار
۵۵۹۲ چو موران برد اندریں کارواں — پئے توشہ ہر روز بستہ میاں

نوٹ کی تشریح کیلئے ضمیمہ ملاحظہ ہو۔